ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
فروری 2023ء جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 02

وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

برکینا فاسو میں

عشق و وفا اور ایمان و اخلاص کا عدیم المثال نظارہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 20 جنوری 2023ء میں شہدائے برکینا فاسو کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”جماعت احمدیہ میں گذشتہ سو سال سے زائد عرصے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ کیا ان کی قربانیاں رائیگاں گئیں؟ نہیں! بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مقام کو بلند کرتا رہا اپنے وعدہ کے مطابق، وہاں جماعت کو پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازتا رہا۔ ان شہیدوں نے جہاں اگلے جہان میں وہ مقام پایا جو انہی کا حصہ ہے اور ان کے درجات ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہیں وہاں اس دنیا میں بھی ہمیشہ کے لیے ان کے نام روشن ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا نہ صرف اپنے لیے بلکہ جماعت کی زندگی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ یہی تو ہیں جو پیچھے رہنے والوں کی زندگی اور ترقیات کا بھی ذریعہ بن رہے ہیں پھر وہ مُردہ کس طرح ہو سکتے ہیں۔

یہ جان کی قربانی جو حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف شہیدؓ کی قربانی سے شروع ہوئی جماعت احمدیہ میں، عموماً افغانستان اور برصغیر کے احمدیوں کے حصے میں رہی۔ افریقہ میں بھی ایک مخلص احمدی نے کانگو میں اپنی جان کا نذرانہ 2005ء میں خالصتاً جماعت کی خاطر پیش کیا لیکن گزشتہ دنوں افریقہ کے براعظم کے ملک برکینا فاسو میں جو عشق و وفا اور اخلاص اور ایمان و یقین سے پُر افرادِ جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا وہ حیرت انگیز ہے، اپنی مثال آپ ہے۔

جن کو موقع دیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا انکار کرو اور اس بات کو تسلیم کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آسمان سے اتریں گے تو ہم تمہاری جان بخشی کر دیتے ہیں۔ لیکن ایمان اور یقین سے پُر لوگوں نے جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط نظر آتا ہے جواب دیا کہ جان تو ایک دن جانی ہے آج نہیں تو کل۔ اس کو بچانے کے لیے ہم اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتے اور یوں ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔ ان کی عورتیں اور بچے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور کوئی واویلا نہیں کیا۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے افریقہ میں بلکہ دنیائے احمدیت میں اپنی قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے بعد جو حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی قربانی تھی۔ اپنی دنیاوی زندگیوں کی قربانی دے کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے والے بن گئے۔ جنہوں نے جان، مال اور وقت کی قربانی کے عہد کو نبھایا اور ایسا نبھایا کہ بعد میں آکر پہلے آنے والوں سے سبقت لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو اُن بشارتوں کا وارث بنائے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو دی ہیں، آمین“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 / جنوری 2023ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسۡمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔اور وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ۔ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَالۡعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا‘‘

(اشتہار 20؍فروری 1886ء)

لا إلٰہ إلّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

رجب 1444 ہجری قمری | فروری 2023ء | جلد نمبر 24 | شمارہ نمبر 02 | تبلیغ 1402 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“
06	نظم: دِکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
07	خطبہ جمعہ: ”وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“
14	حضرت مصلح موعودؓ اور فتنہ انکارِ خلافت
17	حضرت مصلح موعودؓ کے جرمنی کے بارہ میں رؤیا و کشوف
18	حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یورپ میں
19	سرزمین جرمنی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک قدم
27	جرمنی میں حضرت مصلح موعودؓ کا دوسری بار ورودِ مسعود
36	دورۂ یورپ اور پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ
37	عظیم سعادت کی حسین یادیں
38	دورہ جرمنی کے دوران حضورؓ سے ملنے والی شخصیات کا مختصر تعارف
39	جماعت احمدیہ جرمنی کی تربیتی و تبلیغی سرگرمیاں
42	ملکی و عالمی خبریں
43	مجلس انصار اللہ جرمنی کے زیرِ اہتمام پہلا دو روزہ تبلیغ سیمینار
44	حیرت انگیز ایمان و ایقان
45	جرمن حکومت کے نمائندہ برائے مذہبی آزادی کی جماعت احمدیہ پر مظالم کی مذمت
47	جو بادہ کش تھے پرانے، وہ اُٹھتے جاتے ہیں
48	بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات و دعائے مغفرت)

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

14

07

04

19

36

40

„Fürst der Gläubigen“ im Rathaus empfangen

31

42

42

47

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں

https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

قال اللہ جلّ جلالہٗ

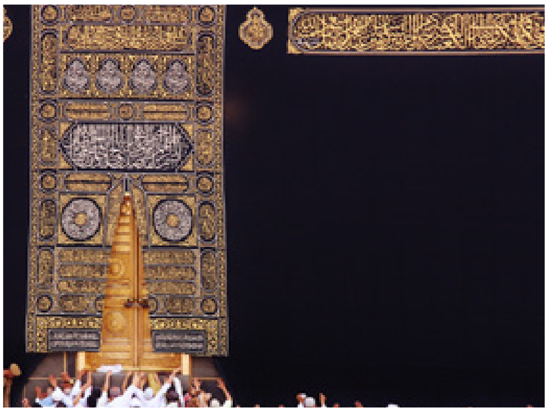

وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ

(الزمر:70)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن سعید بن جبیرٍ عن ابن عباسٍ رَفعَهُ... قَالَ (رسول اللہ ﷺ):
اَلۡمَهۡدِیُّ الَّذی یَمۡلَاءُ الۡاَرۡضَ قِسۡطاً وَ عَدۡلاً كَما مُلِئَتۡ جَوراً وَظُلۡماً۔ وَالَّذی بَعَثَنِی بِالۡحَقِّ بَشِیۡراً وَّنَذِیۡراً، لَوۡ لَم یَبۡقَ مِنَ الدُّنیا اِلاَّ یومٌ واحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الیومَ حَتَّی یَخۡرُجَ فِیهِ وَلَدِی الۡمَهۡدِیُّ... وَتَشۡرِقُ الۡاَرۡضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَیَبۡلُغُ سُلۡطَانُهُ الۡمَشۡرِقَ وَالۡمَغۡرِبَ۔

(ینابیع المودّۃ، باب 94 صفحہ 547)

حضرت سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی، جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجَور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث کیا ہے، اگر عمرِ دنیا میں سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا لمبا کر دے گا یہاں تک کہ میرا بیٹا مہدی مبعوث ہو گا...... اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے اور اس کی حکومت مشرق و مغرب تک جا پھیلے گی۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سِلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سِلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”خدانے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے“۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”پہلی مریم نے اپنی ذریت کے لئے مخلصاً للہ دعا کی تھی تب قبول ہوئی تھی اور غلام احمد کی ذریت کے ”انبات حسن“ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود الہاماً اس کو اطلاع دی۔ چنانچہ فرمایا جاتا ہے۔ ”پس اس کے پروردگار نے مریم کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اُگایا اس کو اچھا اُگانا“ یعنی اس کی ذریت میں سے ایک فرزند کامل پیدا کیا۔

فائدہ: یعنی وہاں پر حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا اور یہاں پر نفخ روح کر کر خدا نے اسی مریم کی ذات کو عیسیٰ کر دیا وَ جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ اور پھر علاوہ اس پر اس کی اولاد میں سے ایک فرزند کامل مکمل پیدا کیا جس کی نسبت الہامات تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں“۔ (خطبہ جمعہ 27 اپریل 1906ء، خطبات نور صفحہ 205-206)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”اس وقت مختلف ممالک کے مبلّغین نے آپ لوگوں کو بتایا ہے کہ کس طرح دنیا کے کناروں تک میرے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کا نام پہنچایا۔ مغرب کے انتہائی کناروں یعنی شمالی امریکہ وغیرہ سے لے کر مشرق کے کناروں یعنی چین اور جاپان وغیرہ تک اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کا نام اور اُس کی تعلیم پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح ایشیا اور یورپ کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے میرے بھیجے ہوئے مبلّغین کے ذریعہ لوگوں کو اسلام اور احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اور ساتھ ہی آپ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ ”میرا ایک لڑکا ہوگا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“ جس کے معنے یہ تھے کہ وہ پہلی پیشگوئی جو زمین کے کناروں تک تبلیغ پہنچنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ میرے اس لڑکے کے ذریعہ پوری ہوگی جس نے زمین کے کناروں تک شہرت حاصل کرنی ہے“۔

(دعویٰ مصلح موعودؓ کے متعلق پُرشوکت اعلان، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 173)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”آپ حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کو دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ آپ کا دماغ ہر وقت یہی سوچتا رہتا تھا کہ کس طرح کوئی ایسی تدبیر نکالیں جس کے ذریعہ جماعت کو ترقی نصیب ہو اور اشاعت احمدیت (حقیقی اسلام) کا کام زیادہ سے زیادہ ترقی کرتا جائے۔ آپ گو یہ جانتے تھے کہ بعض قسم کے کام ابھی ہم نہیں کر سکتے لیکن یہ سمجھتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ جب جماعت کو طاقت اور توفیق دے، اُسے فلاں فلاں کام ضرور کرنا چاہیے“۔

(خطبات ناصر 1965-1973ء صفحہ 17، جلسہ سالانہ 1965ء سے دوسرے روز کا خطاب)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”بہرحال وہ تحریک (یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ تحریک جدید۔ناقل) جو 1934ء میں ایک بہت چھوٹی سی تحریک کے طور پر شروع ہوئی تھی اب جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکتیں پھیل رہی ہیں اور جو پھل اس نے پیدا کئے وہ آگے اپنے بیج دنیا میں پھیلا رہے ہیں اور اور اس طرح ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نشر و اشاعت کے سامان ہو رہے ہیں“۔ (خطبہ جمعہ 18 اگست 1989ء، خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 550)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

”ایک بات اس میں یہ تھی کہ ”زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی اور دنیا میں بہت سارے مشن کھلے۔ بلکہ بعض مشن بعد میں بند بھی ہوئے۔ آپ کے زمانے میں سیلون، ماریشس، سماٹرا، سٹیریٹس سیٹلمنٹس (Straits Settlements)، چین، جاپان، بخارا، روس، ایران، عراق، شام، فلسطین، مصر، سوڈان، ابی سینیا، مراکو، چیکو سلواکیہ، پولینڈ، رومانیہ، یونائیٹڈ سٹیٹس، ارجنٹائن، یوگو سلاویہ۔ تقریباً کوئی 34-35 ممالک میں مشن کھلے اور تبلیغ اسلام پھیلی اور فرمایا کہ ہزاروں مسیحی میرے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اس طرح میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی جو تبلیغ ہے وہ ساری دنیا پر حاوی ہو جاتی ہے“۔ (ماخوذ از الموعود۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 611)

دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد

کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

میں کیونکر گِن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام
ہر اِک دُشمن کیا مردُود و ناکام

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دِن محبوب میرا

کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے حمدوثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

تِرے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

گڑھے میں تو نے سب دُشمن اُتارے
ہمارے کر دِیئے اُونچے منارے

مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تُو نے ہی مارے

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(انتخاب از درثمین، بشیر احمد شریف احمد اور مبارکہ کی آمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

20؍فروری کا دن جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جو دین کا خادم ہوگا۔ عمر پائے گا اور بے شمار دوسری خصوصیات کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور دَرحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اَتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے ... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ ... مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اِس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 115-114۔ اشتہار 22 مارچ 1886ء)

پھر اپنوں اور غیروں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو یہ پیشگوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے مِصداق جیسا کہ وقت نے ثابت کیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔ جماعت کے علماء اور افراد جماعت تو یقین رکھتے تھے کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بارے میں ہی ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خود کبھی اس بات کا اظہار یا اعلان نہیں کیا تھا کہ پیشگوئی میرے بارے میں ہے اور مَیں ہی مصلح موعودؓ کا مِصداق ہوں یہاں تک کہ آپ کی خلافت پر تقریباً تیس سال گزر گئے۔ آخر 1944ء میں آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ مَیں مصلح موعود ہوں۔ آج میں حضرت مصلح موعودؓ کے اس بارے میں دو خطبات سے خلاصۃً آپ کے ہی الفاظ میں عموماً کچھ بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے 28؍جنوری 1944ء کے خطبہ میں فرمایا کہ آج مَیں ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس کا بیان کرنا میری طبیعت کے لحاظ سے مجھ پر گراں گزرتا ہے لیکن چونکہ بعض نبوّتیں اور الٰہی تقدیریں اس بات کے بیان کرنے سے وابستہ ہیں اس لئے مَیں اس کے بیان کرنے سے باوجود اپنی طبیعت کے انقباض کے رُک

بھی نہیں سکتا۔ پھر آپ نے اپنی ایک لمبی رؤیا کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی تعبیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''وہ پیشگوئی جو مصلح موعودؓ کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی''۔ اس سے پہلے کبھی آپ نے اس بارے میں واضح اظہار نہیں فرمایا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اور بار بار کہا کہ آپ کی ان پیشگوئیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال پیشگوئیاں ہیں وہ ضرور بتائے بھی کہ مَیں ان پیشگوئیوں کا مِصداق ہوں۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں کہ ریل کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ایک زمانے میں ریل شروع ہوجائے گی اور ماننے والے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی کیونکہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ریل خود بھی دعویٰ کرے کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کی مِصداق ہوں۔ بہرحال آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ہے۔ (آپ کو یہ الہام بھی ہوا۔ آپؓ نے اس کا ایک شعر میں بھی ذکر کیا ہوا ہے) یہ بتاتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ چیز ایک لمبے عرصے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ کو بڑے لمبے عرصے کے بعد ملے تھے یا وہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی۔

آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتا دیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مِصداق ہوں۔

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا

سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور مَیں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

پس دیکھیں جو اصل ہے وہ تو اتنی احتیاط کرتا ہے اور دوسرے جن کے دماغ اُلٹے ہوئے ہیں بغیر نشان کے ہی اس کے اظہار کرتے رہتے ہیں تو سوائے اس کے کہ ان کو پاگل کہا جائے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ بہرحال اس پیشگوئی کے بارے میں اپنی شرم اور جھجک کا ایک جگہ آپ نے اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل نے ایک دفعہ مجھے ایک خط دیا اور فرمایا کہ یہ خط جو تمہاری پیدائش کے متعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کا اپنے آپ کو مِصداق قرار دوں۔ مگر مَیں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مِصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ مَیں ان کا مِصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے متعلق نہیں تو مَیں کیوں گناہگار بنوں۔ اور اگر میرے متعلق ہیں تو مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ ''انہوں نے کہا آنے والا یہی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔ آپؓ نے بعض پیشگوئیوں کا مختصر ذکر کیا ہے مثلاً ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا''۔ اس کے متعلق آپؓ یہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح ہے ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ''۔ اس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ ان دونوں باتوں کی آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہن ''تین کو چار کرنے والا'' کی پیشگوئی کے بارے

آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا

نے مجھے لکھا تھا۔ اس خط کو تشحیذ الاذہان میں چھاپ دو۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان حضرت مصلح موعودؓ نے ہی شروع کیا تھا اور آپ ہی اس کی اشاعت بھی کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت خلیفہ اوّل کے احترام میں وہ خط لے لیا اور شائع بھی کر دیا۔ مگر مَیں نے اس وقت بھی اسے غور سے نہیں پڑھا۔ لوگوں نے اس وقت بھی خط شائع ہونے پر کئی قسم کی باتیں کیں مگر مَیں خاموش رہا۔ مَیں یہی کہتا تھا کہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ باتیں ہیں انہیں اس کے سامنے بھی لایا جائے اور بتایا جائے یا ضروری نہیں کہ جس شخص کے بارے میں یہ ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں''۔ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا، اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ اس لمبے عرصے کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خبر موجود ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے حضرت یعقوبؑ کو کہا تھا کہ تُو اسی طرح یوسفؑ کی باتیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہوجائے گا یا ہلاک ہوجائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا۔ اسی طرح یہ الہام ہونا کہ یوسفؑ کی خوشبو مجھے آرہی میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ اگر یہ مطلب لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی مطلب صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ اور میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے اس لحاظ سے بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی اس طرح بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ اگر یہ اولاد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو

گویا تین کو چار کرنے والا ئیں تین طرح سے ہوا۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداءً 1886ء میں کی گئی تھی۔ مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے یہ ابتداءً 1886ء میں ہوئی تھی۔ اور آپؓ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889ء میں (eighteen eighty-nine) میں ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمتِ دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ فضلِ عمر کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ میں يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا کے مطابق فضلِ عمر کے لفظ نے ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' کی تفسیر کر دی۔ فرمایا کہ مگر الہام میں ایک اور خبر بھی ہے اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے جو (فرماتے ہیں کہ) میرے اختیار میں نہیں تھا اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا تھا کہ مَیں نے اپنے ارادے سے اور جان بوجھ کر اس کا اجراء کیا ہے۔ یعنی

پس اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر بھی دی تھی کہ ایک زمانے میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارے کی بنیاد رکھی جائے گی اور جب اس کا پہلا دور کامیابی سے مکمل ہوگا تو یہ جماعت کے لئے مبارک وقت ہوگا اور حالات نے اب دیکھیں ثابت بھی کر دیا کہ تحریکِ جدید کے ذریعہ سے دنیا کے ہر کونے میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ پہنچ رہی ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ تحریکِ جدید کی تحریک بھی اپنی کئی دہائیاں مکمل کر کے دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی احمدیت کا پودا لگ چکا ہے وہاں قائم ہے۔

بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رَخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوا دی

والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا۔

اور یہ جو آتا ہے ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ''۔ اس کے اَور معنی بھی ہوسکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دَور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا

تحریکِ جدید کا اجراء جسے 1934ء میں ایسے حالات میں جاری کیا گیا جو آپ فرماتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل نے جس میں جماعت کے خلاف بعض سخت اقدامات کرنے کے منصوبے تھے اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا میرے دل میں القاء فرمایا تھا اور اس تحریک کے پہلے دَور کے لئے مَیں نے دس سال مقرر کئے۔ ہر انسان جب قربانی کرتا ہے تو قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رمضان کے روزوں کے بعد عید کا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح

پھر اس لمبی رؤیا جس کے بارے میں مَیں نے بتایا کہ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا عجوبہ تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جاگتے ہوئے تو ہونا ہی تھا کہ میرے بارے میں یہ عجیب قسم کے الفاظ ہیں لیکن خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بعد

جس خزانے میں صرف اٹھارہ آنے تھے آج لاکھوں روپے اس خزانے میں موجود ہیں

دَور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ دوسرا دَور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور آپؓ فرماتے ہیں کہ تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ ''فضلِ عمر''۔ حضرت عمر بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' سے یہ مراد نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دَور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی

جب ہماری دس سالہ تحریکِ جدید ختم ہوگی (اس وقت تک ابھی ختم نہیں ہوئی تھی) تو اس سے اگلا سال (آپؓ فرماتے ہیں) ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ اور یہ سال 1944ء میں ختم ہوئے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے حوالے سے جو پہلے دس سال کی تاریخ تھی اُسے اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عجیب بات ہے کہ 1945ء کا سال گیارھواں سال ہے اور وہ عید کا سال ہے اور یہ سال پیر کے روز سے شروع ہو رہا ہے اور پیر کا دن دوشنبہ کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 49 تا 63 خطبہ بیان فرمودہ 28 جنوری 1944ء)

میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی تو کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار 20/فروری 1886ء میں ہے۔ فرمایا کہ دوسرے دن حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا کہ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ ''وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا''۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ مَیں نے بُت تڑوائے ہیں۔ بہت سارے بُت ہیں جو مَیں نے تڑوا دیئے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ ''وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں

سے صاف کرے گا''۔ روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔ فرمایا کہ تیسرے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ مَیں بھاگ رہا ہوں۔ یہی نہیں کہ مَیں تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں اور زمین میرے قدموں تلے سمٹتی چلی جاتی ہے۔

پسرِ موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ ''وہ جلد جلد بڑھے گا''۔ اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ مَیں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر مَیں نے وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اَور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ مَیں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبدالشکور اب مَیں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تُو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہو گا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو رؤیا میں دکھائی گئیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 25 صفحہ 71)

بہرحال اب مَیں رؤیا کے حوالے سے بیان کرنے کے بجائے حضرت مصلح موعودؓ نے واقعات کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا جو تطابق بیان کیا ہے کہ آپ کے زمانے سے اور اب اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے جو واقعات ہوئے وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے یہ بچہ ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا۔ اس کی طرف بھی پیشگوئی میں اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ پھر آپ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا اور یہ کمرہ مسجد کے ساتھ تھا تو مجھے مسجد سے اونچی اونچی آوازیں بھی آئیں جن میں سے ایک شیخ رحمت اللہ صاحب کی آواز مَیں نے پہچان لی جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ایک بچے کے لئے یہ فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ تو آپؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بچہ کون ہے۔ آخر مسجد میں جا کر مَیں نے ایک دوست سے پوچھا کہ وہ بچہ کون ہے؟ تو وہ دوست ہنس کر کہنے لگے کہ وہ بچے تم ہی ہو۔ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپؓ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل اُلٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رَخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوا دی۔ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے تھے اور باوجود اس کے کہ میں واقعہ میں بچہ ہی تھا اللہ تعالیٰ نے پچیس سال کی عمر میں ایک حکومت پر قائم کر دیا اور حکومت بھی ایسی جو روحانی حکومت تھی۔ جسمانی حکومت میں تو بادشاہ کے پاس تلوار ہوتی ہے، طاقت ہوتی ہے، جتھہ ہوتا ہے، فوجیں ہوتی ہیں، جرنیل ہوتے ہیں، جیل خانے ہوتے ہیں، خزانے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے پکڑ کر سزا بھی دیتا ہے لیکن روحانی حکومت میں جس کا جی چاہتا ہے مانتا ہے اور جس کا جی چاہتا ہے انکار کرتا ہے اور طاقت کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکومت روحانی پر ایسی حالت میں کھڑا کیا جب خزانے میں صرف چند آنے تھے، چند پیسے خزانے میں رہ گئے تھے اور خزانے پر ہزار ہا روپیہ کا قرض تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ کام ایسی حالت میں سپرد کیا جب جماعت کے ذمہ دار افراد تقریباً سب کے سب مخالف تھے اور یہاں تک مخالف تھے کہ ان میں سے ایک نے مدرسہ ہائی سکول کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہم تو جاتے ہیں لیکن عنقریب تم دیکھو گے کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گا۔ پس ایک پچیس برس کا لڑکا جس کے لئے تمام ظاہری اسباب مخالفت میں کھڑے تھے، نہ خزانہ، نہ تجربہ کار کام کرنے والے اور میدان دشمن کے قبضے میں تھا اور وہ خوشیاں منا رہا تھا کہ عنقریب یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جس کو حکومت دی گئی ہے اس کے دن تنزل اور ادبار میں بدل جائیں گے۔ وہ ذلت و رسوائی دیکھے گا۔ ایک انسان غور کر سکتا ہے کہ ایسے حالات میں قوم کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جس خزانے میں صرف اٹھارہ آنے تھے آج لاکھوں روپے اس خزانے میں موجود ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج مَیں اگر مر بھی جاؤں تب بھی خزانے میں لاکھوں روپے چھوڑ کر جاؤں گا۔ اس سلسلہ کی تائید میں اس سے بہت زیادہ کتابیں چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے ملیں یعنی لٹریچر میں اور مَیں سلسلہ کی خدمت کے لئے اس سے بہت زیادہ علوم چھوڑ کر جاؤں

چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر میری برائی کر رہے تھے

جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے

گا جو مجھے اس وقت ملے تھے جب خدا نے مجھے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اس کی وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو تو اتنا اہم قرار دیا ہے جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی اقتباس پیش کیا تھا کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان ہے۔ اس لڑکے کی پیدائش پیشگوئی کے مطابق نو برس میں ہونی تھی۔ یہ بھی اس پیشگوئی میں الفاظ تھے پیشگوئی کتنی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ یا کچھ حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا تھا کیونکہ دو شہداء بھی تھے۔ دوسرے ممالک میں صرف اُڑتی ہوئی خبریں تھیں وہ یا مخالفین کی پھیلائی ہوئی تھیں یا کسی کے ہاتھ کوئی کتاب پہنچی تو اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان گئے تھے (یہاں آئے تھے) مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا نام لینا، کہتے تھے یہ تو زہر کے برابر ہوگا اس لئے ہوں کہ ان تحریروں کو اگر ایک طرف کر دیا جائے تو اسلام کی تبلیغ دنیا میں نہیں کی جاسکتی۔ قرآنِ کریم میں بہت سے ایسے امور ہیں جن کو اس زمانے کے لحاظ سے لوگ سمجھ نہیں سکتے تھے جب تک کہ دوسری آیات سے ان کی تشریح نہ کر دی جاتی اور یہ خداتعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میرے ذریعہ سے ان مشکلات کو حل کیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اسلام اس وقت ایک ایسے دَور سے گزر رہا ہے جو ضعف اور کمزوری کا دَور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کی بنیاد رکھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سو خداتعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مُہرِ تصدیق کر دی

جو اصل پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''نو برس کے عرصے تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ مخواہ ہوگی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے''۔ پھر صرف لڑکا ہی پیدا نہیں ہونا تھا بلکہ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ وہ لڑکا اسلام کی شان و شوکت کا موجب ہوگا۔ وہ کیا زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دشمن چاروں طرف سے حملے کر رہے تھے محض اس بناء پر کہ آپؑ نے الہام کا دعویٰ کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ جماعت کا نام نہیں لینا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں لینا۔ پس اگر انگلستان میں نام پھیلا تو خواجہ صاحب کا نام پھیلا۔ جماعت کا نہیں، نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور جب حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خداتعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا میں، جاوا میں، سٹریٹس سٹلمنٹ میں، چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں، افریقہ کے دوسرے ممالک میں احمدیت پھیلی۔ مصر میں، فلسطین میں، ایران میں، دوسرے عرب ممالک میں اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔ بعض جگہ حضرت مصلح موعودؓ کے وقت بھی جماعت کے زمانے میں اسلام پر وہ تمدّنی حملہ نہیں ہوا تھا جو آج کیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے اندر رکھتا ہو یا اپنے ساتھ رکھتا ہو جو علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ جو دشمن کے ان تمدّنی حملوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآنِ کریم کے منشاء کے مطابق دُور کرے اور اسلام کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔ سو خداتعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر

ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ انبیاء و رُسل کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا

مجدّدیت کا دعویٰ نہیں تھا۔ ماموریت کا دعویٰ بھی نہیں تھا۔ اس وقت ایک لڑکے کی پیشگوئی ان اعلیٰ صفات کے ساتھ آپ نے بیان فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا و مطاع کی شہرت ہوگی۔ پس جب خداتعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھ لو کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں میں بھی تھی۔

پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ ''وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں دعوے کرنے کا عادی نہیں لیکن اس کے باوجود اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ اسلام کے وہ مہتم بالشان مسائل جن پر روشنی ڈالنا اس زمانے کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا خداتعالیٰ نے ان کے متعلق میری زبان اور میری قلم سے ایسے مضامین نکلوائے ہیں کہ مَیں دعویٰ کرکے کہہ سکتا اپنی مُہرِ تصدیق کر دی۔ آپؓ نے فرمایا کہ جب تک خداتعالیٰ نے مجھے نہیں کہا مَیں چُپ رہا اور جب خداتعالیٰ نے بتا دیا اور نہ صرف بتا دیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو بھی بتا دوں تو مَیں بتا رہا ہوں کہ یہ پیشگوئی ہر لحاظ سے مجھ پر پوری ہوتی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ نہ صرف خداتعالیٰ نے مجھے ارشاد کیا کہ بتا دوں بلکہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمائے جو اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے بطور دلیل کے ہیں۔ جس طرح آسمان پر چاند چمکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد ستارے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ان دنوں میں بہت سے لوگوں کو

ایسی خوابیں آئی ہیں جن میں اس خواب کا مضمون دُہرایا گیا ہے جو مَیں نے دیکھی تھی۔ چنانچہ میری رؤیا کے بعد ایک دوست ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ انبیاء و رُسل کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا۔ انبیاء و رُسل کے ساتھ نام لئے جانے کے وہی معنی ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مثیلِ مسیح ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو نبی اور رسول ہیں ان کے ساتھ میرا بھی نام لیا جائے گا۔ اسی طرح ایک

لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو مجھ پر پورا ہوتے دیکھا تو ایمان اور یقین میں کامل ہوئے

اور دوست نے لکھا کہ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ مینار پر کھڑے ہو کر آپ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا اعلان کر رہے ہیں۔ ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الہاموں میں سے الہام ہے۔ اور مینار پر اس الہام کے اعلان کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت کو میرے ذریعہ سے اور بھی مضبوط کر دے گا۔ چنانچہ جیسے ابھی پہلے بیان بھی ہوا ہے کہ کس طرح مختلف ممالک میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تبلیغ کا کام وسیع

اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے

پیمانے پر شروع ہوا اور وہی بنیادیں ہیں جن پر آج بھی آگے کام چلتا چلا جا رہا ہے۔

پھر آپ نے اپنے بعض رؤیا اور الہامات کا اپنی تائید میں ذکر فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی سے نوازا اور اس بات کی بھی کہ اس نے اس کام کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ہے مجھے تیار کیا ہے (شہادت) یہ ہے کہ مجھے ایک رؤیا ہوا جو غالباً زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا ابتدائے خلافت حضرت خلیفہ اوّل میں مَیں نے دیکھا تھا۔ (یہ رؤیا میں نے اسی وقت میجر سیّد حبیب اللہ شاہ صاحب حال سپرنٹنڈنٹ سینٹرل جیل لاہور کو اور دوسرے احباب کو سنا دی تھی۔ فرماتے ہیں ابھی چند دن ہوئے انہوں نے خود بخود مجھ سے اس رؤیا کا ذکر کیا کہ) مَیں نے دیکھا تھا کہ مَیں مدرسہ احمدیہ میں ہوں اور اسی جگہ مولوی محمد علی صاحب بھی کھڑے ہیں۔ اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب آ گئے اور ہم دونوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ آؤ مقابلہ کریں۔ آپ کا قد لمبا ہے یا مولوی محمد علی صاحب کا۔ مَیں اس مقابلے سے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں مگر وہ زبردستی مجھے کھینچ کر اس جگہ پر لے گئے جہاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہیں۔ یوں تو مولوی محمد علی صاحب قد میں مجھ سے چھوٹے نہیں بلکہ غالباً کچھ لمبے ہی ہیں۔ لیکن جب شیخ صاحب نے مجھے ان کے پاس پاس کھڑا کیا تو وہ بے اختیار کہہ اُٹھے (یعنی شیخ صاحب کہہ اٹھے) کہ مَیں تو سمجھتا تھا کہ مولوی صاحب اونچے ہیں لیکن اونچے تو آپ نکلے۔ چنانچہ رؤیا میں مَیں دیکھتا ہوں کہ بمشکل میرے سینے تک ان کا سر پہنچتا ہے۔ پھر شیخ رحمت اللہ صاحب ایک میز لائے اور اس پر ان کو کھڑا کر دیا مگر تب بھی وہ مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس میز پر ایک سٹول رکھا اور اس پر مولوی صاحب کو کھڑا کیا مگر پھر بھی مولوی صاحب مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مولوی صاحب کو اٹھا کر میرے سر کے برابر کرنا چاہا لیکن وہ پھر بھی نیچے ہی رہے بلکہ مزید برآں ان کی ٹانگیں اس طرح ہوا میں لٹک گئیں گویا کہ وہ میرے مقابل پر بالکل ایک بچے کی حیثیت رکھتے ہیں اور بمشکل میری کہنیوں تک پاؤں آئے۔ اب دیکھو اس میں کس طرح اس تمام مقابلہ اور پھر اس کے انجام کی بھی خبر دی گئی ہے جو مولوی محمد علی صاحب سے ہونے والا تھا۔ حالانکہ اگر ابتدائے خلافتِ اولیٰ کے وقت کی رؤیا ہے تو اس وقت جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب سر اُٹھا رہے تھے، نہ کہ مولوی محمد علی صاحب۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں عجیب طریق پر بعد میں پیدا ہونے والے جھگڑوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ چنانچہ دیکھ لو مولوی محمد علی صاحب میرے مقابلے میں اتنے نیچے ہوئے، اتنے نیچے ہوئے کہ اب ان کا سارا زور ہی اس بات کو ثابت کرنے پر صرف ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی لوگ معزز ہوتے ہیں جو چھوٹے ہوں۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم پچانوے فیصدی ہیں اور یہ چار پانچ فیصدی ہیں اور جماعت کی اکثریت کبھی ضلالت پر نہیں ہوسکتی۔ (یہ پہلے مولوی صاحب کہا کرتے تھے) مگر اب کہتے ہیں کہ بے شک قادیان کی جماعت زیادہ ہے اور ہم تھوڑے ہیں لیکن ان کا زیادہ ہونا ہی ان کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حقیقی بندے تو تھوڑے ہوا کرتے ہیں۔ یہ بالکل وہی نقشہ ہے جو اس رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ وہ اتنے چھوٹے ہوئے، اتنے چھوٹے ہوئے کہ اب انہیں اپنا چھوٹا ہونا ہی اپنی صداقت کی دلیل نظر آتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 25 صفحہ 92-93)

پھر ایک اور رؤیا بلکہ الہام کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّھُمْ کہ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ اپنے آپ کو پچانوے فیصدی کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے۔ خدا نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسا کہ الہام میں خبر دی گئی تھی میرے مقابلہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

مَیں اس کلامِ الٰہی کی مثالیں جو مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نازل فرمایا (آپ فرماتے ہیں کہ) اس وقت اسی قدر بیان کرتا ہوں۔ بعض اَور بھی بیان کی ہیں۔ یہاں تو مَیں نے دو بیان کی ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ تحدیثِ نعمت کے طور پر ایک مختصر رسالہ میں کسی قدر تفصیل کے طور پر اپنے بعض الہاموں اور کشوف اور رؤیا کا ذکر کر دوں۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 93) اب تو یہ کتاب کی صورت میں چھپی ہوئی ہے۔ کافی ضخیم کتاب ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعودؓ خدا تعالیٰ کی روحِ حق سے مشرف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے مجھ پر ظاہر فرمائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ دوست تو پہلے ہی مجھے ان پیشگوئیوں کا مِصداق قرار دیتے رہے اور مَیں نے اب ان پیشگوئیوں کا مِصداق ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (اس میں کیا حکمت ہے؟) مَیں کہتا ہوں اس میں حکمت وہی ہے جو قرآنِ کریم کہتا ہے کہ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیۡعَ اِیۡمَانَکُمۡ کہ اللہ تعالیٰ جب نبی کی بعثت کے بعد موعود کھڑا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت کفر کا شکار ہو جائے اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے۔ اس لئے وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ اکثریت اسے موعود ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ پس لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو مجھ پر پورا ہوتے دیکھا تو ایمان اور یقین میں کامل ہوئے، مزید بڑھے، ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان بھی مزید بڑھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میری طرف سے بعد میں اعلان ہونے اور جماعت کی طرف سے پہلے مجھے اس پیشگوئی کا مِصداق قرار دینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوسری دفعہ کفر و اسلام کے امتحان میں ڈال کر ان کے ایمان کو ضائع کرنے کے لئے تیار نہ تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ دو موتیں اپنی جماعت پر وارد کرے۔ پہلی موت تو وہ تھی جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ مانا۔ مسیح موعودؑ کو جھٹلایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی کسی نیکی کی وجہ سے رحم کر کے انہیں زندہ کر دیا۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل فرما دیا۔ انہوں نے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان کو سلامت رکھا۔ اس کے بعد یہ خیال کرنا کہ اس ابتلاء میں سے گزرنے والے لوگوں کی زندگی میں خدا تعالیٰ ایک ایسا موعود بھیج دے گا جس کی صداقت کے نشان اس کے دعوے کے ایک لمبے عرصے بعد ظاہر ہوں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن کو پھر کفر کے گڑھے میں دھکیل دیا جائے اور صحابہ کو بھی کافر و منکر بنا دیا جائے۔ جماعت ابتلاء میں پڑ جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنّت کے خلاف ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ جماعت تھی کی زندگی میں آنے والا تھا (یعنی جس نے صحابہ کے وقت میں آنا تھا) یہ تدبیر اختیار کی کہ پہلے اسے جماعت کا خلیفہ بنا کر ان سے عہدِ اطاعت لے لیا اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیئے جو اس کے متعلق بتائی گئی تھیں اور جب حقیقت جماعت پر روزِ روشن کی طرح کھل گئی تو پھر اسے بھی یعنی خلیفۃ المسیح کو بھی یا مصلح موعود ہونے والے کو بھی اس حقیقت سے بذریعہ آسمانی اخبار کے علم دے دیا تا آسمان اور زمین دونوں کی گواہی جمع ہو جائے اور مومنوں کی جماعت کفر و انکار کے داغ سے بھی محفوظ کر دی جائے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 69 تا 95
خطبہ بیان فرمودہ 4 فروری 1944ء)

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی سب کے ایمان کو سلامت رکھے۔ ہر احمدی کے ایمان کو سلامت رکھے اور کفر و انکار کے داغ سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ احباب جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و معرفت کے کلام سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے جو اردو میں بھی ہے اور باقی زبانوں میں بھی کچھ لٹریچر ہے، اس کو پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 29 مارچ 2016ء خطبہ جمعہ 19 فروری 2016ء)

مبارک آمدن، رفتن مبارک

بشارت دی مسیحا کو خدا نے
تمہیں پہنچے گی رحمت کی نشانی

ملے گا ایک فرزندِ گرامی
عطا ہوگی دلوں کو شادمانی

وہ آیا ساتھ لے کر ''فضل'' آیا
بصد اکرام شاہِ دوجہانی

مٹا کر اپنی ہستی راہِ حق میں
جہاں کو اس نے بخشی زندگانی

یہی مدّ نظر تھا ایک مقصد
برائے دینِ احمدؐ جانفشانی

رہی نصرت خدا کی شاملِ حال
گزاری زندگی با کامرانی

جو اس نے ''نور'' بھیجا تھا جہاں میں
ہوا واصل بہ ربّ جاودانی

وہ جس کے قلب و روح و تن مبارک
مبارک آمدن، رفتن مبارک

(سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، الفضل 18 دسمبر 1965ء)

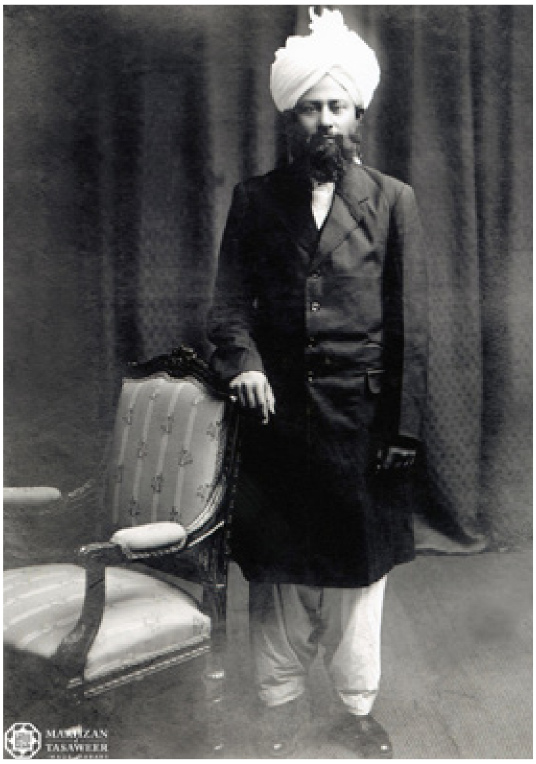

حضرت مصلح موعودؓ
اور
فتنہ انکارِ خلافت

مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب
مربی سلسلہ، جرمنی

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ۔ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ۔

کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ حالانکہ جو (لوگ) ان سے پہلے گذر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔ (عنکبوت:4-3)

مذہبی جماعتوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہر دَور میں خدا کے سچے نبیوں پر ایمان لانے والوں کو کبھی اموال کی قربانی سے کبھی جانوں کی قربانی سے کبھی اولاد، جائیداد اور تجارتوں میں نقصان سے اور کبھی منافقین کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے آزمایا گیا۔ ان آزمائشوں کا مقصد صرف یہ تھا کہ مضبوط ایمان والوں اور سچے وفاداروں کو کمزور ایمان والوں، منافقین اور بے وفاؤں سے ممتاز کر دیا جائے اور دنیا دیکھ لے کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کِس کے ساتھ ہے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ہمارے دَور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی دَوراں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کی تائید میں آسمان و زمین سے ظاہر ہونے والے نشانات نے ثابت کر دیا کہ بانی جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوئے اور آپ نے ہی یہ خوشخبری بھی دی کہ میرے بعد کچھ اور مقدّس وجود ظاہر ہوں گے جو خدا کی قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوں گے اور یہ قدرتِ ثانیہ قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے...... پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں ہوا...... تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی‘‘۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-304)

’’مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں کی بیعت لیں‘‘۔

(الوصیت رسالہ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 307)

مذکورہ بالا حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کر کے نظامِ خلافت واضح کر دیا ہے پھر پاک نفس بزرگوں کا آپ کے نام پر بیعت لینا پھر قدرتِ ثانیہ کی صورت میں بعض وجودوں کے ظہور کا ذکر کرنا شخصی خلافت کی طرف واضح اشارہ ہے کیا کوئی انجمن قدرتِ ثانیہ کی مظہر ہوسکتی ہے کیا انجمن کسی کی بیعت لے سکتی ہے پھر کیا کوئی انتظامی ادارہ کسی قوم کی روحانی راہ نمائی کر سکتا ہے۔ لیکن سچ بات یہ ہے کہ جب علم اور تجربہ کا جھوٹا گھمنڈ سر پر سوار ہو اور اپنی

خدمات دینیہ کا احساس انسان کو اونچی ہواؤں میں اُڑا رہا ہو تو پھر انسان کو صرف اپنی ذات ہی نظر آتی ہے اور اپنے افکار اور طرزِ فکر ہی درست معلوم ہوتی ہے۔ تکبر وہ بیماری ہے جو انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے انسان دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی معطل ہو جاتی ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔

فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ۔ (الحج:47)

ترجمہ: اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب، سیّد محمد حسین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ واضح تحریر اور نظامِ خلافت کے قیام کی خوشخبری کے مطالعہ اور سمجھنے کے بعد بھی حضرت اقدس کے وصال کے فوراً بعد اگرچہ ظاہری طور پر حضرت مولوی نورالدینؓ جیسی عظیم بزرگ شخصیت کو خلیفۃ المسیح مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت تو کر لی تھی لیکن اندر ہی اندر وہ خفیہ پراپیگنڈے میں مصروف تھے کہ اصل جانشین انجمن ہے۔ جس کے سربراہ مولوی محمد علی صاحب تھے اور خلیفۂ وقت کا کام صرف نمازوں کی امامت کرنا اور درس و تدریس ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں اور اسے انجمن کے معاملات میں مداخلت کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دَورِ خلافت میں فتنہ انکارِ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے فوراً بعد الٰہی نوِشتوں کے عین مطابق قدرتِ ثانیہ کا آغاز حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب کی خلافت سے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت مومنین کے غمزدہ دلوں کو خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ ڈھارس دی اور تصرفِ الٰہی سے مومنین کے دِلوں کو حضرت مولوی نورالدینؓ کی خلافت کی طرف پھیر دیا چنانچہ جماعت کی بھاری اکثریت نے حضرت مولوی صاحب کی دستی بیعت کر کے خلافتِ احمدیہ کی بنیاد رکھ دی۔ 27 مئی 1908ء کا دن کیا ہی روشن اور بابرکت دن تھا جس دن خدا تعالیٰ نے نوعِ انسانی کے لیے دائمی طور پر روحانی راہنمائی کا سامان خلافتِ احمدیہ کی شکل میں مہیا فرما دیا۔ فتنہ انکارِ خلافت کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے فوراً بعد ہی ہو گیا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب اور سیّد محمد حسین صاحب اپنے ہم نواؤں کے ساتھ باوجود حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے اندر ہی اندر خفیہ کارروائیوں میں مصروف تھے۔ مسلسل چھوٹے اور بڑے پیمانے پر میٹنگیں بلائی جاتیں، خفیہ کتابچے اور پمفلٹ لکھ کر احباب جماعت میں تقسیم کئے جاتے۔ ان تمام کارروائیوں کا صرف ایک ہی مقصد تھا اور وہ یہ کہ احباب جماعت کو اس بات کا قائل کیا جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جانشین انجمن ہے نیز خلیفہ کے مقام کو گرایا جائے اور اس کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کی جائیں جن کا علم ہونے پر خلیفۂ وقت سے دل متنفّر ہو جائیں اور خلافت کی اہمیت بالکل ختم ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین) نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے؟ مَیں نے کہا کہ اختیارات کے فیصلے کا وہ وقت تھا جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جبکہ حضرت خلیفہ اوّل نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری اطاعت کرنی ہوگی اور اس تقریر کو سُن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیار مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے۔

(اختلافات سلسلہ کی تاریخ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 186)

بعض سوالات کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ اور ان کے ہم نواؤں خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب علی صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر سیّد محمد حسین شاہ صاحب نے مشترکہ طور پر لکھا۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے رُو سے ان کی جانشین انجمن ہے حضرت صاحب نے کسی فرد واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ ایک ہی شخص ہو بلکہ ایک جماعت بھی ہو سکتی ہے''۔

(حقیقت اختلافات۔ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 191)

خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے باوجود لاہور میں اپنے ذاتی مکان میں لاہور میں رہنے والے احمدیوں کو ایک جلسہ پر آنے کی دعوت دی اور تقریر میں کہا ''سلسلہ کی تباہی کا خطرہ ہے۔ اصل جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انجمن ہی ہے اور اگر یہ بات نہ رہی تو جماعت خطرہ میں پڑ جائے گی اور سلسلہ تباہ ہو جائے گا''۔

(حقیقت اختلاف۔ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 191)

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ جنہیں خلافت کا اعزازی چولہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پہنایا تھا اپنی خدائی فراست سے ان لوگوں کو اچھی طرح پہچان گئے تھے جو اپنی خفیہ کارروائیوں سے احباب جماعت کے ذہنوں کو زہر آلود کر رہے تھے آپ نے ان کو متعدد بار بلا کر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان کی دوبارہ بیعت لی آپؓ نے اپنے دل ہلا دینے والے موثر و پُرجوش خطابات اور تقاریر کے ذریعہ احباب جماعت پر خلافت کی اہمیت اس نظام کی عظمت اور خلیفۂ وقت کے مقام کو واضح کیا جس سے جماعت مومنین کے دلوں سے شکوک و شبہات کی گرد دُھل گئی اور اذہان زہریلے پراپیگنڈا سے پاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا:

''پس اگر مجھے خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے... خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لیے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو مجھے موت دے دے گا... پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے (خلیفہ) بنایا ہے اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں''۔

(بدر قادیان 25 جنوری اور 28 جنوری
بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 206،203)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنے ایک اَور خطاب میں جو آپؓ نے مسجد مبارک قادیان میں ڈھائی سو افراد کی موجودگی میں دیا، منکرینِ خلافت کو مخاطب کر کے فرمایا:

''تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دُکھ دیا ہے کہ مَیں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ مَیں اپنے مرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں۔ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں''۔

(خلافت احمدیہ کے مخالفین بحوالہ سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 195)

منکرینِ خلافت نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل پر نہایت دل آزار حملے کئے۔ آپ پر الزام لگایا گیا کہ آپ ایک ڈکٹیٹر اور آمر ہیں اور اپنے حکموں کو زبردستی احباب جماعت پر ٹھونستے ہیں آپ پر یہ بھی الزام لگایا گیا کہ آپ نے نعوذباللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء اور وصیت کے خلاف انجمن کی بجائے خلافت کو جماعت پر ٹھونس دیا ہے نیز آپ نے قومی اموال میں بددیانتی سے اس کا غلط استعمال کیا ہے نیز یہ کہ آپ نے اپنی پسند کے لوگوں کو بعض عہدوں پر مسلّط کیا ہے آپ پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کے باعث آپ بطور خلیفۃ المسیح اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتے چنانچہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں۔ ''خلیفہ صاحب کا تلوّن طبع بہت بڑھ گیا ہے...... اگر ذرا بھی تخالف خلیفہ صاحب کی رائے سے ہو تو برا فروختہ ہو جاتے ہیں... ڈاکٹر سیّد محمد حسین شاہ صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں۔ ''حضرت مولوی صاحب کی طبیعت میں ضِد اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ دوسرے کی سن ہی نہیں سکتے۔ وصیت کو پس پشت ڈال کر خدا کے فرستادہ کے کلام کی بے پرواہی کرتے ہوئے شخصی وجاہت اور حکومت ہی پیش نظر ہے۔ سلسلہ تباہ ہو تو ہو مگر اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ ٹلے۔

(سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 357-347)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی حضرت مصلح موعودؓ سے محبّت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دَور خلافت میں منکرینِ خلافت نے اپنے اختیارات اور اثر ورُسوخ کا فائدہ اُٹھا کر جماعتی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سَرتوڑ کوشش کی خفیہ میٹنگوں خطوط اور پمفلٹ شائع کر کے احباب جماعت کو نظامِ خلافت سے متنفر کرنے کی پوری کوشش کی گئی اور اس رویہ سے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کو شدید ذہنی اذیت پہنچائی گئی آپ نے اس فتنہ کے سرکردہ افراد کو بلا کر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اپنے خطبات اور تقاریر سے اس فتنے کا قلع قمع کرنے کی کوشش فرماتے رہے۔ اس دوران صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے دلی اخلاص سے اطاعت وفرمانبرداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ دل سے خلافت کی تائید کی۔ آپ کو جماعتی حالات سے سخت صدمہ پہنچا۔ آپؓ نے دن رات اپنی متضرّعانہ دعاؤں سے تحریرات سے اور عملی روّیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ساتھ دیا۔ منکرینِ خلافت کی دلائل کی رُو سے ان کی غلطیاں ثابت کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے نُورِ فراست سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے دلی اخلاص کو دیکھ لیا۔ ایک دفعہ آپؓ نے اپنی علالت کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحب کو امام الصلوۃ مقرر فرمایا تو مولوی محمد علی صاحب نے اعتراض کیا کہ جیّد علماء کی موجودگی میں ایک نوجوان کو امام الصلوۃ بنانا مناسب نہیں ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا: ''اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) مجھے محمود جیسا ایک بھی متقی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا کیا میں مولوی محمد علی صاحب سے کہوں کہ وہ نماز پڑھایا کریں؟

(سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 314)

19 سال کی عمر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سالانہ پر تقریر کی حضرت مولوی صاحب نے تقریر سُن کر فرمایا ''میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لیے بھی نئی تھی''۔ (سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 218)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسّرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ ''مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسرِموعود میاں صاحب ہی ہیں اس پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں''۔ (حیاتِ نور صفحہ 399)

حضرت مولوی صاحب نے شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب لاہوری کو جو اس وقت مصر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تحریراً فرمایا: ''تمہیں وہاں کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں جب تم واپس قادیان آؤ گے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی ان شاءاللہ بڑھا ہوا ہوگا اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود صاحب سے قرآن پڑھ لینا''۔

(حیات نور صفحہ 401)

حضرت مولوی صاحبؓ عورتوں میں قرآن کا درس دیا کرتے تھے آپ نے اپنی بیٹی امۃ الحئی کو وصیت کی میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں''۔ (حیات نور صفحہ 402)

حضرت مولوی صاحب نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا: ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا''۔ (سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 206)

1911ء میں آپ گھوڑے سے گر کر شدید زخمی ہوئے۔ اس حادثہ کے گیارہ دن بعد آپ نے ایک بند لفافے میں اپنی ایک لکھی ہوئی وصیت اپنے شاگرد شیخ تیمور کے سپرد کی جنہوں نے چھپ کر لفافہ کھول کر وصیت پڑھ لی۔ اس میں لکھا تھا ''خلیفہ محمود'' پھر اس لفافے کو بند کر دیا حضرت مولوی صاحبؓ نے صحت یاب ہونے کے بعد اس لفافے کو تلف کر دیا۔

(سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صفحہ 336، حیات نور صفحہ 397)

مرتبہ: مکرم شاہد محمود عباسی صاحب

حضرت مصلح موعودؓ کے جرمنی کے بارہ میں رؤیا و کشوف

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جرمنی میں تبلیغ اسلام کے لیے غیرمعمولی جوش رکھتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بارہ میں بہت سے امید افزا نظارے دکھائے تھے۔ ان میں سے چند نظارے معروف تصنیف ''رؤیا و کشوف سیّدنا محمودؓ'' کے حوالے ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں۔

1956ء:

فرمایا: میں نے ایک رؤیا دیکھا کہ جرمنی کے مبلغ کا ایک خط آیا ہے کہ جرمنی کا ایک بہت بڑا آدمی احمدی ہو گیا ہے بعد میں رؤیا میں ہی مجھے تار بھی آئی اور اس میں بھی یہ لکھا تھا کہ وہ احمدی ہو گیا ہے اور اُمید ہے کہ اس کے ذریعہ جرمنی میں جماعت کا اثر و رسوخ بڑھ جائے گا۔

(الفضل 8 فروری 1957ء صفحہ 2)

9 مئی 1941ء:

فرمایا: جب ہر ہیس (Herr Hess) انگلستان میں اترا میں سندھ میں تھا رات کو میں نے ریڈیو پر خبریں سنیں ان میں اس کے اُترنے کا کوئی ذکر نہ تھا یوں وہ اُتر چکا تھا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا جرمن لیڈر ہوائی جہاز سے انگلستان میں اُترا ہے صبح میں نے بعض دوستوں کو خطوط لکھے تو ان میں اس کا ذکر کر دیا کیونکہ صبح کی خبروں میں ریڈیو پر یہ خبر بھی آ گئی تھی۔ میں نے خواب میں جو جرمن لیڈر دیکھا اس کا اَور نام تھا مگر خواب میں بعض اوقات ایک سے مراد دوسرا ہوتا ہے بعض اوقات باپ سے مراد بیٹا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ خواب میں بیٹا دکھایا جاتا ہے تو مراد اس سے باپ ہوتا ہے۔ خواب میں مَیں نے اور جرمن لیڈر دیکھا تھا مگر اس کی ایک تعبیر یہ تھی کہ ہیس ہوائی جہاز سے اُترا ہے اور ابھی ایک اور تعبیر ہے جو ابھی پوری ہونے والی ہے اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بعض اور باتیں بھی ظاہر فرمائیں جو بہت مخفی ہیں اور کسی پر مَیں نے ان کو ظاہر نہیں کیا۔

(الفضل 9 نومبر 1941ء صفحہ 4 بحوالہ رؤیا و کشوف سیّدنا محمودؓ)

جنوری 1945ء

فرمایا: 1945ء کی بات ہے مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہٹلر ہمارے گھر آیا ہے پہلے مجھے پتہ لگا کہ ہٹلر قادیان میں آیا ہوا ہے اور مسجد اقصیٰ میں گیا ہے۔ مَیں نے اس کی طرف ایک آدمی دوڑایا اور کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اسے بلا لایا مَیں نے اسے ایک چارپائی پر بٹھا دیا اور اس کے سامنے خود بیٹھ گیا مَیں نے دیکھا کہ وہ بے تکلف وہاں بیٹھا تھا اور ہمارے گھر کی مستورات بھی اس کے سامنے بیٹھی ہیں مَیں حیران تھا کہ ہماری مستورات نے اس سے پردہ کیوں نہیں کیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ہٹلر چونکہ احمدی ہو گیا ہے اور میرا بیٹا بن گیا ہے اس لیے ہمارے گھر کی مستورات اس سے پردہ نہیں کرتیں پھر مَیں نے اس سے دعا دی اور کہا اے خدا! تو اس کی حفاظت کر اور اسے ترقی دے پھر مَیں نے کہا وقت ہو گیا ہے مَیں اسے چھوڑ آؤں چنانچہ مَیں اسے چھوڑنے کے لیے گیا۔ مَیں اس کے ساتھ جا رہا تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ مَیں نے تو اس کی ترقی کے لیے دعا کی ہے اور ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں اور ان کے ساتھ ان کی لڑائی ہے یہ مَیں نے کیا کیا ہے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ وہ ہٹلر عیسائی ہے اور یہ ہٹلر احمدی ہو چکا ہے اس لیے اس کے لیے دعا کرنے میں کیا حرج ہے۔

یہ رؤیا بھی بتاتی ہے کہ نازی قوم اسلام کی طرف توجہ کرے گی اور ایک ہی ہفتہ میں اس بات کا پتہ لگنا کہ ایک بڑے نازی لیڈر کا لڑکا اسلام کی طرف مائل ہے اور اس میں دلچسپی لے رہا ہے اور پھر پروفیسر ٹلاٹک کا بتانا کہ وہ خود بھی نازیوں کے بڑے لیڈر تھے بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رَو چلا رہا ہے۔ (الفضل 8 فروری 1945ء صفحہ 3)

فروری 1951ء:

فرمایا: سندھ جانے سے قبل مَیں نے دیکھا کہ برادرم عبدالشکور کنزے جرمن نَو مسلم نے مجھ سے کوئی سوال کیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کو پیش کیا ہے جن میں سے ایک رب بھی ہے۔ اس پر مسٹر عبدالشکور نے کہا کہ ان صفات کا ذکر بائبل میں بھی آتا ہے اس لیے یہ دلائل عیسائیوں پر بھی اثر کر سکتے ہیں اور یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ گویا قرآن کریم بائبل کی نقل کرتا ہے مَیں نے ان دونوں معنوں کا خیال کر کے دل میں سوچا کہ یہ نَو مسلم ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ قرآنِ کریم کی بہت سی تعلیم بائبل سے ملتی جلتی ہے پھر اس کی فضیلت کیا ہوئی اس خیال کے پیدا ہونے پر مَیں نے بڑے جوش سے ان کے سامنے تقریر شروع کی کہ بائبل میں جو یہ صفات آئی ہیں ان سے قرآن صفات کو امتیاز حاصل ہے۔ بائبل میں محض رسمی ناموں کے طور پر وہ صفات بیان کی گئی ہیں اور قرآن کریم نے ان صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور مضامین میں وسعت پیدا کی ہے اور ان کے راز بیان کئے ہیں چنانچہ مَیں نے کہا دیکھو رب کا لفظ ہے بائبل نے بھی خدا تعالیٰ کو پیدا کرنے والا یا پالنے والا کہا ہے یا زمین و آسمان کا رَبّ کہا ہے لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا بلکہ قرآن کریم سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کو رَبُّ العالمین کے طور پر پیش کرتا ہے اور لفظ رب اور لفظ العالمین دونوں اپنے اندر امتیازی شان رکھتے ہیں۔ رب صرف اس مضمون پر ہی دلالت نہیں کرتا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا ہے بلکہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر اس کی

باقی صفحہ 46 پر

محمد انیس دیالگڑھی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یورپ میں

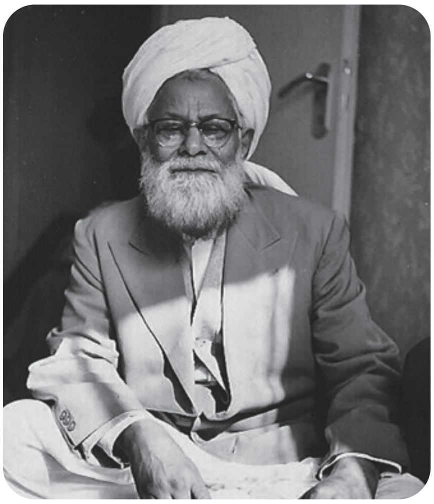

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے دورِ خلافت کے دوران دو بار یورپ تشریف لائے۔ پہلے سفر یورپ (1924ء) کے دوران حضورؓ نے 19/اکتوبر 1924ء کو مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ 23 ستمبر 1924ء کو ویمبلے کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی تھی۔ اِس میں حضورؓ کے تفصیلی مضمون ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کا خلاصہ بعنوان ''مجمع البحرین'' حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ اس سفر میں حضورؓ جرمنی تشریف نہیں لائے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 429)

دوسری بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 1955ء میں یورپ تشریف لائے تو حضور نے انگلستان کے علاوہ جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کی سرزمین کو بھی اپنے قدومِ میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ اس سفر کا محرّک احباب جماعت کی یہ استدعا تھی کہ حضورؓ علاج کے لیے امریکہ تشریف لے جائیں۔ اس غرض کے لئے ایک معقول رقم بھی جماعت نے حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کی۔ احباب جماعت کی اس استدعا پر مجلس مشاورت میں مشورہ کے بعد حضور نے استخارہ فرمایا اور رضائے الٰہی پاکر حضور نے یورپ تشریف لانے کا فیصلہ فرمایا۔

یاد رہے کہ 1954ء میں حضورؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور آلۂ قتل خنجر کی نوک ٹوٹ کر حضورؓ کی گردن میں رہ گئی تھی جس کی وجہ سے حضورؓ کی صحت متاثر ہونے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ اس دورہ کی غرض تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ حضور پر ہونے والے قاتلانہ حملہ کے باقی ماندہ اثرات پر یورپ کے ماہرین طب سے مشورہ کرنا بھی شامل تھا مگر حضورؓ کا اصل مقصد بہرحال تبلیغِ اسلام ہی تھا جیسا کہ اس سفر سے واپسی پر حضورؓ نے اس دورہ کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا تھا:

''حضرت مسیح موعود نے غالباً 1904ء یا 1905ء میں کہا تھا کہ ع آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا کے کسی انسان کے واہمہ اور خیال میں بھی تبلیغ اسلام نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس وقت کچھ اشتہار لکھ کر بھیجے اور بعض نے وہ اشتہار پڑھے بھی۔ لیکن اس سے زیادہ اُس وقت کوئی تبلیغ نہیں تھی۔ بعد میں ہمارے مشن بیرونی ممالک میں قائم ہوئے اور کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا مگر یہ بات بھی ایسے ہی تھی جیسے پہاڑ کھودنے کے لیے ہتھوڑا مارا جاتا ہے۔ ہتھوڑا مارنے سے دو تین انچ پہاڑ تو کھد سکتا ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پہاڑ کھودا گیا ہے۔ بے شک ہم اس بات پر خوش ہو سکتے ہیں کہ پہاڑ کھودنے کا کام شروع ہو گیا ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کھودا بھی گیا ہے۔ لیکن اس سفر میں میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب نشان دیکھا کہ یورپ کے بعض اچھے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں وہی باتیں جو پہلے اسلام کے خلاف سمجھی جاتی تھیں اب اس کی صداقت کا ثبوت سمجھی جانے لگی ہیں''۔ (خطبات محمود جلد 36 صفحہ 121)

اسی ضمن میں حضورؓ مزید فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں اسلام کی طرف رغبت پیدا کر دی ہے اب ہمیں ان کی اس رغبت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ فصل تو تیار ہے صرف اس کے کاٹنے والے چاہییں۔ اگر تم اس فصل کے کاٹنے والے بن جاؤ تو تم دیکھو گے کہ سارا یورپ ایک دن اسلام کی آغوش میں آ جائے گا۔ اس وقت مشکل یہ ہے کہ غلّہ کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ مگر بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ غلّہ تمہارے لیے ہی رکھا ہوا ہے اور تم ہی اس فصل کے کاٹنے والے ہو۔ جو مسائل حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں پیش کیے تھے آج یورپین دنیا انہی مسائل کی طرف آ رہی ہے اور وہ اسلام کی فوقیت اور اس کی برتری کو تسلیم کر رہی ہے''۔ (خطبات محمود جلد 36 صفحہ 129)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس دوسرے سفرِ یورپ کے لیے مع افرادِ قافلہ 23 مارچ 1955ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور یورپ میں پانچ ماہ قیام فرمانے کے بعد 26/اگست 1955ء کو لندن سے سوئٹزرلینڈ تشریف لائے اور وہاں سے عازمِ سفر ہو کر 5/ستمبر کو بخیریت واپس کراچی پہنچ گئے۔ اس سفر کے دوران حضورؓ دو بار جرمنی بھی تشریف لائے۔ پہلی بار حضورؓ نے 15/جون سے 18 جون تک اور پھر دوسری بار 25/جون سے 29 جون تک جرمنی میں قیام فرمایا۔ (الفضل 15 جولائی 1955ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اس دورہ کی تفصیل حضورؓ کے ساتھ تشریف لائے ہوئے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مبلغ جرمنی مکرم چودھری عبداللطیف صاحب تحریر کرتے رہے جو روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع شدہ ہے۔ زیرِ نظر مضمون ان دو بزرگان کی مرتبہ رپورٹس کے علاوہ حضورؓ کے خطبات، ریویو آف ریلیجنز، ہمبرگ آرکائیو اور مقامی جرمن اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا مرقّع ہے جو یکجائی طور پر پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے۔

سرزمینِ جرمنی پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک قدم

حضرت مصلح موعودؓ کے دورہ جرمنی 1955ء کے حالات پر مشتمل یہ مضمون بنیادی طور پر مکرم عرفان احمد خان صاحب، ممبر کمیٹی نے دستیاب ریکارڈ کی مدد سے تیار کیا جس پر بعدازاں ممبران کمیٹی مکرم محمد انیس دیالگڑھی اور مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے بڑی محنت سے تحقیقی کام مکمل کیا ہے، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اگر کسی دوست کے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی معلومات ہوں تو براہ کرم تاریخ کمیٹی کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں، (صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

1955ء کا سال جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں نہایت ہی اہمیت کا حامل سال ہے کہ اس سال حضرت مسیح موعودؑ کے موعود فرزند اور اولوالعزم خلیفہؓ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے اِس سرزمین کو پہلی بار اپنے بابرکت قدموں اور ورودِ مسعود سے سرفراز فرمایا۔ یہ سال اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ اسی سال اگست میں ہمبرگ کے حکومتی محکمہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا بطور رجسٹرڈ ایسوسی ایشن باقاعدہ اندراج ہوا۔ اگرچہ اس سے قبل 1949ء میں بھی بطور مذہبی جماعت اندراج ہو چکا تھا تاہم 1955ء میں ہونے والی رجسٹریشن بطور e.V تھی[1]۔

اُس وقت جنگِ عظیم کو ختم ہوئے دس سال گذر چکے تھے اور جرمنی کے عوام جنگ عظیم کے صدمہ اور اثرات سے نکل کر بڑی تیزی سے اقتصادی، معاشی اور صنعتی میدان میں ترقی کی منازل طے کرنے لگے تھے۔ چنانچہ ایسے وقت میں مسیح موعودؑ کے موعود خلیفہ کا اس زمین پر ورود فرمانا یقیناً خدا کی تقدیروں میں سے ایک خاص تقدیر تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا جرمنی میں پہلی بار ورودِ مسعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 15 جون/ 1955ء کو آسٹریا سے جرمنی کے جنوبی صوبہ بائرن کے دوسرے بڑے شہر نیورن برگ میں شام چھ بجے وُرود فرما ہوئے۔ مبلغ سلسلہ چوہدری عبداللطیف صاحب اور مقامی صدر جماعت ڈاکٹر Karl Koller نے اَفراد جماعت کے ہمراہ حضورؓ کا پُر تپاک استقبال کیا[2]۔ یاد رہے کہ اُس وقت تک محترم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اور مکرم چودھری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کی کوششوں سے 15 نو مسلم مرد و خواتین پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی تھی جو سب کے سب اخلاص اور محبّت سے سرشار تھے[3]۔ اس شہر میں حضورؓ کی قیام گاہ سے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب یا چودھری عبداللطیف صاحب کی کسی رپورٹ میں ذکر نہیں مل سکا۔ تاہم مقامی جرمن اخبار Nürnberger Zeitung کے شمارے 16.06.1955 میں حضورؓ کے دورہ سے متعلق شائع ہونے والی خبر میں لکھا ہے کہ آپ ہوٹل

1- (غیر مطبوعہ ریکارڈ، فائل ہمبرگ آرکائیو)

2- (الفضل 19 جون 1955ء صفحہ اوّل)

3- (خود نوشت سرگزشت محترم چوہدری عبداللطیف صاحب صفحہ 25)

اوپر دی گئی تصویر: 15 جون 1955ء کو جماعت نیورن برگ کی طرف سے حضورؓ کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کا منظر

Der Kaiserhof Nürnberg کے اپارٹمنٹ 3 میں قیام پذیر ہیں، علاوہ ازیں ایک دوسرے مقامی جرمن اخبار Nürnberger Nachrichten کے 15 جون 1955ء کے شمارے میں شائع ہونے والی خبر میں بھی لکھا ہے کہ حضور شہر کے معروف ہوٹل Der Kaiserhof Nürnberg میں اپنی جماعت کے افراد سے خطاب فرمائیں گے۔

ہوٹل Der Kaiserhof نیورن برگ شہر کے مرکزی بازار میں Königstraße 39 پر واقع تھا۔ اِس وقت ہوٹل کی عمارت تو اگرچہ بعینہٖ قائم ہے تاہم یہ ہوٹل نہیں رہا بلکہ اِس میں مختلف دُکانیں اور ڈاکٹروں کے کلینک بن چکے ہیں۔ تاریخ کمیٹی جرمنی کے ایک ممبر نے وہاں جا کر ہوٹل کی اس عمارت کو دیکھا بھی ہے۔ وہاں ایک دکان کے مالک نے اِس سابقہ ہوٹل کے نقشہ کی تفصیل بھی بتائی۔

Kaiserhof Nürnberg کی عمارت جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دورۂ جرمنی جون 1955ء کے دوران قیام فرمایا

مجلس عرفان

اسی شام ہوٹل کے بڑے کمرے میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضورؓ نے احباب جماعت کے ساتھ جرمنی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تبادلہ خیال فرمایا[4]۔

حضورؓ کے یہاں وُرودِ مسعود کی مندرجہ ذیل خبر اُسی روز مقامی اخبار Nürnberger Nachrichten کے صفحہ 10 پر اس سرخی کے ساتھ شائع ہوئی:

پاکستان سے عظیم شخصیّت کی آمد

’مسلمانوں کے امام سفرِ یورپ پر‘

آج شام احمدیہ کمیونٹی جو اسلام میں ایک نئی تحریک ہے کے امام (خلیفہ) حضرت مرزا محمود احمد صاحب ربوہ پاکستان سے نیورن برگ پہنچ رہے ہیں۔ چھیاسٹھ سالہ خلیفہ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچ رہے ہیں اور جمعہ کو ہالینڈ اور انگلستان کے سفر پر تشریف لے جائیں گے۔ آپ جماعت کے صوبہ بائرن کے صدر ڈاکٹر Karl Koller کی دعوت پر تشریف لائے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے لئے امام عبداللطیف جو جرمنی جماعت کے انچارج ہیں کل سے ہی (ڈاکٹر کارل کولر) کے گھر (Melanchthonplatz 2) پہنچ چکے ہیں۔ کل شام سات بجے امام حضرت مرزا محمود احمد ہوٹل Kaiserhof میں نیورن برگ اور بائرن کے ممبران جماعت سے ملیں گے اور اسی طرح اسلامی تعلیمات سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے احباب سے بھی ملاقات کریں گے[5]۔

علاوہ ازیں اسی اخبار نے تین روز بعد ایک مرتبہ پھر تفصیلی خبر شائع کی جس کے ساتھ ایک بڑی تصویر بھی تھی جس میں حضورؓ کے ساتھ افراد قافلہ اور مقامی احباب کو دکھایا گیا۔ خبر کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

4- (الفضل 19 جون 1955ء)

5- Nürnberger Nachrichten 15. Juni 1955 seite 10

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نیورن برگ کے احباب سے ساتھ خطاب فرماتے ہوئے

امام کی نیورن برگ کے مسلمانوں سے ملاقات

ہوٹل Kaiserhof میں استقبالیہ،

محمدؐ کے پیروکار ایک مسجد کی تعمیر کا ارادہ رکھتے ہیں

لوکل مسلمانوں کی جماعت کے صدر ڈاکٹر کارل کولر Karl Koller نے کل ہوٹل Kaiserhof میں منعقدہ اپنے دوستوں کے ایک اجلاس میں بتایا کہ کہ نیورن برگ کے مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت نے Keßlerplatz میں ایک قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لیے حاصل کر لیا ہے۔ان کی تعداد نیورن برگ میں صرف 20 افراد پر مشتمل ہے اس کے علاوہ یہاں کے کچھ مسلمان پیروکار Weißenburg, Hilpoltstein اور صوبہ بائرن کے دیگر شہروں میں موجود ہیں جو کہ جماعت احمدیہ کے مرکزی مشن ہمبرگ کے ماتحت ہیں۔ احمدیہ مشن ایک اسلامی اصلاحی تحریک ہے۔جیسا کہ ہم پہلے بھی یہ بیان کر چکے ہیں کہ اس تحریک کے روحانی پیشوا حضرت مرزا محمود احمد، جن کا تعلق پاکستان سے ہے، آجکل اپنی یورپین جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ہوٹل Kaiserhof میں اس باوقار عمر رسیدہ شخصیت نے انگریزی میں ایک چھوٹا سے خطاب کیا۔اس سے پہلے انہوں نے آنکھیں بند کر کے کچھ دعائیہ کلمات پڑھے۔ان کی بیان کردہ اسلامی تعلیمات بہت سادہ ہیں۔مختصر یہ کہ ہم سب خداتعالیٰ کی مخلوق ہیں اس لیے ہمیں آپس میں محبت سے رہنا چاہیے اور لڑائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔جرمنی کا امام صاحب نے اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ان کے ہمراہ پاکستان سے آئے ہوئے اپنے مخصوص لباس میں ملبوس دیگر پیروکار بھی تھے (ایسے ملبوسات ہم اکثر ٹی وی خبروں میں ہی مشاہدہ کرتے ہیں)۔ان سب کا رویہ بہت شائستہ اور ایک ایسا پر اطمینان تھا جیسا کہ Karl May نے بھی مسلمانوں کے دین کا ایک بہت بڑا وصف بیان کیا ہے۔

علاوہ ازیں ایک دوسرے مقامی جرمن اخبار Nürnberger Zeitung کی اشاعت مؤرخہ 16 جون 1955ء میں حضورؓ کے اس دَورے کی خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی:

امام حضرت مرزا محمود احمد

امام حضرت مرزا محمود احمد، مسیح موعودؑ کے بیٹے اور منتخب خلیفہ جو کہ ربوہ پاکستان سے تشریف لائے ہیں کل شام سے ہوٹل Kaiserhof کے اپارٹمنٹ نمبر 3 میں مقیم ہیں۔ڈاکٹر Karl Koller صوبہ بائرن میں جماعت کے سربراہ، جن کی دعوت پر 66 سالہ امام نیورن برگ تشریف لائے ہیں اور جرمن جماعت کے

Hoher Besuch aus Pakistan

Imam der Moslems auf Europa-Reise

Heute abend trifft das Oberhaupt der Ahmadiyya, einer Erneuerungsbewegung des Islam, Imam Hazrat Mirza Mahmud Ahmad aus Rabwah (Pakistan) in Nürnberg ein.

Der 66jährige Imam (oder Kalif), der aus Italien und der Schweiz kommt und am Freitag nach Holland und England weiterreist, folgt damit einer Einladung des Leiters der bayerischen Gemeinden, Dr. med. Karl Koller. In seiner Wohnung am Melanchthonplatz 2 ist gestern, gewissermaßen als Herold für den Imam, bereits Abdul Latif, der Leiter der Mission für Deutschland, eingetroffen. Imam Hazrat Mirza Mahmud Ahmad wird morgen abend um 19 Uhr im Hotel „Kaiserhof" seine Nürnberger und bayerischen Glaubensbrüder, auch ernsthafte Interessenten für die Lehre des Islam, zu einer Aussprache empfangen.

Nürnberger Nachrichten 15 Juni 1955 Seite 10

Imam besucht Nürnbergs Moslems

Empfang im „Kaiserhof" – Die Anhänger Mohammeds planen Errichtung einer Moschee

Daß die kleine Gemeinde der Nürnberger Freunde des Islam am Keßlerplatz bereits ein Ruinengrundstück zur Errichtung einer Moschee erworben hat, verriet der Leiter der Anhänger Mohammeds, Dr. Karl Koller, auf einer Zusammenkunft seiner Freunde im Hotel „Kaiserhof".

Sie sind nur etwa zwanzig Personen in Nürnberg, daneben bestehen kleine Gruppen mohammedanischer Anhänger in Weißenburg, Hilpoltstein und anderen bayerischen Städten. Sie stehen unter dem Schutz der in Hamburg ansässigen Ahmadiyya-Mission, die so etwas wie eine Erneuerungs-Bewegung des Islam darstellt. Ihr geistiges Oberhaupt, Imam Hazrat Mirza Mahmud Ahmad aus Pakistan, befindet sich — *wie wir bereits berichteten* — auf einer Inspektionsreise durch die europäischen Gemeinden des Islam. Im Hotel „Kaiserhof" hielt dieser ehrwürdige alte Mann eine kurze Ansprache in Englisch, nachdem er vorher mit geschlossenen Augen einen frommen Spruch als Einleitung gesungen hatte. Seine vorgetragene Glaubenslehre war recht einfach. Sie lautet kurz so: Wir sind alle Kinder eines Gottes, darum sollten wir uns alle lieben und nicht bekämpfen! Für Deutschland fand der Imam freundliche Worte der Anerkennung.

Mit ihm waren noch andere Anhänger aus Pakistan in ihren (uns höchstens aus der Wochenschau bekannten) eigenartigen Trachten erschienen. Sie alle benahmen sich leise und unauffällig und von jener freundlichen Gelassenheit, die schon Karl May als bestes Zeichen mohammedanischer Glaubensleute beschrieben hat.

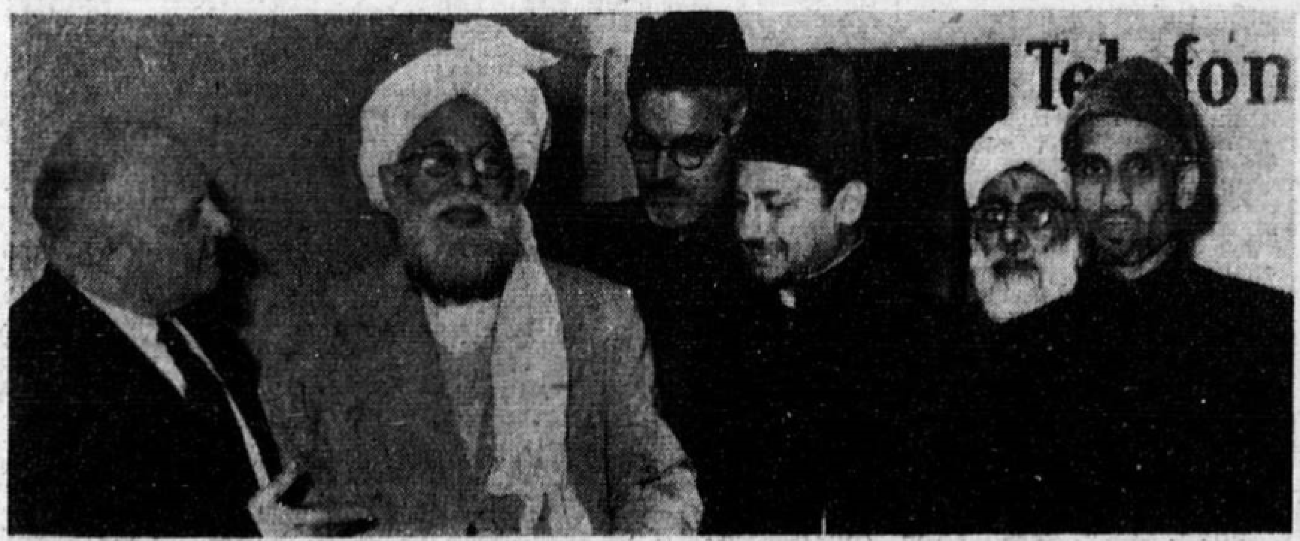

Der 66jährige Imam (mit weißem Turban) im Kreis seiner Glaubensgenossen: links der Leiter der bayerischen Gemeinden, Dr. Koller, ganz rechts der Leiter der ständigen Mission in Hamburg, Abdul Latif. Photos: Gerardi (3), Ulrich (2)

Nürnberger Nachrichten 18.06.1955 Seite 9

ترجمہ: چھیاسٹھ سالہ امام (سفید پگڑی میں ملبوس) اپنے پیروکاروں کے ساتھ۔ بائیں جانب بائرن کی جماعتوں کے صدر ڈاکٹر کولر Koller اور انتہائی دائیں جانب ہمبرگ میں مشن کے مرکزی سربراہ

سربراہ عبداللطیف نے اپنے مذہبی راہنما کا ایک باادب السلام علیکم سے استقبال کیا جس کے بعد وہ اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ امام جو کہ چار باپردہ خواتین، اپنے بیٹے اور پرائیوٹ سیکرٹری کے ساتھ تشریف لائے ہیں، اپنے دورۂ یورپ کے دوران دو دن نیورن برگ میں ٹھہریں گے۔ اب تک وہ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ میں رک چکے ہیں۔ آج شام سات بجے ہوٹل Kaiserhof میں اپنے احباب جماعت اور شہری انتظامیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ کے بعد وہ ہالینڈ اور انگلستان کی جانب مزید سفر اختیار کریں گے، شاید اسی جوش وخروش سے جیسا کہ یہاں ان کی آمد پر ہوا۔ نیورن برگ کے ہوٹل کے ملازمین نے بھی ان مہمانوں کی آمد پر غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا، حالانکہ وہ سال بھر کئی بین الاقوامی زائرین کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

امام بطور ایک مشرقی مذہب کے راہنما کے یورپی روایات پر عمل نہیں کرتے۔ وہ پنڈت نہرو کی طرح سفید شلوار اور سوتی کپڑے کی سفید پگڑی نیز ایک کالی اچکن زیب تن کرتے ہیں۔ ان کے سامان میں جو کہ محض دو چھوٹے سوٹ کیس پر مشتمل ہے، خاص طور پر کچھ قالین ہیں جو نماز پڑھنے یا بیٹھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ بات ہوٹل پر کام کرنے والے ایک لڑکے نے بتائی جو یہ سامان کمرہ میں چھوڑنے گیا تھا۔

ڈاکٹر Karl Koller جن کا اسلامی نام محمد سعید ہے یعنی سعادت مند اور امام کے جرمن قاصد عبداللطیف جنہوں نے امام کے لیے تمام انتظامات کیے، اپنے مذہب کے مقصد اور امام کے مقام کو مزید کھول کر بیان کیا۔ حضرت احمد جو کہ امام صاحب کے والد محترم تھے اور 1835ء تا 1908ء ربوہ (اخبار نے پوری معلومات نہ ہونے کی بنا پر قادیان کی بجائے ربوہ لکھ دیا) میں مقیم رہے، کا مقام اسلام میں اور ایسا ہی ہے جیسا کہ Luther کا پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نزدیک۔ وہ ایک اصلاحی تحریک کے بانی تھے، جس کو آج ان کے بیٹے آگے چلا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جرمنی بھر میں تقریباً 50 ممبران ہیں، جن میں سے

20 نیورن برگ میں رہتے ہیں۔ Dr.Koller کو اس بات پر بڑی خوشی ہے کہ امام نے نہ تو مشن کے مرکز ہمبرگ اور نہ ہی Schwetzingen کی لال مسجد کا دورہ کیا بلکہ نیورن برگ کو ان پر ترجیح دی۔ ''یہ میری زندگی کا سب سے اہم دن ہے'' انہوں اس وقت کہا جب وہ امام کو السلام علیکم ''آپ پر سلامتی ہو'' کہہ کر استقبال کر رہے تھے۔

16/جون 1955ء

آج صبح گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ Erlangen یونیورسٹی طبّی معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، مکرم چودھری عبداللطیف صاحب، نَو مسلم بھائی مکرم عبداللہ ہوفر صاحب اور محترم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب بھی حضورؓ کے ہمراہ تھے۔ نیورن برگ سے قریباً بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ارلانگن شہر کی اس طبّی یونیورسٹی میں شعبہ اعصابی امراض کے نگران اور مشہور ماہر ڈاکٹر Fritz Flügel[6] نے حضورؓ کا معائنہ کیا۔ معائنہ کی رپورٹ میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ حضورؓ کی طبیعت اب بہتر ہے۔ طبّی معائنہ کے بعد ایک بجے کے قریب حضورؓ مع افراد قافلہ واپس نیورن برگ میں اپنی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ کھانے سے فارغ ہوکر حضورؓ کچھ دیر کے لیے بازار تشریف لے گئے۔ چار بجے حضورؓ نے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا فرمائی اور مقامی نَو مسلم دوستوں کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ پھر کچھ دیر کے لیے بازار تشریف لے گئے۔

اسی روز سات بجے شام مقامی نَو مسلم احمدیوں کے ساتھ ضروری میٹنگ تھی جس کے لئے ہوٹل کے ایک چھوٹے ڈائننگ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں حضورؓ کے ہمراہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب بھی شریک ہوئے۔ دیگر شاملین میں نیورن برگ کے 15 مرد اور عورتیں احمدی نَو مسلم اور افراد قافلہ تھے۔ اس میٹنگ میں نیورن برگ اور جرمنی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اس دوران ان احباب جماعت کی طرف سے نہایت اخلاص کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا، انہوں نے بڑے جوش سے اس شہر میں مسجد کی تعمیر کا منصوبہ حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا۔[7]

حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ فرمودہ 9 ستمبر 1955ء بمقام کراچی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جرمنی میں ایک شہر کی جماعت نے کہا کہ اگر ہمیں مبلغ مل جائے اور مسجد کے لیے زمین خرید کر دے دی جائے تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ اگلے چھ ماہ میں کئی سو احمدی مسلمان اس شہر میں پیدا ہوجائیں گے اور ایک دو سال میں ہزار دو ہزار ہوجائیں گے۔ وہاں ایک احمدی عرب موجود تھا[8] انہوں نے کہا کہ فی الحال اس کو یہاں مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ مَیں نے اس کو وہاں مقرر کر دیا۔ پھر مَیں نے پوچھا کہ زمین کے لیے کتنی رقم کی ضرورت ہے؟ مَیں اپنے ملک پر قیاس کرکے سمجھتا تھا کہ وہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ مانگیں گے مگر انہوں نے کہا کہ ہمیں صرف دو ہزار مارک دے دیں۔ مَیں نے کہا کہ یہ دو ہزار مارک تو مَیں اپنی جیب سے بھی دے دوں گا تم اس کے متعلق تسلی رکھو۔ مجھے صرف یہ بتادو کہ عمارت کے لیے کتنا روپیہ لوگے؟ وہ فوراً بول اُٹھے کہ عمارت کے لیے ہم آپ سے ایک پیسہ بھی نہیں لیں گے۔ سارا کام ہم اپنے ہاتھ سے کریں گے۔ آپ ہمیں صرف دو ہزار مارک دے دیں تا کہ ہم زمین خرید لیں۔ اس کے بعد اس پر عمارت ہم خود بنالیں گے۔ یہ چیز ایسی ہے جو سارے جرمنی میں پائی جاتی ہے''۔[9]

ان نو احمدی احباب جماعت سے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں بیان فرمائے:

WIR TRAFEN IN DER STADT:

مرزا بشیر الدین محمود احمد

Imam Hazrat Mirza Mahmud Ahmad

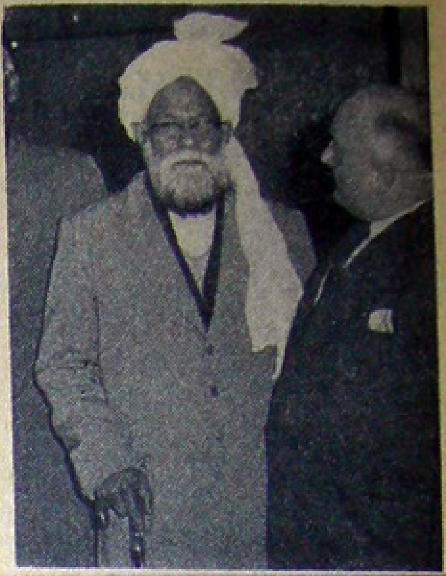

Der Imam mit Dr. Koller (rechts)

Imam Hazrat Mirza Mahmud Ahmad, Sohn und rechtmäßig gewählter Nachfolger des „verheißenen Messias" der Ahmadiyya-Mission des Islams aus Rabwah/Pakistan wohnt seit gestern nachmittag im Appartement 3 des „Kaiserhofes".

Dr. med. Karl Koller, der Leiter der bayerischen Gemeinden, auf dessen Einladung der 65jährige Imam nach Nürnberg als seinem einzigen Aufenthaltsort in Deutschland kam, und Abdullatif, Leiter der Mission in Deutschland, begrüßten das Oberhaupt ihrer Religion mit ehrfürchtigem „Salem-Aleikum", ehe es sich in seine Zimmer zurückzog.

Der Imam, der in Begleitung von vier verschleierten Frauen, seinem Sohn und seinem Privatsekretär ankam, hat sich für Nürnberg zwei Tage seiner Europareise reserviert. Bisherige Stationen waren Italien und die Schweiz. Nach einem Empfang für seine Gemeindeglieder und Vertreter der Stadtverwaltung heute abend 19 Uhr im Kaiserhof wird er nach Holland und England weiterreisen. Vermutlich mit nicht weniger Aufsehen, als gestern bei seiner Ankunft. Denn selbst Nürnbergs Hotelleute, die doch im Laufe des Jahres Gäste aus aller Herren Länder aufnehmen, hatten für diesen Besuch mehr Interesse als gewöhnlich.

Der Imam verschmäht es nämlich als Oberhaupt einer orientalischen Religion europäische Sitten anzunehmen. Er reist wie Pandit Nehru in weißen Beinkleidern, weißen Turban aus feinstem Batist und dem typischen dunklen hochgeschlossenen Mantel, den Achkam. Zu seinem Gepäck, das sich für eine Europareise auf zwei kleine Handköfferchen beschränkt, gehören vor allem Teppiche „Zum Sitzen oder Beten", äußerte ein Hotelboy, der eben diese orientalischen Requisiten in den ersten Stock getragen hatte.

Dr. Karl Koller, der übrigens als Moslem den Vornamen Mohammed Said — „Der Gesegnete" trägt, und Abdullatif, der als deutscher „Herold" für den Imam alle Vorbereitungen traf, erklärten noch etwas genauer den Sinn dieser Religion und die Stellung des Imam in dieser Bewegung. Ahmad Hazrat, der Vater des Imam, der von 1835 bis 1908 in Rabwah lebte, hat für den Islam etwa die gleiche Bedeutung wie Luther für das evangelische Christentum. Er wurde der Initiator einer Erneuerungsbewegung, die sein Sohn heute fortführt. Die Ahmadiyya-Mission hat heute in der Bundesrepublik rund 50 Gläubige, darunter allein 20 in Nürnberg. Dr. Koller ist besonders froh, daß der Imam weder den Hauptsitz der deutschen Mission, Hamburg, noch die „rote Moschee" in Schwetzingen einem Besuch in Nürnberg vorgezogen hat. „Dies ist der bedeutendste Tag in meinem Leben", meinte er, nachdem er dem Imam sein „Salem Aleikum" — „Friede mit Euch" entboten hatte.

Nürnberger Zeitung 16.06.1955 Seite 9

6- Der Nervenarzt March 2006 p.350

7- روزنامہ الفضل ربوہ، 29 اگست 1955ء
8- محمد ترکی صاحب آف تیونس مراد ہیں
9- (خطباتِ محمود جلد 36 صفحہ 127)

جماعت نیورن برگ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضورؓ احباب سے محو گفتگو۔ حضورؓ کے بائیں جانب ڈاکٹر کولر اور بائیں طرف مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بیٹھے ہیں

”سب ہی اخلاص رکھتے ہیں مگر چند ایک تو نہایت مخلص ہیں۔ یعنی ڈاکٹر سعید کولر، مسٹر عبداللہ ہوفر، مسٹر محمد ترکئی[10] ان کا اخلاص اور محبّت دیکھ کر پاکستان کے مخلص احمدی یاد آجاتے ہیں۔ اس میٹنگ میں نیورن برگ میں مسجد بنانے کا سوال بھی زیرِ بحث آیا۔ نَو مسلم بھائیوں نے حضورؓ سے درخواست کی کہ ہمیں مسجد کے لیے زمین خرید دی جائے۔ اس پر حضورؓ نے پوچھا کہ مسجد بنانے پر کیا خرچ آئے گا؟ تو وہ کہنے لگے ہم خود اپنے ہاتھوں سے مسجد بنائیں گے۔ اللہ اللہ! ان لوگوں میں توحید کی ایسی محبت۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو تقویت بخشے اور اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین[11]“۔

حضورؓ کے اعزاز میں استقبالیہ

16 جون آٹھ بجے شام اسی ہوٹل میں مقامی نو مسلم بھائیوں اور جرمنی کے مبلغ چودھری عبداللطیف صاحب کی طرف سے حضورؓ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں نَو مسلم بھائیوں کے علاوہ کچھ معززینِ شہر اور اخباری نمائندے بھی مدعو تھے۔ 35 کے قریب حاضری تھی۔ پہلے ڈاکٹر سعید کولر صاحب نے کھڑے ہو کر حضورؓ کا تعارف کروایا اور حضورؓ کو خوش آمدید کہا۔ پھر حضورؓ نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی جس کا ترجمہ جرمن زبان میں مکرم چودھری عبداللطیف صاحب نے کیا۔ حضورؓ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضورؓ کو جرمنی آنے کا بہت شوق تھا کیونکہ جرمن قوم میں ایک خوبی ہے کہ باوجود لڑائیوں کی تباہی کے یہ قوم پھر بہت جلد ترقی کی طرف بڑھتی ہے۔ حضورؓ کی ایک خواب کی بناء پر جرمن قوم اسلام کی طرف جلد آئے گی[12]۔

حضورؓ نے پاکستان واپسی پر ایک خطبہ جمعہ میں جرمن قوم کے محنتی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”قاضی فیملی کے ایک نوجوان جو قاضی محمد اسلم صاحب کے بھتیجے ہیں وہاں تعلیم کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ مَیں نے ان کے پاس جرمن قوم کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بڑے محنتی ہیں۔ وہ کہنے لگے مَیں ابھی جرمنی سے آرہا ہوں۔ وہاں مَیں جس مکان میں رہتا تھا اس کی کھڑکی سے مَیں روزانہ یہ نظارہ دیکھتا تھا کہ سامنے ایک بلڈنگ گری پڑی ہے۔ وہ اسے بنانے کے لیے اکٹھے ہو جاتے اور دوسرے دن شام کو مَیں دیکھتا تو وہ چھتوں تک پہنچی ہوئی ہوتی۔ اور یہ سارا کام محلہ والے بغیر ایک پیسہ مزدوری لیے کرتے تھے۔ مَیں نے خود ہمبرگ دیکھا۔ وہاں چودہ لاکھ کی آبادی ہے اور امیرانہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہنے والے لوگ ہیں۔ مگر ایک عمارت بھی مجھے ٹوٹی ہوئی نظر نہیں آئی۔ اس کے مقابلہ میں انگلستان میں بمباری سے صرف چند ہزار مکان ٹوٹا تھا مگر اب بھی وہ اسی طرح گرا پڑا ہے“[13]۔

تقریر کے بعد اخباری نمائندے حضورؓ سے ملاقات اور باتیں کرتے رہے اور نَو بجے کے قریب یہ تقریب ختم ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہی۔ ساڑھے نَو بجے کے قریب جب کھانا کھانے کے لیے بیٹھے تو حضورؓ کو ضعف کی شکایت محسوس ہوئی چنانچہ حضورؓ فوراً ہی اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ دراصل حضورؓ کو آج دن بھر کی مصروفیت کی وجہ سے بہت کوفت

10- محمد ترکئی صاحب غیر ملکی ہیں۔ تیونس کے رہنے والے ہیں اور نیورن برگ میں آباد ہو گئے ہیں۔
11- روزنامہ الفضل ربوہ، 29 اگست 1955ء

12- (روزنامہ الفضل ربوہ، 29 اگست 1955ء)

13- خطبات محمود جلد 36 صفحہ 127-128

ہوگئی تھی جس کی وجہ سے طبیعت میں بہت گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ دوائیں وغیرہ دی گئیں اور دو گھنٹے کے بعد حضورؓ کی طبیعت اچھی ہوئی اور حضورؓ سو گئے[14]۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے معالج خصوصی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کی سوانح حیات "ایازِ محمود" میں سے ایک اقتباس دلچسپی کا باعث ہوگا، لکھا ہے:

"جب حضور 1955ء میں بغرض حصول طبی مشورہ یورپ تشریف لے جا رہے تھے تو سفر سے دس بارہ روز قبل حضور کو علم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب (یعنی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب) کا پاسپورٹ تیار نہیں کرایا گیا۔ اس پر حضور سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اگر ان کا پاسپورٹ نہ بنا تو مَیں بھی نہیں جاؤں گا خواہ میرا دو لاکھ روپیہ بھی کیوں نہ خرچ ہو گیا ہو۔ سفر پر روانگی کے وقت قافلہ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ سیدھا لندن گیا جن میں حضور کے گھر کے افراد اور ڈاکٹر صاحب تھے''۔

"دوسرا قافلہ جس میں حضور کے ہمراہ سیّدہ اُمِ متین صاحبہ، صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ، سیّدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا)، صاحبزادہ مرزا ڈاکٹر منور احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ اور چودھری محمد ظفر اللہ صاحب تھے۔ یہ افراد قافلہ 28 اپریل کو دمشق اور وہاں سے روم پھر جنیوا اور وہاں سے 08 مئی کو زیورخ پہنچے جہاں حضور نے معائنہ اور علاج کروانا تھا۔ اور لنڈن ڈاکٹر صاحب کے نام ارشاد بھجوا دیا کہ 08 مئی تک زیورخ پہنچ جائیں''۔

"حضور نیورن برگ جرمنی میں دو تین روز کے لیے قیام پذیر تھے کہ ایک روز حضور کی طبیعت رات کو بہت خراب ہوگئی آپ اس وقت مردانہ پارٹی میں بیٹھے کھانا کھانے لگے تھے اور ابھی کھانا شروع ہی ہوا تھا کہ حضور نے آپ کو اپنے کمرے میں بلا لیا اور اپنی گھبراہٹ اور بے چینی کی شکایت کی۔ جب آپ نے حضور کو دیکھ لیا اور دوائی دے دی تو فرمایا کہ آپ اسی کمرہ میں پاس ٹھہریں اور ان کا بستر فرش پر لگوا دیا۔ چونکہ آپ نے اس وقت کھانا چکھا بھی نہ تھا اس لیے بیرہ دو مرتبہ آپ کو کھانے کے لیے بلانے آیا لیکن آپ حضور کو چھوڑ کر نہ گئے۔ آخر کچھ دیر کے بعد بیرے سے کہہ دیا کہ میرا کھانا برآمدہ میں رکھ دو اگر موقع ملا اور حضور کو نیند آ گئی تو میں کھا لوں گا ورنہ خیر۔ آپ فرماتے ہیں کہ بارہ بجے کے قریب مجھے کھانا کھانے کا موقع مل گیا۔ جبکہ حضور کو نیند آ گئی اور باقی تمام رات آپ نے حضور کے پاس سوتے جاگتے گزاری۔ آپ فرماتے ہیں کہ اُس وقت مجھے سمجھ آیا کہ حضور مجھے کیوں اس قدر اصرار کے ساتھ سفر پر لائے تھے[15]۔

14- (روزنامہ الفضل ربوہ، 29 اگست 1955ء)

جرمنی میں تیسرا روز: 17/جون 1955ء

گزشتہ رات حضورؓ کی طبیعت بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہوگئی تھی تاہم صبح تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے بحال ہوگئی تھی۔ نَو بجے کے قریب حضورؓ مع قافلہ نیورن برگ سے ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت ڈاکٹر سعید کولر صاحب (صدر جماعت نیورن برگ) اور مسٹر محمد ترکیؒ[16] بھی الوداع کہنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ دونوں نے نہایت محبّت سے حضورؓ کے ساتھ معانقہ کیا۔ قافلہ میں چودھری عبداللطیف صاحب بھی شامل تھے جبکہ مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ جو پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے، اپنی علالت کے باعث حضور کے ارشاد پر واپس زیورخ چلے گئے۔ ساڑھے دس بجے کے قریب ایک شہر Kitzingen میں داخل ہوئے۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ میں ٹھہر کر حضور نے کافی پی۔ اس موقع پر حضورؓ کی شخصیت سے متاثر ہو کر ایک مقامی شخص نے حضورؓ سے دستخط بھی ایک کارڈ پر لیے۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب قافلہ سڑک کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں کھانے کے لیے ٹھہرا۔

اس روز جرمنی کا ایک قومی تہوار تھا جس کی وجہ سے ریسٹورنٹ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہجوم کی وجہ سے حضور کی طبیعت کچھ خراب ہوئی۔ لہٰذا جلد جلد کھانے سے فارغ ہو کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ سوا تین بجے کے قریب جرمنی کے اہم شہر فرانکفرٹ میں

15- (ایازِ محمود صفحہ 249)

16- (حضورؓ نے انہیں باقاعدہ مبلغ بھی مقرر فرمایا تھا بحوالہ سالانہ بجٹ 1956/57 و ریکارڈ تبشیر ربوہ فائل 55، صفحہ 69)

مبارک ہے ترا جانا مبارک ہے ترا آنا

نسیم صبح گاہی یہ نوید جانفزا لائی
مبارک ہو گلستانِ محمدؐ میں بہار آئی

مرے محمود کر کے کانفرنس لنڈن سے آتے ہیں
بڑھے گا پھر بفضلِ حق تعالیٰ دینِ بیضائی

یہ سُن کر اک تلاطم سا اُٹھا دریائے ہستی میں
صبا نے یہ مسرّت کی خبر ہر سمت پھیلائی

عروس گُل کا چہرہ شبنم افشانی نے چمکایا
کھلی کلیاں ہنسے غنچے چمن کی روح لہرائی

گئے تھے سفر یورپ کو کہ صحت برقرار آئے
مگر دم سے مریضانِ محبّت نے شفا پائی

مبارک ہے ترا جانا مبارک ہے ترا آنا
ترے ہر گام سے ظاہر ہے اعجازِ مسیحائی

تری سیرت نے شیدا کر لیا ہے ایک عالم کو
تری صورت نے دُنیا کی رگوں میں برق دوڑائی

ترے قدموں میں دم توڑے شکوہِ قیصری آ کر
ترے کپڑوں سے ڈھونڈے خیر و برکت شانِ دارائی

زہے ہم سُست گاموں کو دلایا شوق منزل کا
زہے گم کردگانِ راہ کی یہ ہمّت افزائی

جہاں فرطِ عقیدت میں در و دیوار جھوم اُٹھے
وہاں طبعِ رسا اخترؔ مری بھی رقص میں آئی

از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ

Bonn کے نزدیک Bad Godesberg میں واقع ہوٹل Rheinland جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے دورۂ جرمنی کے دوران ہالینڈ جاتے ہوئے 17 جون 1955ء کو ایک رات قیام فرمایا

داخل ہوئے۔ یہ شہر بہت بڑا اور خوبصورت ہے اور امریکہ کی فوج (Occupation Army) کا مرکز ہے۔ فرانکفرٹ سے گزرتے ہوئے آگے روانہ ہوئے۔ ساڑھے چار بجے کے قریب آٹو بان کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں حضورؓ نے چائے پی اور آگے روانہ ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے کے قریب قافلہ دریائے رائن کے کنارے واقع شہر پیٹرزبرگ Petersburg میں داخل ہوا۔ یہاں سے دریا کا پُل عبور کیا اور شہر Bonn میں داخل ہوئے۔ یہ شہر مغربی جرمنی کا دارالحکومت تھا۔ اس شہر میں سے گذرتے ہوئے قافلہ باڈ گوڈس برگ Bad Godesberg شہر میں داخل ہوا جو بون شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جگہ رہائش کا انتظام مکرم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک دوست کی معرفت ہوٹل Rheinland میں کروایا ہوا تھا [17]۔ شام سوا چھ بجے قافلہ اس ہوٹل میں پہنچا۔ اسی مقام پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع اہل و عیال اور مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب بھی جو لنڈن سے آئے ہوئے تھے حضورؓ کے ساتھ قافلہ میں شامل ہو گئے۔ پونے آٹھ بجے کے قریب دو نو مسلم بھائی کولون سے حضور کو ملنے آئے۔ کولون یہاں سے قریباً پچاس کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ حضور کچھ دیر ان سے باتیں کرتے رہے۔ ساڑھے آٹھ بجے افراد قافلہ نے کھانا کھایا اور ان نو مسلم بھائیوں نے بھی ساتھ ہی کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہو کر یہ لوگ اجازت لے کر واپس چلے گئے [18]۔

مذکورہ دونوں نو مسلم بھائیوں کے بارے میں علم نہیں ہو سکا کہ وہ کون خوش قسمت تھے البتہ حضورؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 1956ء میں ایک احمدی کا ذکر فرمایا ہے شاید یہ ان دونوں میں سے ایک ہو، حضور فرماتے ہیں:

"اسی طرح کولون جرمنی میں ایک احمدی تھے جن کا نام مبارک احمد شولر تھا۔ وہ اس سال فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی وجہ سے وہاں کی جماعت ختم ہو گئی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں اور کچھ اِس فتنہ کے بدلے میں جو اب کھڑا کیا گیا ہے، ہمیں بعض نئی جماعتیں عطا فرمائی ہیں،، [19]۔

علاوہ ازیں 1956ء کی بیعتوں میں مندرجہ ذیل دو نام ملے ہیں جن کے ساتھ کولون کا پتہ درج ہے۔

1. K. Leist
2. Frank Mannfried Franke [20]

ممکن ہے کہ یہی دوست حضورؓ سے ملنے آئے ہوں اور اس وقت تک انہوں نے بیعت تو نہ کی ہو البتہ زیرِ تبلیغ ہوں۔

18 / جون 1955ء

18 / جون 1955ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب باڈ گوڈز برگ (Bad Godesberg) سے ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب نے یہاں سے حضورؓ کو الوداع کیا۔ پاکستانی ایمبیسی کے کارکن مسٹر شوکت علی بھی روانگی کے وقت موجود تھے۔ انہی کی معرفت مکرم چودھری صاحب نے ہماری رہائش کا اس ہوٹل میں انتظام کروایا تھا، فجزاھم اللہ احسن الجزاء [21]۔

حضورؓ کا قافلہ کولون شہر کے پاس سے ہو کر گزرا اور سوا بارہ بجے کے قریب جرمنی کے سرحدی شہر ایمرش Emmerich پہنچا [22]۔ ایمرش کے ایک ریسٹورنٹ میں حضورؓ نے مع افرادِ قافلہ کھانا تناول فرمایا۔ کھانے سے فارغ ہو کر پونے تین بجے کے قریب یہاں سے روانہ ہوئے۔ دس منٹ کے بعد ہی جرمنی ہالینڈ کی سرحد آ گئی۔ یہاں پاسپورٹ وغیرہ دکھانے کے بعد حضورؓ پہلی بار ہالینڈ میں داخل ہوئے اور پانچ بجے کے قریب ہیگ میں ورود فرما ہوئے [23]۔

حضور کے اس سفر جرمنی کے لیے دو کاریں خریدی گئی تھیں ایک ہمبر Humbor دوسری فوکس واگن مائیکرو بس۔ حضورؓ کی گاڑی مختلف احباب کو چلانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن میں سے دو کے نام معلوم ہو سکے ہیں، ایک مسٹر کالبے جن کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے تھا اور دوسرے جرمن نژاد نو مسلم احمدی بھائی مکرم خالد فنک صاحب (Khalid Fink) تھے [24]۔ ایک تیسرے صاحب کا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جرمنی سے واپس جا کر اپنے خطبہ میں اس طرح سے ذکر فرمایا ہے:

چونکہ قرآنِ کریم کے تراجم یورپ میں شائع ہو چکے ہیں، اس لئے لوگ جب ان کو پڑھتے ہیں تو بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارا ڈرائیور ایک جرمن مسٹر سٹوڈر تھا، اس نے بھی قرآن کا ترجمہ پڑھا ہوا تھا۔ ایک دن ہم ڈاکٹر کے ہاں جا رہے تھے کہ وہ کہنے لگا حضرت صاحب! مَیں نے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔ میں نے کہا پوچھو۔ کہنے لگا میں نے قرآن پڑھا ہے۔ اس میں بڑی اچھی باتیں ہیں [25]۔

17- اس ہوٹل کی عمارت 1912ء میں تعمیر ہوئی تھی ایک صدی سے زائد عرصہ تک استعمال کے بعد اکتوبر 2022ء میں بطور ہوٹل متروک ہو چکی ہے۔

18- روزنامہ الفضل 29 اگست 1955ء صفحہ 3

19- خطبات محمود جلد 37 صفحہ 499

20- (غیر مطبوعہ ریکارڈ تاریخ احمدیت جرمنی، فائل ابتدائی بیعت فارم، فہرست از وکالت تبشیر ربوہ)

21- روزنامہ الفضل 29 اگست 1955ء صفحہ 3

22- اس شہر سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر Isselburg کے مقام پر جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق ملی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری 2007ء میں فرمایا۔

23- روزنامہ الفضل یکم ستمبر 1955ء صفحہ 3 (اس طرح حضورؓ کا پہلا دورۂ جرمنی مکمل ہوا)

24- (الفضل 18 جون 1955ء)

25- (الفضل 16 اکتوبر 1955ء صفحہ 4)

مرتّبہ: عرفان احمد خان، ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جرمنی میں دوسری بار ورودِ مسعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نیورن برگ (جرمنی) میں چند روزہ قیام کے بعد ہالینڈ تشریف لے گئے تھے، وہاں بھی چند دن قیام کے دوران تبلیغ اسلام کی مہم کا جائزہ لینے کے بعد ایک مرتبہ پھر جرمنی تشریف لائے۔ اس مرتبہ آپ بذریعہ ہوائی جہاز ہمبرگ تشریف لائے اور چار دن ہمبرگ میں قیام فرمانے کے بعد وہیں سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ واپس تشریف لے گئے۔ اس دوران حضورؓ کی مصروفیات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

25 جون 1955ء

حضورؓ 25 جون کو بذریعہ ہوائی جہاز مع افرادِ قافلہ (حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہؒ، حضرت سیّدہ مہر آپاؒ صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ، محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ و بیٹی، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب) ہمبرگ تشریف لائے۔ حضورؓ ہیگ سے 56 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایمسٹرڈم Amsterdam کے ہوائی مستقر سخیپول Schiphol سے سوا تین بجے KLM کمپنی کے دو انجنوں والے کانوئیر جہاز (Convair) کے ذریعے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضورؓ نے جہاز میں بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی۔ اس اجتماعی دعا میں الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے دوست بھی باہر کھڑے شامل ہوئے۔ ہوائی جہاز نے سوا تین بجے پرواز کی اور ساڑھے چار بجے کے قریب ہمبرگ کے ہوائی مستقر پر حضورؓ کا جہاز اترا۔ اُس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے جہاز کی سیڑھی پر حضورؓ کو سہارا دے کر اُترنے میں مدد کی۔ محترم چودھری عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ کی قیادت میں مقامی جرمن نواحمدیوں مکرم عبدالکریم ڈنکر صاحب (Dunker) مع اہلیہ، مکرم عبدالحمید ڈنگر صاحب (Dünger) اور ایک پاکستانی دوست مکرم محمود الٰہی صاحب اِستقبال کے لیے موجود تھے۔ حضورؓ کا استقبال کرتے ہوئے مسٹر اور مسز ڈنکر نے حضورؓ کی خدمت میں پھول پیش کیے اور حضورؓ کو انتظار گاہ میں لے گئے۔ یہاں سے سامان لینے، پاسپورٹ دکھانے اور کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر حضورؓ مع افراد قافلہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر پانچ بجے اپنی قیام گاہ Hotel Europäischer Hof پہنچے جہاں دیگر احبابِ جماعت (جرمن نواحمدی) پذیرائی کے لئے موجود تھے۔ حضورؓ کے لئے اس ہوٹل کی چوتھی منزل پر کمرہ نمبر 447 مخصوص تھا[1]۔

1- (یہ ہوٹل Kirchenallee 45, 20099 Hamburg پر ہمبرگ کے بڑے ریلوے اسٹیشن کے سامنے واقع ہے۔ اس کی تعمیر 1925ء میں ہوئی تھی اور اس کا شمار جرمنی کے بڑے پرائیویٹ ہوٹلوں میں ہوتا ہے) (روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ 15 جولائی و یکم ستمبر 1955ء)

اوپر دی گئی تصویر: اپنے اعزاز میں دیئے گئے سرکاری استقبالیہ کے لیے ٹاؤن ہال ہمبرگ پہنچنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے استقبال کا منظر

حضرت مصلح موعودؓ کا بے تکلّف اور سادہ انداز

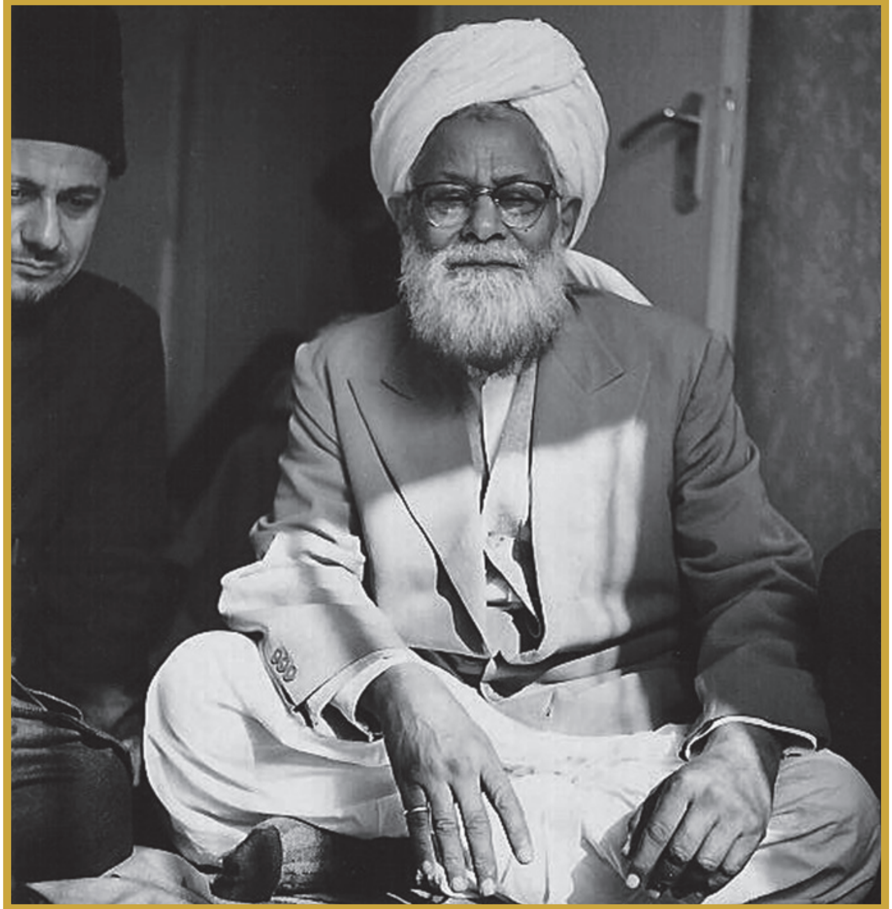

ہمبرگ میں اپنی قیام گاہ Hotel Europäischer Hof میں احباب سے گفتگو کرتے ہوئے

حضورؓ کی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہوٹل پہنچنے کے بعد اپنے کمرے میں تشریف لے گئے اور نصف گھنٹہ کے بعد ملاقات کے کمرہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں پہلے ہمبرگ کے ایک فوٹو جرنلسٹ مسٹر Helmuth Pirath[2] نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حضورؓ کا انٹرویو لیا اور متعدد فوٹو بنائے۔ چنانچہ ہمبرگ کے مقامی اخبارات میں یہ تصاویر اور حضورؓ کے دورہ کی خبریں بھی شائع ہوئیں۔ اس انٹرویو کے بعد حضورؓ نے نماز ظہر وعصر پڑھائی جس میں تمام موجود احباب شامل ہوئے۔ نمازوں کے بعد ایک گھنٹہ تک حضورؓ پُرنور احباب جماعت سے مشن کے استحکام سے متعلق تبادلۂ خیالات فرماتے رہے اور بعض دیگر ضروری امور کے علاوہ ہمبرگ میں مسجد کی تعمیر کے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی۔

2- Pirath مشہور صحافی اور فوٹو گرافر تھا، اس کی تصویر کو اگلے سال یعنی 1956ء میں "عالمی پریس فوٹو" کا ایوارڈ ملا تھا۔

بعد ازاں سات بجے شام کھانے کے لیے حضورؓ تمام افرادِ قافلہ کے ساتھ مبلّغ سلسلہ محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں حضورؓ نے محترم چودھری صاحب کے اہل خانہ اور بچوں کو خصوصی شفقت سے نوازا۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضورؓ نو بجے کے قریب واپس ہوٹل تشریف لائے۔

(الفضل 15 جولائی 1955ء و الفضل یکم ستمبر 1955ء)

26 جون 1955ء

ابتداء میں ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورہ یورپ کا ایک مقصد تفصیلی طبّی معائنہ بھی تھا۔ چنانچہ اس سے قبل سوئٹزرلینڈ کے بعد جرمنی کے شہر نیورن برگ میں بھی اعصابی امراض کے ماہرین حضورؓ کا معائنہ کر چکے تھے، ہمبرگ میں تشریف آوری پر بھی دو مختلف ماہر ڈاکٹروں نے حضورؓ کا معائنہ کرنے کی سعادت پائی۔

ہمبرگ میں پہلا طبّی معائنہ

چنانچہ 26 جون بروز اتوار صبح دس بجے حضورؓ طبّی معائنہ کے لیے ہمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر Dr. H. Pette کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، ڈاکٹر دھاون صاحب[3] اور محترم چودھری عبداللطیف صاحب حضورؓ کے ہمراہ تھے۔ پروفیسر مذکور نے حضورؓ کا مکمل معائنہ کیا اور حضورؓ کی صحت کی ترقی کی رفتار پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا، الحمدللہ۔

طبّی معائنہ کے بعد واپس تشریف لا کر حضورؓ نے کچھ آرام فرمایا، ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے کھانے کے لیے ہوٹل کے ریسٹورنٹ میں گئے۔ جہاں ایک علیحدہ کمرے میں حضورؓ اور اہل خانہ کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد Kiel سے آئے ہوئے محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے زیر تبلیغ ایک جرمن مسیحی دینیات کے استاد جناب ٹلٹاک صاحب سے ملاقات فرمائی۔ پھر Hannover سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست مسٹر امین سے نصف گھنٹہ تک گفتگو فرمائی۔ موصوف اچھے فوٹو گرافر تھے چنانچہ انہوں نے حضورؓ کی بہت سی تصاویر بھی بنائیں۔

جناب ٹلٹاک صاحب نے اُسی روز دوسری ملاقات کے دوران بیعت کرنے کی خواہش کی جس پر حضورؓ پُرنور نے ان سے بیعت لی۔ بیعت لینے کے بعد حضورؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ غالباً مجھ کو ہمبرگ اس لیے لایا تھا کہ آپ میرے ہاتھ پر اسلام قبول کریں۔ حضورؓ نے ان کا اسلامی نام زبیر تجویز فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال ان کی بیعت مخفی رکھی جائے مگر جب بیعت کے بعد حضورؓ ساتھ والے کمرے میں نمازیں پڑھانے تشریف لے گئے جہاں دوسرے نَو مسلم بھائی بیٹھے تھے تو یہ پروفیسر صاحب بھی نمازوں میں شامل ہوئے۔ اس طرح ان کا مسلمان ہو جانا سب پر ظاہر ہو گیا[4]۔

3- ڈاکٹر دھاون ہندوستانی ڈاکٹر ہیں اور 26 سال سے جرمنی میں کام کر رہے ہیں۔ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات ہیں۔ یہ ڈیرہ اسماعیل خان فرنٹیئر کے باشندے ہیں۔

4- موصوف بعدازاں ربوہ بھی گئے اور تعلیم و تربیت کے لئے کچھ عرصہ وہاں رہے لیکن

میں تشریف لے گئے۔ اور محترم مرزا منوّر احمد صاحب کو فرما گئے کہ سب دوستوں کو چائے پلائی جائے۔ چنانچہ سب دوستوں نے ریسٹورنٹ کے ایک کمرے میں جاکر چائے نوش کی جس کے بعد سب دوست گھروں کو چلے گئے۔ چھ بجے کے قریب حضورؓ مع افراد قافلہ سیر کے لیے موٹروں میں گئے۔ پہلے ہمبرگ کی بندرگاہ گئے جہاں دریا کے نیچے ایک سرنگ ہے جس میں سے موٹریں گزرتی ہیں، قافلہ کی موٹریں بھی اسی میں سے گذریں۔ بعدازاں حضورؓ ازراہ ذرّہ نوازی شام کے کھانے کے لیے مع قافلہ محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور اپنی محبّت اور شفقت سے نوازا۔ کھانے سے فارغ ہوکر واپس ہوٹل آگئے۔ اس طرح آج کے پروگرام مکمل ہوئے۔ (الفضل 15 جولائی و 2 ستمبر 1955ء)

27 جون 1955ء

آج صبح نو بجے ہمبرگ یونیورسٹی کے ایک بڑے سرجن ڈاکٹر (Junker) کو دکھانے جانا تھا۔ مگر ان کا فون آگیا کہ ساڑھے بارہ بجے آئیں کیونکہ انہیں ضروری کام پیش آگیا ہے۔ چنانچہ اس وقت حضورؓ خریداری کے لیے تشریف لے گئے اور کئی ایک ضروری اشیاء خرید فرمائیں اس کے بعد ہوٹل تشریف لائے اور Hildesheim شہر سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست مسٹر سعید Kretzschmar سے ملاقات فرمائی۔[5]

ٹاؤن ہال ہمبرگ میں استقبالیہ

حضورؓ کی بلند پایہ شخصیّت کے پیشِ نظر آج ہمبرگ کی صوبائی حکومت کی طرف سے ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس استقبالیہ میں شمولیت کے لئے حضورؓ پونے گیارہ بجے ٹاؤن ہال (Rathaus) تشریف لے گئے۔ یہاں وزیر بحالیات وتعمیرات مسٹر Josef von Fisenne اور گورنمنٹ کے سیکرٹری جنرل مسٹر Jess نے حضورؓ سے ملاقات کی۔ حضورؓ نے ان سے بیس منٹ تک گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر

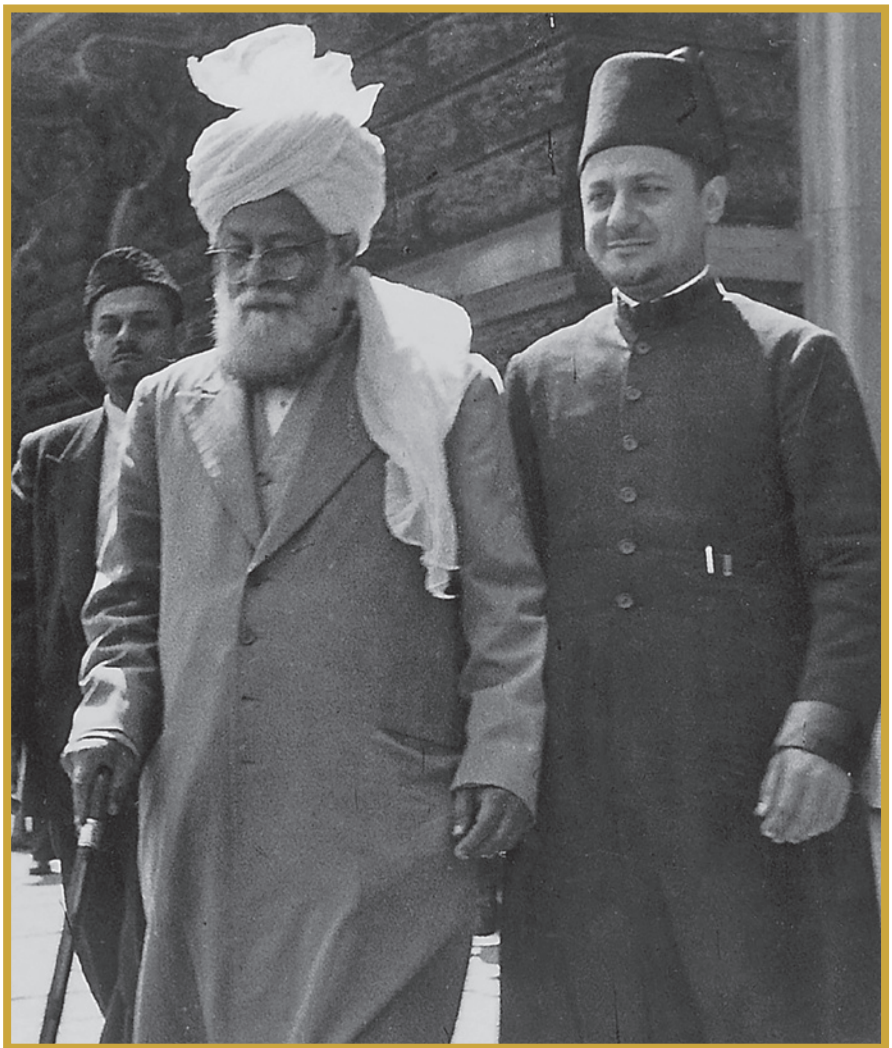

حضرت مصلح موعودؓ ٹاؤن ہال ہمبرگ میں استقبالیہ کے لیے تشریف لے جاتے ہوئے،
حضورؓ کے بائیں طرف مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب جبکہ پیچھے مکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب

اسی روز Conti press کا ایک نمائندہ بھی حضورؓ سے ملاقات کے لیے آیا اور بہت سے فوٹو لیے۔ علاوہ ازیں آج کی مصروفیات میں ہمبرگ کے ایک نامور جرمن مستشرق ڈاکٹر Abel کے ساتھ ایک اہم ملاقات بھی شامل تھی۔ موصوف خصوصی طور پر حضورؓ سے ملاقات کے لیے آئے اور نصف گھنٹہ تک حضورؓ ان سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے۔ بعد میں حضورؓ نے ان کی زبان دانی کی تعریف فرمائی۔

ان ملاقاتوں سے فارغ ہونے کے بعد حضورؓ نماز کے لیے تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں، اس موقع پر مقامی احمدیوں نے بھی حضورؓ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ نمازوں کے بعد حضورؓ قریباً ایک گھنٹہ احباب میں رونق افروز رہے، اور مقامی احمدیوں سے مختلف امور کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ ان دوستوں کے لئے حسبِ ضرورت جرمن میں ترجمہ محترم چودھری عبداللطیف صاحب کرتے رہے۔ حضورؓ نے دیگر امور کے علاوہ مسجد کی تعمیر کے بارہ میں پھر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور جلد از جلد زمین کے حصول کی تاکید فرمائی۔ اس موقع پر ہنوفر سے آئے ہوئے ایک احمدی دوست نے حضورؓ کے بہت سے فوٹو لیے، موصوف پریس فوٹوگرافر تھے۔

ایک پاکستانی دوست مکرم محمود علی صاحب کچھ عرصہ سے بسلسلہ تجارت جرمنی میں تھے اور مبلغ سلسلہ مکرم چودھری صاحب سے اچھا تعلق رکھتے تھے، نے بھی اسی موقع پر حضورؓ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سب ملاقاتوں سے فارغ ہوکر سوا پانچ بجے حضورؓ اپنے کمرے

5- موصوف سعید صاحب نہایت مخلص احمدی تھے جنہوں نے 1955ء میں بیعت کی تھی اور 1985ء میں وفات تک نہایت اخلاص کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے، چندوں میں باقاعدہ تھے اور جماعتی پروگراموں کے لئے دوسو کلومیٹر کا سفر کر کے شامل ہوا کرتے تھے، ان کا تفصیلی ذکرِخیر اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2021ء کے شمارے میں پڑھا جا سکتا ہے۔

افسوس کہ موصوف نے بعدازاں ایک خط کے ذریعہ جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی اور وجہ یہ بتائی کہ ان کے احمدی ہونے کا علم ہو جانے سے انہیں چرچ نے ان کی ملازمت میں توسیع نہیں کی۔

ہمبرگ میں احباب جماعت کے ساتھ مجلس عرفان کے دوران حضورؓ کے دائیں طرف محترم چودھری عبداللطیف صاحب اور بائیں جانب عبدالکریم ڈنکر صاحب

Conti press کے نمائندہ نے کثرت سے فوٹو لیے۔ جو ہمبرگ کے دو روزنامہ اخبارات میں اب تک شائع ہو چکے ہیں۔ اس استقبالیہ میں حضورؓ کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم میر داؤد احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب گئے۔ ٹاؤن ہال کے دروازے پر ہمبرگ حکومت کے وزیر بحالیات وتعمیرات نے حضورؓ کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ حکومت کے سب سے بڑے ڈائریکٹر آف ریلیجن Director of religion تھے۔ حضورؓ کو بڑے کمرہ میں بٹھایا گیا۔ اور وزیر موصوف نے ہیمبرگ حکومت کی طرف سے حضورؓ کے ہمبرگ شہر میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہا جس پر حضورؓ نے فرمایا:

"مجھے بھی جرمنی اور ہمبرگ آنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور جرمن قوم میں زندگی کے آثار دیکھ کر حضورؓ بہت متاثر ہوئے ہیں کہ کس طرح باوجود جنگ میں تباہ ہوجانے کے اس قوم نے کتنی جلدی ترقی کر لی ہے اور یہی چیز قوموں کی زندگی کی علامت ہے''۔

اس پر وزیر موصوف نے دلی خوشی کا اظہار کیا اور حضورؓ سے درخواست کی کہ حضورؓ پھر زیادہ وقت کے لیے ہیمبرگ تشریف لائیں۔ اس سرکاری استقبالیہ کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے ہمبرگ کی ایک روزنامہ اخبار Hamburger Anzeiger نے اپنی اشاعت مؤرخہ 28 جون میں حضورؓ کی اس تقریر اور ہمبرگ گورنمنٹ کی طرف سے استقبالیہ کا ذکر ایک نہایت اچھے فوٹو کے ساتھ حسبِ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

''امیر المومنین ٹاؤن ہال میں''

''احمدیہ جماعت کے امام حضرت میرزا محمود احمد صاحب کو کل ٹاؤن ہال میں Minister von Fisenne (تصویر میں دائیں طرف) نے خوش آمدید کہا۔ 66 سال کی عمر کے امیر المومنین نے کل جماعت کی طرف سے دی ہوئی دعوت چائے کے موقع پر بیان کیا کہ ربوہ کی تعمیر کس طرح 1950ء میں مخالف حالات میں ہوئی ایک بے آب وگیاہ گاؤں سے کس طرح یہ ایک بڑا شہر بنا جس میں اب مختلف کالج اور مشنری کالج تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسلام صلح اور امن کا مذہب ہے اور عالمگیر طاقت کو قائم کرنے کے اصول پیش کرتا ہے اس لیے اسلام یورپ کے لیے مناسب حال مذہب ہے اور خاص طور پر جرمنی کے لیے عالمگیر مذہب ہونے کی بنا پر اسلام کا مستقبل جرمنی میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی روح جرمنی میں زندہ ہے۔ احمدیہ جماعت کا جرمنی میں مرکز ہمبرگ ہے اور اس کے تبلیغی مشن مختلف ممالک میں موجود ہیں۔

اس کے علاوہ اخبار Hamburger Abendblatt کی 28 جون 1955ء کی اشاعت میں صفحہ نمبر 3 پر شائع ہونے والی خبر کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

''جماعت احمدیہ کے سربراہ خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب تین روز کے دورے پر ہمبرگ تشریف لائے ہیں، گزشتہ روز ٹاؤن ہال میں سینیٹر Josef von Fisenne نے خوش آمدید کہا۔ خلیفہ جن کی عمر 66 سال ہے کا تعلق

ربوہ پاکستان سے ہے۔ان کے جرمنی میں رہنے والے 150 ممبران کا سنٹر ہمبرگ میں ہے۔وہ پُرامید ہیں کہ ان کے ممبران کی تعداد جرمنی میں بڑھ جائے گی‘‘۔

جرمنی بھر کی بیسیوں اخبارات میں حضورؓ کی آمد کی خبر کم وبیش مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوچکی ہے۔

اسلامی خلیفہ بطور مہمان

’’ہمبرگ میں حضرت میرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ تین روز کے لیے بطور مہمان تشریف لائے۔ان کا ایک خطاب امیرالمومنین بھی ہے۔66سال کی عمر کے خلیفہ ربوہ پاکستان سے آئے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیٹے بھی ہیں۔ہمبرگ گورنمنٹ کے ایک وزیر Minister von Fisenne (ان صاحب کا نام Josef von Fisenne تھا جو ہمبرگ میں بحالیات وتعمیرات کے نگران تھے،ناقل) نے انہیں ٹاؤن ہال میں خوش آمدید کہا۔‘‘اکثر اخبارات نے یہ خبر حضورؓ کی فوٹو کے ساتھ شائع کی ہے۔اس استقبالیہ کا ذکر حضورؓ نے اپنے ایک خطبہ میں یوں فرمایا:

’’جرمنی میں جب گورنمنٹ نے مجھے ریسپشن Reception دیا تو ہمارے تمام ساتھیوں کے ساتھ ایک ایک وزیر بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا۔ان کے ملک میں یہ دستور ہے کہ جو کام سب سے زیادہ اہم ہو، جس وزیر کے سپرد ہو اُسی کو پرائم منسٹر سمجھا جاتا ہے۔چونکہ یہ ریسپشن Reception میری خاطر تھا اس لیے انہوں نے جس وزیر کو میرے ساتھ بٹھایا وہ وزیرِ تعمیرات تھا۔پہلے تو مجھے اس پر تعجب ہوا مگر پھر انہوں نے بتایا کہ چونکہ آج کل ہم سب سے زیادہ زور تعمیر پر خرچ کر رہے ہیں اور ہمارے ملک کی طاقت کا بیشتر حصہ تعمیرات پر صَرف ہو رہا ہے اس لیے اب وزیر تعمیرات ہی ہم میں سے سب سے بڑا وزیر سمجھا جاتا ہے۔وہ باتوں باتوں میں پوچھنے لگے کہ جماعت کی کتنی تعداد ہے اور آپ کے کتنے مشن اس وقت قائم ہیں؟ جب انہیں بتایا گیا کہ ہماری اتنی تعداد ہے اور اس قدر مشن ہیں تو انہوں نے تعجب کے ساتھ کہا کہ جماعت

ٹاؤن ہال ہمبرگ میں حضورؓ کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کی خبر،اس موقع پر سینیٹر Josef von Fisenne نے حضورؓ کا استقبال کیا

„Fürst der Gläubigen“ im Rathaus empfangen

Das Oberhaupt der islamischen Ahmadiyya-Bewegung, Kalif Hazrat Mirza Mahmud Ahmad (links), wurde gestern von Senator von Fisenne (rechts) im Rathaus empfangen. Der 56jährige „Fürst der Gläubigen“, der als der „verheißende Messias“ verehrt wird, schilderte bei einem Empfang im Europäischen Hof, wie das jetzige Hauptquartier der Bewegung „Dabwah“ in Pakistan im Jahre 1950 gegründet wurde. Von einem Dorf mitten in einer Wüste hat es sich zu einer Großstadt mit Höheren Schulen und einem Seminar der Moslems entwickelt. Der Islam sei die Religion des Friedens und der Brüderlichkeit und deshalb auch die richtige für Europa und für Deutschland, erklärte Hazrat Mirza. Als echte internationale Religion versucht sie jetzt in Deutschland Eingang zu finden und Gläubige für den Islam zu gewinnen. Der Geist des Islams ist auch in Deutschland lebendig, erklärte der Fürst. Die Ahmadiyya-Bewegung, deren Hauptsitz in der Bundesrepublik Hamburg ist, unterhält Missionen in allen Ländern

Hamburger Anzeiger 28.06.1955 Seite 4

Glaubensfürst im Rathaus

Kalif Hazrat Mirza Mahmud Ahmad, das Oberhaupt der islamischen Ahmadiyya-Bewegung, der Hamburg einen dreitägigen Besuch abstattet, wurde gestern von Senator Jo von Fisenne im Rathaus empfangen. Der „Fürst der Gläubigen", wie der 66jährige Gast aus Rabwah in Pakistan, genannt wird, erklärte, er hoffe, daß sich seine Bewegung in Deutschland ausbreite. Schon seien 150 Deutsche dazu übergetreten. Deutsches „Glaubenszentrum" ist Hamburg.

Hamburger Abendblatt 28.06.1955 Seite 3

اس سے زیادہ مشن کیوں نہیں کھولتی؟ مَیں نے انہیں بتایا کہ اب ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے مشنوں کو بڑھائیں اور اس بارہ میں جلد کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔غرض جرمنی میں اسلام کی اشاعت کا ایک وسیع میدان پایا جاتا ہے اور ان میں اسلام کی طرف رغبت اور شوق کا احساس نظر آتا ہے''۔

(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 126)

مشہور سرجن کے ہاں طبّی معائنہ

اس غیر معمولی پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضورؓ ہمبرگ کے مشہور سرجن Prof. Dr. Junker سے مشورہ کے لیے تشریف لے گئے۔ پروفیسر مذکور نے ایکسرے فوٹو دیکھنے اور گردن میں جہاں ڈیڑھ سال قبل چاقو سے زخم لگا تھا، وہاں ہڈی کے پاس چاقو کی نوک دیکھی۔ ایکسرے دیکھنے کے بعد کہا کہ اس کا نکالنا ٹھیک نہیں کیونکہ بہت کانٹ چھانٹ کرنی پڑے گی جو ان کے نزدیک درست نہیں۔ چونکہ چاقو کی یہ نوک کوئی تکلیف نہیں دے رہی اور آئندہ اس کا کوئی خطرہ بھی نہیں لہٰذا اِسے اسی طرح رہنے دیا جائے۔ اس سے حضورؓ پُر نور کی تسلی ہوگئی۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ دوبارہ آپریشن کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس ملاقات کا ذکر حضورؓ اپنے خطبہ میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پھر ان کی ہمّتیں ایسی بلند ہیں کہ ایک جرمن ڈاکٹر سے مَیں نے وقت مقرر کیا۔ جب مَیں وہاں پہنچا تو وہ جگہ جو ہسپتال کی یونیورسٹی تھی، وہاں بم گرنے کی وجہ سے اس مسجد کے برابر شگاف پڑے ہوئے تھے اور اندر صرف دو ٹوٹی ہوئی کرسیاں اور ایک رَدّی سی چارپائی رکھی تھی اور اِنہیں ٹوٹی ہوئی کرسیوں پر ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر کام کر رہے تھے۔ مَیں جب گیا تو ایک ادنیٰ سی کرسی پر انہوں نے مجھے بھی بٹھا دیا۔ مگر ان کے چہروں پر اس قدر بشاشت تھی کہ وہ رپورٹ پڑھتے جاتے اور ہنستے جاتے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے ہاں کوئی شادی کی تقریب ہے۔جس ڈاکٹر نے میرا معائنہ کرنا تھا وہ اس وقت 135 میل دور کسی اور مقام پر کسی ضروری آپریشن کے لیے گیا ہوا تھا اور چونکہ میرے ساتھ وقت مقرر تھا اس لیے وہ وہاں سے موٹر دوڑاتے ہوئے پہنچا اور کمرہ میں آتے ہی بغیر سانس لیے اس نے میرا معائنہ شروع کر دیا۔ اگر کوئی ہمارا آدمی ایسے موقع پر آتا تو وہ پہلے یہی کہتا کہ 'ساہ تے لین دیو' یعنی پہلے مجھے سانس تو لینے دو پھر میں معائنہ بھی کرتا ہوں مگر اس نے بغیر سانس لیے میرا معائنہ شروع کر دیا۔ اور پھر جب ہم نے اسے فیس دینا چاہی تو اس نے فیس لینے سے انکار کر دیا۔ دوسری دفعہ ہم نے اس کے سیکرٹری سے کہا کہ فیس لے لی جائے۔ اس نے فون کیا تو جرمن ڈاکٹر نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ مَیں ایک دفعہ جو کہہ چکا ہوں کہ مَیں نے فیس نہیں لینی۔ اس کے بعد ہم نے اپنے جرمنی کے مبلغ سے کہا کہ تم اسے جاکر کہو کہ ہم اتنی دور سے یہاں علاج کرانے کے لیے ہی آئے ہیں۔ اس لیے آپ اپنی فیس لے لیں۔ مگر اس نے پھر یہی کہا کہ یہ مذہبی آدمی ہیں اس لیے مَیں نے ان سے فیس نہیں لینی۔ پندرہ بیس منٹ اس کے ساتھ جھگڑا رہا مگر اس نے فیس نہیں لی''۔

(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 128)

سرجن کو دکھانے کے بعد حضورؓ ہوٹل آئے اور یہاں سے مستورات کو لے کر مسٹر عبدالکریم ڈنکر صاحب کی دعوت میں شامل ہونے کے لیے تشریف لے گئے۔ ڈنکر صاحب نے بندرگاہ پر دریا کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں حضورؓ کی دعوت کا انتظام کیا گیا تھا پونے دو بجے کے قریب حضورؓ مع افراد قافلہ وہاں پہنچے اور نہایت خوشگوار ماحول میں کھانا تناول فرمایا۔ اس سے فارغ ہوکر تین بجے کے قریب واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ یہاں نَو مسلم بھائی حضورؓ کے منتظر تھے۔ چنانچہ حضورؓ نے ان کے ساتھ نماز ظہر وعصر باجماعت ادا فرمائیں اور کافی دیر تک بیٹھے ان سے گفتگو فرماتے رہے۔

مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ

اسی روز شام کے ساڑھے سات بجے اسی ہوٹل میں حضورؓ کے اعزاز میں ہمبرگ کی جماعت کی طرف سے ایک استقبالیہ کا انتظام تھا جس میں احمدی احباب کے علاوہ ہمبرگ کے بعض سرکردہ مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ پریس کے نمائندے بھی شامل ہوئے اور انہوں نے فوٹو بھی لیے۔ مکرم عبدالکریم صاحب ڈنکر نے حضورؓ کی خدمت میں مقامی جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضورؓ کو ہیمبرگ تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور اپنی دلی خوشی کا اظہار کیا اور احباب سے حضورؓ کو متعارف کرایا۔ اس استقبالیہ کے جواب میں حضورؓ نے کھڑے ہوکر ایک خاص ولولہ اور روحانی کیفیت کے ساتھ نصف گھنٹہ تک تقریر انگریزی میں فرمائی۔ جس میں احمدی احباب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ربوہ مرکزِ احمدیت کی تعمیر کی تفاصیل بیان فرمائیں کہ کس طرح ایک بنجر علاقہ جس میں صرف تین خیمے ابتداء میں لگائے گئے تھے، خداتعالیٰ نے ایک پُر رونق شہر بسا دیا۔ حضورؓ نے فرمایا ابتداء میں اس جگہ پینے کا پانی نام کو نہ تھا۔ اور وہاں کے پانی کو جب معائنہ کے لیے لاہور بھجوایا گیا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ پانی انسانوں کے لیے مضر ہے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ نے مجھے اس وقت الہاماً بتایا کہ یہاں میٹھا پینے کا پانی ضرور مہیا ہوگا اور اب وہاں خدائی وعدہ کے مطابق پینے کے پانی کی کمی نہیں۔ اور یہ خداتعالیٰ کے زندہ ہونے اور احمدیت کی صداقت کا بین نشان ہے۔ اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا۔ کہ جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور

انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کرلیا ہے۔حضورؓ نے فرمایا کہ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلدازجلد اسلام کو جو خود اسی روح کو بلند کرنے کے لیے تعلیم دیتا ہے، قبول کرے گی۔حضورؓ نے فرمایا کہ مَیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیرو کار ہوں۔جس نے دنیا میں اَمن اور رواداری کو قائم کرنے کی پوری کوشش کی اور اپنے مخالفین ''جنہوں نے مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا'' کو فاتح ہونے کی حیثیت میں کس طرح معاف کر دیا۔حضورؓ نے فرمایا کہ اسلام اس رواداری کی تعلیم کا حامل ہے۔اور اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔اسلام قومیت اور رنگ ونسل کی تمیز سے بالا ہے۔اور دنیا میں عالمگیر برادری اور اخوت کو قائم کرنے کے لیے زرّیں اصول پیش کرتا ہے۔

حضورؓ کی اس محبت بھری تقریر کا جرمن ترجمہ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب نے بعد میں کیا۔

ایک عراقی طالب علم کی کج بحثی

اس کے بعد مختلف لوگ حضورؓ سے ملتے اور باتیں کرتے رہے۔اسی دوران ایک عراقی لڑکا جو ہمبرگ میں طبّی تعلیم حاصل کر رہا تھا، حضورؓ سے ملنے آگیا اور فوراً ہی بحث شروع کر دی۔اور نہایت نامناسب الفاظ میں باتیں کرنے لگا۔جس پر اس کو وہاں سے اٹھادیا گیا۔ پھر اس استقبالیہ کے اختتام پر حضورؓ اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔

حضورؓ کے تشریف لے جانے کے بعد محترم عبدالکریم ڈنکر صاحب نے اس عراقی لڑکے سے پوچھا کہ تم نے کیوں اس وقت بحث شروع کر دی۔اس وقت معلوم ہوا کہ یہ لڑکا بغیر بلائے پارٹی میں شامل ہوا ہے اور اس کے پاس جماعت اسلامی کا لٹریچر بھی تھا۔اور یہ شرارت کی نیت سے وہاں آیا تھا۔ چنانچہ اس پر محترم ڈنکر صاحب نے اسے تنبیہ کی کہ اگر آئندہ کبھی بغیر بلائے ہمارے کسی پروگرام میں آئے تو تمہیں پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس واقعہ کا ذکر بھی حضورؓ نے اپنے ایک خطبہ میں اس طرح بیان فرمایا:

''مجھ سے ہمبرگ میں ایک مودودی طرز کا آدمی ملا۔وہ اپنے آپ کو عراقی کہتا تھا لیکن لوگوں نے بتایا کہ یہ ایک معجون مرکب کی قسم کا آدمی ہے۔ کبھی یہ اپنے آپ کو بہائی کہتا ہے اور کبھی مودودی۔اس نے ہمیں دھوکا دیا۔جب اسے بتایا گیا کہ مَیں بیماری کی وجہ سے مل نہیں سکتا تو وہ کہنے لگا کہ مَیں صرف مصافحہ کرنا چاہتا ہوں مگر پھر اس نے بحث شروع کر دی۔آخر جرمن لوگ اسے اٹھا کر لے گئے۔اور انہوں نے کہا کہ یہ ہماری دعوت تھی۔اس میں تم بغیر ہماری اجازت کے کیوں آئے؟ ہم ابھی پولیس کو اطلاع دیتے ہیں۔دوسرے دن وہاں کے ایک نَومسلم مجھ سے معافی مانگنے آئے۔ اورانہوں نے کہا کہ اس شخص کی وجہ سے آپ جرمن قوم کو بُرا نہ سمجھ لیں۔یہ ایشیائی تھا۔اس لیے اس نے یہ غلطی کی ہے۔اُس وقت میری بھی ایشیائی رَگ بھڑک اُٹھی اور مَیں نے کہا کہ بُرے آدمی ایشیا میں ہی نہیں ہوتے یورپ میں بھی موجود ہیں۔وہ کہنے لگے بے شک موجود ہیں۔مَیں صرف یہ کہنے آیا تھا کہ آپ کے دل میں ہمارے متعلق ناراضگی پیدا نہ ہو۔ہم آپ کو اپنا معزز مہمان سمجھتے ہیں۔اور یہ شخص جس نے غلطی کی ایشیائی تھا۔ مَیں نے کہا ایشیائی تو تھا مگر اس کی اپنی حرکات اسلامی تعلیم کے خلاف تھیں۔(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 130)

اسی روز رات کی گاڑی سے ایک نَومسلم احمدی دوست ہنوفر Hannover کے قریب مزدوری کرتے ہیں۔اور چند ماہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔حضورؓ کو ملنے آئے[6]۔ (روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ 2 ستمبر 1955ء)

28 جون 1955ء

آج ہالینڈ واپسی کا پروگرام تھا مگر ہمبرگ کی آب وہوا اور یہاں کے دوستوں کا اِخلاص دیکھ کرحضورؓ نے قیام ایک دن بڑھا دیا اور صبح کے وقت اپنی قیام گاہ پر ہی

6- یہ ذکر محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ڈائری میں ہے جبکہ اسی روز کی محترم چودھری عبداللطیف صاحب کی ڈائری میں صبح کے وقت محترم سعید کریچمر صاحب کی حضورؓ سے ملاقات کا ذکر ہے۔تاریخ کمیٹی جرمنی کی تحقیق کے مطابق یہ دو مختلف دوست نہیں ہیں بلکہ ایک ہی دوست مکرم سعید صاحب ہیں جو ہنوفر کے قریب رہتے تھے اور 1955ء میں احمدی ہوئے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے جو 27 جون کی ڈائری کے آخر پر لکھا ہے کہ وہ رات کی گاڑی سے آئے وہ درست نہیں لگتا۔موصوف دراصل 26 جون کی رات آئے ہوں گے اور اگلے روز صبح ان کی حضورؓ سے ملاقات ہوئی جیسا کہ محترم چودھری صاحب نے بیان کیا ہے۔

محمود میرا مصلح موعودؓ راہنما

زاہد کو اپنے زہد و ریاضت پہ ناز ہے
مجھ کو گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے

گر ہے ادائے ناز پہ ہر نازنیں کو ناز
عشّاق کو بھی جذبِ محبّت پہ ناز ہے

بُلبل کو اپنے نالۂ جاں سوز پر ہے ناز
گلہائے نَو بہار کو نکہت پہ ناز ہے

شیشہ دلِ حزیں کا ہوا اس سے چُور چُور
ہر برگِ گُل کو گرچہ نزاکت پہ ناز ہے

درویشِ بے نیاز کو ہے فقر پر ہی فخر
شاہوں کو اپنی ثروت و صولت پہ ناز ہے

دل مہبطِ فیوضِ محبّت ہے آج کل
اس دل پہ ناز ہے مجھے اُلفت پہ ناز ہے

گم کردہ راہ تھا راہ میں بھٹکا کہاں کہاں
اک راہنمائے حق کی رفاقت پہ ناز ہے

محمود میرا مصلح موعود راہنما
دُنیا کو آج جس کی قیادت پہ ناز ہے

یہ دَورِ خسروی کی سعادت زَہے نصیب
فخرِ رسل کے عہدِ خلافت پہ ناز ہے

دم ساز بن کے سوزِ محبّت میں کھو گیا
اس میٹھے میٹھے درد کی لذّت پہ ناز ہے

لائی ہے ساتھ عرش سے رحمت کے قافلے
لائق مری دُعا کو اجابت پہ ناز ہے

(برکت علی لائقؔ، الفضل ربوہ 19 فروری 1959ء)

دائیں طرف 1950ء کی دہائی میں لی گئی تصویر جبکہ بائیں طرف ہوٹل کی موجودہ شکل

حاضر ہونے والے احباب جماعت کے ساتھ ملاقات فرمائی جس میں جرمنی میں تبلیغ اسلام کے بارہ میں تفصیل سے گفتگو فرماتے رہے۔ان احباب نے ظہر وعصر کی نمازیں بھی حضورؓ کی اقتداء میں ادا کیں۔کھانے کے بعد مقامی نو مسلم دوست حضورؓ سے ملنے آئے۔جن کے ساتھ حضورؓ بہت دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔نماز ظہر وعصر حضورؓ نے دوستوں کے ساتھ باجماعت ادا فرمائی۔آج حضورؓ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔آج پہلے پہر حضورؓ باہر تشریف نہیں لے گئے تاہم شام کو کچھ دیر کے لئے سیر کی غرض سے باہر تشریف لے گئے۔مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنی اسی روز کی رپورٹ میں ہمبرگ کے پُر فضا ماحول کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’ہمبرگ شہر بہت خوبصورت ہے۔شہر کے اندر دو جھیلیں ہیں۔ایک بڑی ایک چھوٹی جن کو آلسٹر Alster کہتے ہیں۔یہ دونوں آپس میں ایک نہر کے ذریعہ ملی ہوئی ہیں اور پھر نہر کے ذریعہ دریائے ایلب سے ملی ہوئی ہیں‘‘۔

سیر کے بعد شام کے کھانے کے لیے ازراہِ ذرّہ نوازی مع اہل قافلہ مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 15 جولائی و 4 ستمبر 1955ء)

29 جون 1955ء

آج 29 جون بروز بدھ جرمنی میں حضور کے قیام کا آخری روز تھا، صبح سوا گیارہ بجے کے قریب حضورؓ مع قافلہ ہوٹل سے روانہ ہوئے اور پونے بارہ بجے ہوائی اڈہ پر پہنچے جبکہ جہاز نے ساڑھے بارہ بجے روانہ ہونا تھا۔الوداع کہنے کے لئے مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کے ساتھ مکرم عبدالکریم صاحب ڈنکر اور مکرم سعید Kretzschmar بھی ہوائی مستقر پر موجود تھے۔مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کوحضورؓ کے ہوائی جہاز میں اپنی سیٹ پر بیٹھ جانے تک ساتھ رہنے کی سعادت ملی۔آپ نے حضورؓ کا سامان جہاز کے اندر رکھوایا اور اس کے بعد حضورؓ سے رخصت حاصل کر کے جہاز سے اُترے۔ساڑھے بارہ بجے سے کچھ دیر بعد KLM کے جہاز نے پرواز کی۔اس وقت ہلکی بارش ہو رہی تھی۔جہاز پر حلال کھانے کا انتظام نہ تھا اس لیے سب افراد قافلہ نے صرف چائے پی۔اس کے پیشِ نظر جہاز کے کپتان نے ایمسٹرڈم وائرلیس کے ذریعہ مناسب کھانے کے انتظام کے لیے اطلاع کر دی۔ڈیڑھ گھنٹہ بعد حضورؓ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ایمسٹرڈیم وُرود فرما ہوئے، الحمدللہ۔(روزنامہ الفضل ربوہ 15 جولائی و 4 ستمبر)

مکرم چودھری عبداللطیف صاحب حضورؓ کے اس دَورے کی یادیں تازہ کرتے ہوئے اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں:

ہوٹل کا وہ کمرہ جہاں حضورؓ نے دورۂ ہمبرگ کے دوران قیام فرمایا

’’حضورؓ پُرنور نے اپنے مختصر عرصہ قیام میں خاکسار اور خاکسار کے اہل وعیال پر جو نوازشات فرمائیں۔اس سے نہ صرف ہم بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتیں حضورؓ کی ذرہ نوازیاں عنایات اور حسنِ سلوک کی یاد ہمارے قلوب سے محو نہیں ہوسکتی۔میں اپنے مولا کریم کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔جس نے اس عاجز کو زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اور پھر میرے مولا کی یہ عطا ہے کہ اس نے اپنے سلسلہ عالیہ کی خدمات باوجود کمزوریوں اور کوتاہیوں کے ایک حد تک سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر یہ خدا کا اور بھی فضل ہے کہ اس کے محبوب مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی فوج میں شامل ہوکر اسلامی خدمات کو حضورؓ پُرنور کی رائے میں کامیابی سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔حضورؓ پُرنور کی خدمت خاکسار نے مشن کی Guest book دستخطوں کے لیے پیش کی۔اس پر حضورؓ نے جو نوٹ درج فرمایا وہ انگریزی میں ہے۔اس کو من وعن نقل کرتا ہوں۔

Dear Abdul Latif,

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

your success in Germany is wonderful and miraculous.You have won the hearts of German people and this could not be

ہوٹل Europäischer Hof ہمبرگ کی انتظامیہ سے تاریخ کمیٹی جرمنی کی طرف سے ہوٹل اور بالخصوص اس کمرہ کی تصاویر کے لئے رابطہ کیا گیا تو ان کے آپریشن مینیجر کی طرف سے بخوشی اجازت دی گئی۔جس پر مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ نے خود اس ہوٹل میں پہنچ کر مطلوبہ تصاویر بنائیں جنہیں اخبار احمدیہ جرمنی کے اِسی صفحہ پر دیکھا جا سکتا ہے۔اس کے لئے تاریخ کمیٹی ہوٹل انتظامیہ اور محترم لئیق منیر صاحب کی ممنون ہے۔

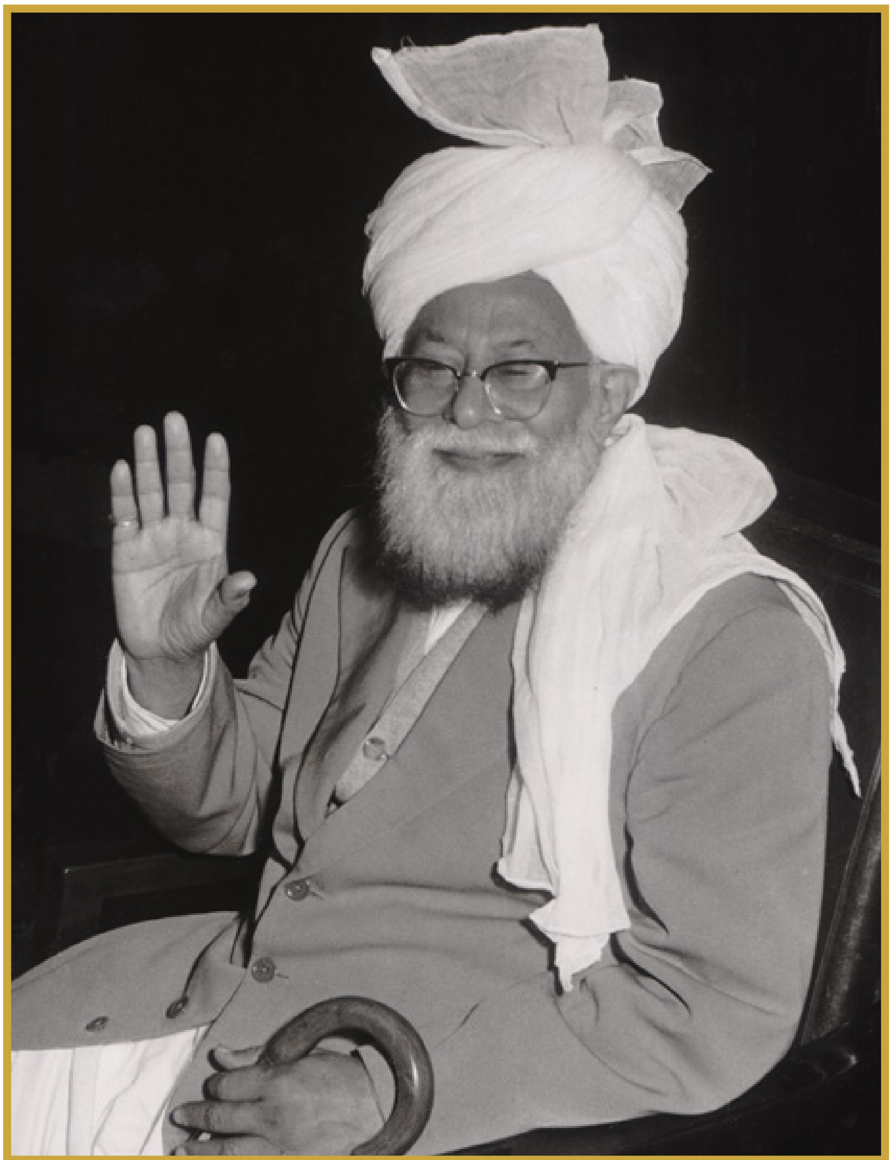

حضرت مصلح موعودؓ ہمبرگ میں پانچ روزہ قیام کے بعد 29 جون کو ہالینڈ کے لیے روانہ ہوئے

done by your efforts.It is surely God's work.Some converts are wonderfully zealous in Islam and pure hearted,May God give you more and more converts and open the hearts of German people for Islam and your hands and help you to erect a fitting mosque in Hamburg and make it a centre for German people and specially German Muslims,Amin!

Europe is certainly going to be muslim as is foretold by Promissed Messiah.As this prophecy is going to be fulfilled through you,it will be a great blessings for you and your family.May God bless the German Muslims and increase their number to million and million and millions,untill they become majority in Germany.

Mirza B. Mahmud Ahmad
28.June 1955

پیارے عبداللطیف۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جرمنی میں تمہاری کامیابی حیرت انگیز ہے اور معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔تم نے جرمنی میں رہنے والوں کے دلوں کو فتح کیا ہے۔اور یہ کام صرف تمہاری کوششوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ یقینی طور پر خدا کا کام ہے۔بعض نَو مسلم نہایت جوشیلے اور مخلص ہیں۔ خداتعالیٰ تمہیں زیادہ سے زیادہ نَو مسلم عطا کرے۔ اور تمہارے ذریعے جرمنی کے لوگوں کے دل اسلام کے لئے کھول دے۔اور خداتعالیٰ تمہیں ہمبرگ میں ایک موزوں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو جرمنی کے تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر یہاں کے نَو مسلموں کے لئے ایک مرکز بنائے،آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی کے مطابق یورپ یقینی طور پر اسلام کی طرف رجوع کر رہا ہے۔کیونکہ یہ پیش گوئی تمہارے ذریعے سے پوری ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ تمہارے لئے، تمہارے خاندان کے لئے بہت بڑی برکت کا موجب ہوگی۔ خداتعالیٰ جرمنی کے نَو مسلموں کو اپنی برکات میں سے حصہ عطا فرمائے۔اور ان کو لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ جرمنی میں ان کی اکثریت ہو جائے۔آمین

دستخط مرزا بشیرالدین محمود احمد۔ 28/جون 1955ء

(روزنامہ الفضل ربوہ 15 جولائی 1955ء صفحہ 4)

نوٹ: یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اس دورۂ جرمنی کی رُوداد مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کی الفضل میں شائع ہونے والی رپورٹس سے ماخوذ ہے۔ان ہر دو رپورٹس میں بعض مقامات پر کسی قدر فرق موجود ہے مثلاً صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب 4 ستمبر 1955ء کے الفضل میں تحریر کرتے ہیں کہ 28 جون کی صبح ہمبرگ سے ہالینڈ کے لیے روانہ ہوئے۔ جبکہ چودھری عبداللطیف صاحب کی ڈائری جو 15 جولائی 1955ء کے الفضل میں شائع ہوئی، میں تحریر ہے کہ حضورؓ 29 جون کو ہمبرگ سے ایمسٹرڈم تشریف لے گئے۔

تاریخ کمیٹی جرمنی نے ایسے امور کے بارہ میں دیگر دستاویزات اور ذرائع سے تحقیق کرکے درست نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔چنانچہ مندرجہ بالا مثال کے بارہ میں روزنامہ الفضل کی 3 اور 10 جولائی 1955ء کے شمارے دیکھے گئے تو ان میں شائع شدہ رپورٹ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضورؓ جرمنی سے ہالینڈ کے لئے 29 جون کو ہی روانہ ہوئے تھے۔صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی شائع شدہ ڈائری میں 28 جون کا اندراج سہوِ کتابت ہے۔

علاوہ ازیں بزرگان کی ان رپورٹس میں جرمنی کے بعض شہروں اور حضورؓ سے ملنے والی شخصیات کے ناموں میں بھی ہجوں کی بعض اغلاط تھیں جنہیں بعد از تحقیق درست کر دیا گیا ہے۔

دورۂ یورپ 1955ء

اور

پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دورہ یورپ سے حضرت مصلح موعودؓ کی واپسی پر ایک خیر مقدمی مضمون میں تحریر فرمایا:

''دوسری پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کی تھی جو مصلح موعود والی عظیم الشان پیشگوئی کا حصہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق اپنی الہامی عبارت میں فرماتے ہیں:

''نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔ (اشتہار 20 فروری 1886ء)

اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے مقام خلافت اور اپنے کارناموں میں جلد جلد بڑھنے اور ترقی کرنے کا نظارہ تو شروع خلافت سے جماعت کے سامنے ہے۔ مگر حضور کے موجودہ سفر نے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے برکت حاصل کرنے کے پہلو کو بھی کس صفائی سے پورا کیا ہے۔ یہ ایک خاص تصرف غیبی تھا کہ حضور اپنے ذاتی رجحان کے خلاف ہوائی جہاز میں گئے۔ اور پھر کراچی سے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سیدھے لنڈن نہیں گئے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق رستہ میں کئی ملکوں اور قوموں کو برکت دیتے ہوئے لنڈن پہنچے اور اسی طرح واپسی پر بھی کئی ملکوں اور قوموں میں قیام کا موقع پیدا ہوا۔ چنانچہ شام، لبنان، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، جرمنی اور انگلستان تک حضور کا پیغام پہنچا۔ اور حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ان سات ملکوں اور ان کے باشندوں میں قیام کرکے اور انہیں خطاب کرکے انہیں برکت پہنچائی''۔

''دوسری علامت جو مصلح موعودؓ کے لیے خاص ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مکاشفہ سے پتہ لگتی ہے جو اوپر درج کیا جا چکا ہے اور وہ الہام اور مکاشفہ یہ ہے۔

''وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

''مَیں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ مَیں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں''۔

(الفضل مؤرخہ یکم فروری 1944ء مکاشفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ مصلح موعودؓ کے لیے یہ ایک علامت مقرر تھی۔ کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اس کی تبلیغ کے ذریعہ دنیا بھر کی قومیں اس سے برکت پائیں گی اور خصوصاً ایسی قوموں تک حق و صداقت کا پیغام پہنچے گا۔ جو ابھی تک گویا کنواری ہیں یعنی اسلام کے پیغام سے نابلد ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصریؑ کے کچھ عرصہ بعد سے بگڑ کر حقیقی توحید سے محروم ہو چکی ہیں۔

اب ان علامتوں کے ذریعہ جماعت کی ذمہ داری واضح ہے جو یہ ہے کہ وہ اپنے امام کو ایسے رنگ میں نصرت کرے کہ۔

1۔ دین کو تمکنت اور مضبوطی حاصل ہو جائے۔

2۔ اسلام اور احمدیت کی موجودہ خوف کی حالت بدل کر امن اور ترقی کی حالت پیدا ہو جائے۔

3۔ اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ جائے۔

4۔ دنیا بھر کی قوموں اور خصوصاً کنواری (یعنی Virgin) قوموں کا صداقت کے ساتھ رشتہ ملا کر اور ان کے اندر روح القدس کی تاثیر پہنچا کر انہیں سچے اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے لایا جائے''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 26 ستمبر 1955ء صفحہ 5،6)

عظیم سعادت کی حسین یادیں

محترمہ امۃ المجید صاحبہ، ہمبرگ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورۂ جرمنی 1955ء کی اِس وقت جماعت احمدیہ جرمنی میں واحد شاہد سابق مبلغ سلسلہ محترم چودھری عبداللطیف صاحب مرحوم کی بیٹی محترمہ امۃ المجید صاحبہ ہیں۔ تاریخ کمیٹی جرمنی کے ممبران نے ان سے اس دورہ کے بارہ میں اپنی یادیں بیان کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے بتایا کہ اُس وقت ان کی عمر ساڑھے دس سال تھی۔ بچپن کی اس عمر میں انہوں نے جو کچھ دیکھا اور یاد رہا، اس کی روشنی میں ہمارے سوالات کے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حضورؓ کا یہ دَورہ میری زندگی کا نہایت اہم اور قابلِ ذکر واقعہ ہے۔

حضورؓ کے قافلہ کے لیے Europäischer Hof کی ایک منزل مخصوص تھی۔ حضورؓ کی اہلیہ حضرت اُمّ متین صاحبہ، حضرت مہر آپا صاحبہ، آپ کے دو بیٹے مکرم مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب نیز آپؓ کے داماد حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب حضورؓ کے معالج خصوصی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضورؓ کے ہم رکاب تھے۔

اس دورہ کے دوران ہمیں سب سے بڑی برکت اور سعادت یہ ملی کہ حضورؓ ہر روز سب افراد قافلہ کے ہمراہ ہمارے گھر تشریف لاتے رہے۔ آپؓ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا تو اپنی قیام گاہ پر ہی تناول فرماتے تاہم رات کے کھانے کے لئے ہمارے گھر کو برکت بخشتے تھے۔ اس وقت ہماری رہائش Oderfelder Str.18 ہمبرگ پر تھی۔

میری والدہ محترمہ شریفہ لطیف صاحبہ کھانا تیار کرتیں اور محترمہ Frau Knieper کھانا بنانے میں مدد کرتیں۔ یہ ملک عمر علی صاحب کی خوش دامن تھیں خاص طور پر حضورؓ کے لئے جرمن طرز کا پرہیزی کھانا تیار کرتی تھیں جو میری والدہ تیار نہیں کرسکتی تھیں۔ حضورؓ ہمارے گھر کے بڑے کمرے میں خواتین مبارکہ کے ساتھ کھانا تناول فرماتے جبکہ باقی سارے مرد دوسرے کمرے میں کھانا کھاتے تھے۔ حضورؓ میرے والد اور میری والدہ کے سلوک اور میزبانی سے بہت خوش تھے اسی وجہ سے حضورؓ نے بعد میں جب آپؓ لندن تشریف لے گئے تو ہم سب کو بھی وہاں بلایا جہاں ہم نے قریباً ایک ماہ تک حضورؓ کے مہمان ہونے کا شرف پایا۔

ہمبرگ میں قیام کے دوران حضورؓ نے خریداری بھی کی اور صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ مرحومہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کی شادی کے لیے زیور اور برتن خریدے۔ حضورؓ ہمبرگ کے ٹاؤن ہال میں بھی تشریف لے گئے اور ڈاکٹروں کو بھی دکھایا۔ حضورؓ کے ساتھ سیر یا خریداری کے لئے جانے کا موقع نہیں ملا البتہ ابا جان مرحوم ہر جگہ ساتھ ہوتے تھے۔ مجھے صرف ایک مرتبہ حضورؓ کے قیام والے ہوٹل میں ملنے جانا یاد ہے۔ میرے ابا بتاتے

مکرم چودھری عبداللطیف صاحب اپنے بڑے بیٹے مکرم عبدالخبیر لطیف (مرحوم) جبکہ آپ کی بیٹی محترمہ امۃ المجید صاحبہ اپنے چھوٹے بھائی مکرم عبدالکبیر لطیف صاحب کو اٹھائے ہوئے ہیں

تھے کہ حضورؓ نے ازراہِ شفقت میرے دونوں بھائیوں کو چند پونڈ (برطانوی کرنسی) عطا فرمائے تھے۔ میرے بھائی اس وقت بہت چھوٹے تھے۔

دورہ کے دوران کا ایک واقعہ جو میری یادداشت پر نقش ہے وہ یوں ہے کہ میں اکثر جرمن بولتی تھی، میری والدہ صاحبہ مرحومہ مجھے منع کرتی تھیں تا کہ اردو بھول ہی نہ جائے۔ ایک مرتبہ حضورؓ کے سامنے بھی ایسی صورت پیدا ہوئی تو حضورؓ نے میری والدہ کو روکا اور فرمایا کہ اسے جرمن بولنے دو، ایک وقت آئے گا کہ ہمیں جرمن بولنے والوں کی ضرورت ہوگی اور یہ اُس وقت ترجمانی کا کام سرانجام دے گی۔ اور بعینہٖ ایسا ہی ہوا اور مجھے بعد میں بہت سے ترجمانی کے مواقع میسر آئے۔ جن میں سے ایک اہم واقعہ یہ بھی ہے کہ جب حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود کے سنگِ بنیاد کے لیے تشریف لائیں تو مجھے اس موقع پر ان کی ترجمانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح بعض مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بھی ترجمانی کرنے اور لجنہ اماء اللہ کی بعض تقریبات میں بھی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

جب حضورؓ نے ہمیں بعد میں لندن بلایا تو وہاں حضورؓ کا ذاتی خانساماں کھانا تیار کر رہا تھا جبکہ ایک خاتون سوئٹزرلینڈ سے بھی آئی تھیں جو یورپین کھانا تیار کرتی تھیں، اس کی ترجمانی کا موقع بھی مجھے ملا۔

ہمبرگ کے دورے کے دوران ایک روز جرمن نَو مسلم احمدی مکرم عبدالکریم ڈنکر صاحب نے ایک روز حضرت مصلح موعودؓ کو مع اہلِ قافلہ ایک ریسٹورنٹ میں کھانے کی دعوت دی تھی جو اس دَور میں بہت بڑی بات تھی۔ حضورؓ نے اسی دورہ میں میرے والد صاحب کو مسجد بنانے کا ارشاد بھی فرمایا۔

محمد لقمان مجوکہ، ممبر تاریخ کمیٹی

دورہ جرمنی کے دوران

حضورؒ سے ملنے والی شخصیات کا مختصر تعارف

ڈاکٹر دھاون صاحب

ہندوستانی نژاد محترم ڈاکٹر دھاون صاحب ہمبرگ میں طِبّ کے پیشہ سے منسلک تھے اور محترم چودھری عبداللطیف صاحب کے دوست تھے، ان کے ذریعہ محترم چودھری صاحب نے حضورؒ کے طبّی معائنہ کے لئے مختلف ماہر ڈاکٹروں سے وقت لیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے بارے میں حضورؒ نے ذکر اپنے خطبہ جمعہ میں ان الفاظ میں کیا:

”جرمنی میں ایک ہندو ڈاکٹر مجھے ایک اور ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لیے لے جا رہا تھا۔ وہ چھبیس سال سے وہاں رہتا ہے۔ اُس نے مجھے کہا کہ مَیں پہلے دہریہ تھا اب مَیں اسلام کی طرف مائل ہوں۔ مَیں نے کہا مَیں تو تب مانوں جب تم پورے مسلمان ہوجاؤ۔ وہ کہنے لگا اگر ان مولوی صاحب کی صحبت میں رہا تو پورا مسلمان بھی ہوجاؤں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان ہی سے مل کر میرے خیالات تبدیل ہوئے ہیں“۔ (خطبات محمود جلد 36 صفحہ 187)

موصوف 22 اپریل 1952ء کو جماعت جرمنی کی دعوت پر جلسہ پیشوایانِ مذاہب میں شامل ہوئے اور حضرت کرشنؑ کی زندگی کے بارہ میں تقریر بھی کی۔[1]

ڈاکٹر فرٹز فلوگل (Fritz Flügel)

اعصابی امراض کے مشہور ماہر ڈاکٹر فرٹز فلوگل (Fritz Flügel 1897-1973) جرمنی کے مشرقی شہر ڈریزڈن (Dresden) میں پیدا ہوئے۔ 1914ء میں انہوں نے اپنے آپ کو رضاکارانہ فوجی کے طور پر جنگی خدمات کے لئے پیش کیا اور 1918ء میں لیفٹیننٹ کے عہدہ پر پہنچ کر فوج کو خیرباد کہا۔ پھر انہوں نے اپنی طِبّ کی تعلیم لائپزگ (Leipzig)، فرائیبرگ (Freiburg)، ورزبُرگ (Würzburg) اور میونخ (München) میں حاصل کی۔ 1938ء میں وہ ایسوسی ایٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ جنوری 1939ء میں وہ Chemnitz میں دماغی امراض کے ہسپتال کے ڈائریکٹر بھی مقرر ہوئے۔ ستمبر 1939ء میں، ڈاکٹر فرٹز فلوگل ہالے کی یونیورسٹی چلے گئے، جہاں وہ یونیورسٹی کے دماغی امراض کے ہسپتال Universitätsnervenklinik کے ڈائریکٹر بنادیئے گئے۔ 1950ء کی دہائی کے اوائل میں ارلانگن سائیکاٹرک کلینک میں مقرر ہوئے۔ یہاں انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر جرمن نفسیاتی کلینک میں کلورپرومازین (Chlorpromazin) کو متعارف کرانے میں تعاون کیا۔

Helmuth Pirath

جناب ہیلموتھ پیراٹھ (Helmuth Pirath) عالمی شہرت یافتہ جرمن فوٹوگرافر اور جرنلسٹ تھے جنہیں 1956ء میں World Press Photo کا ایوارڈ دیا گیا۔

http://www.en-noir-et-blanc.com/Helmuth%20Pirath,%20un%20photographe%20allemand-id9925.html

ڈاکٹر مارٹن ایبل Dr. Martin Abel

جرمن مستشرق اور ماہر لسانیات۔ ڈاکٹریٹ کے بعد نازی حکومت کے دوران جرمنی کے ایک عرب زبان کے ریڈیو میں کام کیا۔ اس سے پہلے ایک جرمن، بربر زبان کی ڈکشنری بھی لکھی۔ جنگ کے بعد ہمبرگ یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے اور پھر جرمن پریس ایجنسی dpa سے منسلک رہے۔

(Mitteilungen der Geographischen Gesellschaft in Hamburg 1965, S. 157,158)

پروفیسر ڈاکٹر یونکر (Prof. Dr. Junker)

پروفیسر ڈاکٹر ہانس یونکر 18 اگست 1900ء میں بمقام Nordhausen پیدا ہوئے اور 5 جولائی 1960ء کو ہمبرگ میں فوت ہوئے۔ آپ ہمبرگ کے یونیورسٹی کلینک میں جرّاحی کے ماہر کے طور پر انسانیت کی خدمت کرتے رہے۔

https://www.hpk.uni-hamburg.de/resolve/id/cph_person_00000464

پروفیسر ڈاکٹر ایچ پیتھے (Dr. H. Pette)

ڈاکٹر Heinrich-Pette 23 نومبر 1887ء کو پیدا ہوئے۔ اسکول کی تعلیم کے بعد انہوں نے Berlin، München، Hamburg اور Kiel میں طِبّ کی تعلیم حاصل کی۔

موصوف ایک جرمن ڈاکٹر، نیورولوجسٹ اور Heinrich-Pette-Institut کے بانی تھے، جو اب ہمبرگ میں Leibniz-Institut für Virologie کے نام سے مشہور ہے۔

نیشنل سوشلسٹوں کے حکومتی قبضہ کے بعد وہ یکم مئی 1933ء کو NSDAP کی پارٹی میں میں شامل ہوگئے۔ پیتھے نے NS-Ärztebund اور NS-Lehrerbund میں بھی شمولیت اختیار کی۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کچھ تحقیق کی گئی جس کے نتیجہ میں انسٹی ٹیوٹ نے پیٹ کا نام کاٹ دیا اور انسٹی ٹیوٹ کا نام تبدیل ہوگیا۔

ہائنرش پیتھے کا سائنسی کام 245 سے زیادہ اشاعتوں میں شائع ہوا ہے۔ ان میں سائنسی جرائد اور کتابیں شامل ہیں۔ یہ نیورولوجی کے تقریباً تمام

باقی صفحہ 47 پر

1- روزنامہ الفضل لاہور 2 جولائی 1952ء صفحہ 5

جماعت احمدیہ جرمنی کی تربیتی و تبلیغی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ Bad Marienberg کے ایک وفد کی صوبائی ممبر آف پارلیمنٹ محترمہ Jenny Groß (CDU) صاحبہ سے Montabaur میں مورخہ 16 جنوری 2023ء کو ملاقات ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور شہر میں جماعت کی سماجی کاوشوں کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔ مکرم انصر احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم عاطف عزیز صاحب، مکرم مدبّر خواجہ صاحب اور خاکسار اس موقع پر موجود تھے۔ محترمہ Jenny Groß صاحبہ نے جماعت کی تعلیمی، سماجی، صحت اور فلاح و بہبود سے متعلقہ کاوشوں کو سراہا نیز جماعت کی سیاست دانوں کے ساتھ تعلقات کو مزید بہتر بنانے سے متعلق راہنمائی کی نشست کے اختتام پر موصوفہ کو مؤرخہ 18 مارچ 2023ء کو ہونے والی جوبلی کی تقریب پر مدعو کیا گیا۔

(مظفر احمد خواجہ، سیکرٹری امورِ خارجیہ جماعت Bad Marienberg)

جماعت احمدیہ ایلوانگن

جماعت احمدیہ ایلوانگن کے ایک وفد نے صوبائی پارلیمنٹ ممبر FDP جناب Valentin Abel صاحب کے ساتھ مؤرخہ 9 دسمبر 2022ء کو ملاقات کی۔ اس وفد میں مکرم شارق افتخار صاحب مربی سلسلہ، مکرم عدنان محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم راحیل انجم صاحب قائد مجلس، مکرم خرّم احمد صاحب، مکرم سجّیل محمد صاحب، مکرم ریحان محمد صاحب، مکرم آصف محمد صاحب اور ایک طفل عزیزم ظافر صاحب شامل تھے۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی جس میں جماعت احمدیہ کے تعارف، پاکستان میں احمدیوں کو درپیش مسائل اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ نشست کے اختتام پر موصوف کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک کتاب اور سووینئر کپ کا تحفہ دیا گیا جس پر موصوف نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور افرادِ جماعت کو پارلیمنٹ آنے کی دعوت دی۔

(مکرم عدنان محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ Ellwangen)

سالِ نو کے آغاز پر نمازِ تہجد اور وقارِ عمل

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام سال نَو کے آغاز پر حسبِ سابق تمام مجالس میں نماز تہجّد کا اہتمام کیا گیا۔ نماز فجر اور درس کے بعد شاملین کے لئے ناشتہ کا بھی انتظام تھا۔ بعد ازاں خصوصی وقارِ عمل کیا گیا جس میں سالِ نَو کے استقبال کے لئے مقامی آبادی کی طرف سے کی جانے والی آتش بازی کے کوڑا کرکٹ کی صفائی کی گئی۔ یہ وقارِ عمل کا پروگرام مقامی شہری انتظامیہ سے مل کر ترتیب دیا گیا اور مقامی سرکاری انتظامیہ نے ہی وقارِ عمل کی جگہ کا تعین بھی کیا۔ خدمتِ خلق کے اس کام کو جہاں مقامی شہری انتظامیہ اور شہریوں کی طرف سے سراہا گیا وہیں یہ وقارِ عمل ذرائع ابلاغ پر جماعت کے تعارف اور تبلیغ میں بھی مددگار ثابت ہوا۔ مختلف اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر اس کی رپورٹس تصاویر اور وڈیوز نشر ہوتی رہیں۔

مساجد اور نماز سینٹرز میں ہونے والے اس پروگرام کی 241 مجالس سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 4.579 خدام اور 1.200 اطفال نماز تہجّد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح 1.265 خدام اور 443 اطفال نے نئے سال کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ ناشتہ کے بعد اجتماعی وقارِ عمل میں کل 3.339 خدام اور 858 اطفال نے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین کو جزائے خیر سے نوازے اور اس کے نیک نتائج اسلام اور احمدیت کے حق میں ظاہر فرمائے، آمین۔

(مکرم بسالت احمد صاحب، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

یکم جنوری 2023ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت جرمنی بھر میں ہونے والے وقارِ عمل کے چند مناظر

دائیں سے بائیں: مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب، محترمہ Frau Jenny Groß MdL، مکرم عاطف عزیز صاحب، مکرم خواجہ مدبّر احمد صاحب، مکرم انصر احمد صاحب مربی سلسلہ

نیشنل تبلیغ سیمینار 2022ء

دائیں سے بائیں: مکرم خرّم احمد صاحب، مکرم شارق افتخار صاحب مربی سلسلہ، جناب Valentin Abel، مکرم عدنان محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ، عزیزم ظافر، مکرم راحیل انجم صاحب، مکرم ریحان محمد صاحب،

نیشنل تبلیغ سیمینار دسمبر 2022ء

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 24 تا 26 دسمبر 2022ء اپنا نیشنل تبلیغ سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام Hanau کی مسجد بیت الواحد میں منعقد ہوا۔نیشنل تبلیغ سیمینار میں کل 670خدام کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس سیمینار میں مندرجہ ذیل علمائے کرام نے لیکچر دیئے۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
مکرم منیر عودہ صاحب
مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی
مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی
مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ وسیکرٹری اشاعت جرمنی
مکرم اطہر زبیر صاحب انچارج Humanity-First جرمنی
مکرم ڈاکٹر داؤد مجوکہ صاحب سیکرٹری صاحب امور خارجیہ جرمنی
مکرم شرجیل خالد صاحب مربی سلسلہ جرمنی
مکرم سعید عارف صاحب مربی سلسلہ جرمنی
مکرم کامران احمد صاحب مربی سلسلہ
مکرم عدیل خالد صاحب مربی سلسلہ جرمنی
مکرم سعادت احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نَو جرمنی

(مکرم بسالت احمد صاحب، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

نیشنل تربیتی کلاس دسمبر 2022ء

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 23 تا 28 دسمبر 2022ء کو اپنی اٹھارویں نیشنل تربیتی کلاس بمقام جامعہ احمدیہ جرمنی منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 210 خدام شامل ہوئے جنہیں سات احزاب میں تقسیم کیا گیا۔ خدام کی تعلیم وتربیت میں راہنمائی اور مدد کے لئے طلباء جامعہ احمدیہ کو نگران مقرر کیا گیا جو کہ تربیتی کلاس کے دوران خدام کے ساتھ رہے اور دوستانہ ماحول میں خدام کی راہنمائی کی کوشش کرتے رہے۔ نیز خدام کو نمازِ تہجد، تلاوتِ قرآنِ کریم اور تلقینِ عمل کے ساتھ ساتھ روزانہ ورزش کی ترغیب بھی دلاتے رہے۔ مربیانِ کرام نے تفسیر، کلام، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت کے مضامین پڑھائے۔ اسی طرح ورزش کے لئے فٹبال، والی بال، باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، کرکٹ، تیراکی اور self defense سکھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

تربیتی کلاس کی ہر شام بزرگان سلسلہ کے ساتھ خصوصی نشستیں منعقد ہوتی رہیں۔جس میں حضور اقدس کی اجازت سے ایک نشست میں محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے شرکت کی دیگر نشستیں مکرم شمشاد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی اور مکرم اطہر زبیر صاحب انچارج Humanity-First جرمنی کے ساتھ ہوئیں۔مؤرخہ 25 دسمبر کو جامعہ احمدیہ میں تمام خدام نے اکٹھے ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 2022ء سنا۔

نیشنل تربیتی کلاس کے آخر پر تمام خدام کا امتحان لیا گیا۔ خدام کی تعلیم و تربیت کے لئے 11 اساتذہ اور 14 نگران مقرر تھے جنہوں نے خدام کی نہایت احسن رنگ میں راہنمائی کی۔ 28 دسمبر 2022ء کو نیشنل تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب ہوئی جس میں محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے شرکت کی۔

(مکرم بسالت احمد صاحب، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

نیشنل جوبلی اجلاس جماعت احمدیہ جرمنی

مؤرخہ 21 جنوری 2023ء جماعت احمدیہ جرمنی کو نیشنل جوبلی اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجلاس بیت السبوح فرانکفرٹ میں منعقد ہوا جسے ایم ٹی اے کی یوٹیوب لائیو سٹریم پر براہ راست نشر کیا گیا۔ اس طرح سے جرمنی بھر کی جماعتوں نے اپنے ہاں رہتے ہوئے اس میں شرکت کی۔

اس اجلاس کا آغاز مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم محمد عمران بشارت صاحب نے کی۔ تلاوت کا جرمن ترجمہ عزیزم یونس یوسف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی جبکہ اردو ترجمہ مکرم سعادت احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سلمان طیّب صاحب (نگران پروگرامنگ) نے ایک دستاویزی پروگرام پیش کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ جرمنی ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان سے نکل کر ساری دنیا میں پھیلی۔ جرمنی میں پہلے مبلغ مکرم مبارک علی صاحب بنگالی 1922ء میں آئے جنہوں نے 1923ء میں برلن میں زمین خرید کر جرمنی میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔

اس کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب سابق مشنری انچارج جرمنی سے جلسہ سالانہ جرمنی کی تاریخ کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے بتایا کہ آج ہم جرمنی کے جلسہ میں تقریباً پچاس ہزار افراد کی تعداد دیکھتے ہیں جبکہ ان جلسوں کی ابتداء جلسہ ہمبرگ 1975ء میں صرف 73 افراد سے ہوئی مولانا سے گفتگو کے بعد جماعت احمدیہ جرمنی

نیشنل تربیتی کلاس 2022ء

جوبلی اجلاس 2023ء

Wittlich میں صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی تقریب کا منظر

کی صد سالہ تاریخ کی 20 منٹ پر مشتمل ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی جس میں جرمن افراد کے تاثرات کو بھی شامل کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی سے اس پروگرام کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا کہ ایم ٹی اے کی کاوش سے صد سالہ تاریخ کو 20 منٹ میں بند کیا گیا جس میں ہم نے کئی چہرے دیکھے ہیں۔ یہ سب وہ ہیں جنہوں نے جرمنی میں جماعت کے قیام کے دوران بے انتہاء کام کیا اور دن رات ایک کیے۔ کئی خلفاء نے جرمنی میں جماعت کی ترقی کے بارے میں الہامات اور پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1956ء میں ایک خواب دیکھی جس میں آپ نے دیکھا کہ ایک ٹیلی گرام ملا ہے جس میں ایک بہت معزز اور اہم شخص کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خبر دی گئی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی منبر پر تشریف لائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی، مساجد کی تعمیر اور روحانیت میں ترقی کرنے سے متعلق تقریر کی۔ اس مبارک موقع پر مکرم امیر صاحب نے شعبہ جنرل سیکرٹری کی نئی ویب سائٹ

https://info.ahmadiyya.de

کا افتتاح کیا جس میں جماعت احمدیہ جرمنی کی تمام ویب سائٹس کو جوڑا گیا ہے اور ایک ہی جگہ پر تمام قسم کی معلومات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(فیروز ادیب اکمل، مربی سلسلہ)

ہمبرگ میں صد سالہ جوبلی کی تقریب

مؤرخہ 25 جنوری 2023ء جماعت احمدیہ جرمنی کی صد سالہ جوبلی کی تقریب ہمبرگ ہاؤس میں منعقد ہوئی جس میں کل 160 مہمان شامل ہوئے۔ مکرم فضل احمد صاحب سیکرٹری امور خارجیہ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

تقریب کے آغاز میں مکرم حنان باجوہ صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 178 کی تلاوت کی اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں جماعت احمدیہ ہمبرگ کا تعارف ایک پریزنٹیشن اور ویڈیو کے ذریعہ کروایا گیا۔ جس کے بعد درج ذیل مہمانوں اور نائب امیر جرمنی مکرم سعید گیسلر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب Thomas Ritzenhoff صاحب،
(Bezirksamtsleiter Wandsbek)

جناب Ekkehard Wysocki صاحب،
(Bürgerbeauftragter SPD)

جناب Michael Gwosdz صاحب،
(Abgeordneter der Grünen)

جناب Eckard Graage صاحب،
(Bundestagsabgeordneter der CDU)

جناب Niels Clausen صاحب
(Vorsitzender der Buddhistischen Union Deutschland)

محترمہ Inge Heyde صاحبہ
(Vorsitzende der Herz-Kinder-Hilfe e.V.)

محترمہ Heyde صاحبہ انچارج شعبہ امراضِ قلب بچگان نے Charity walk سے حاصل ہونے والے تین ہزار یورو عطیہ کرنے پر لوکل امیر مکرم شاہد محمود صاحب کا شکریہ ادا کیا اور یادگاری تحفتی لوکل امیر صاحب کو پیش کی۔ تقریب کی اختتامی دعا مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ عشائیہ کے بعد مہمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دنیا میں امن کے قیام کے لیے خطابات و مساعی پر مشتمل کتاب

"Die Weltkrise und der Weg zum Frieden"

اور ایک کپ تحفہ میں دیا گیا جس پر صد سالہ جوبلی کا علامتی نشان نقش تھا۔ مہمان رات ساڑھے دس بجے تک موجود رہے۔ پروگرام کی خبر Die Zeit اخبار اور ٹی وی چینلز RTL, NDR نے نشر کی۔

(طاہر محمود، نمائندہ اخبار احمدیہ جرمنی)

Wittlich میں صد سالہ جوبلی کی تقریب

جماعت احمدیہ Wittlich کو صد سالہ جماعت احمدیہ جرمنی جوبلی کی تقریب شعبہ امور خارجیہ کے تحت مؤرخہ 11 جنوری 2023 کو منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں 43 مہمان شامل ہوئے۔ مدعوین میں شہر کی انتظامیہ کے افسران، فوج کے عہدیداران، پولیس کے منتظمینِ اعلیٰ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے۔

پروگرام کا آغاز حسبِ روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم ڈاکٹر عاصم محمد طارق صاحب کے حصہ میں آئی اور جرمن ترجمہ رانا حسام جاوید صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ جرمنی کی صد سالہ تاریخ پر مشتمل ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔ جس کے بعد مکرم عمران احمد ظفر صاحب نے جماعت wittlich کی سماجی خدمات کا تعارف کروایا۔ بعدازاں شہر کے میئر جناب Joachim Rodenkirsch صاحب، قومی اسمبلی کی ممبر محترمہ Lena Werner صاحبہ، ممبر جرمن اسمبلی جناب Patrik Schnieder صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے اختتامی کلمات میں حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کے بارہ میں حاضرین کو آگاہ کیا۔ پروگرام کے اختتام پر کیک کاٹا گیا جس پر جرمنی کا جھنڈا اور 100 کا ہندسہ سجایا گیا تھا۔ اس پروگرام کو مقامی اخبار Wittlicher Rundschau کی اشاعت مؤرخہ 21 جنوری 2023ء صفحہ 4 پر شائع کیا۔ سیکرٹری صاحب ضیافت قمر الزمان اور رانا جاوید اقبال صاحب نے مل کر ضیافت کا بندوبست کیا۔

(جاوید اقبال ناصر، مربی سلسلہ جرمنی)

ماسٹرز کی ڈگری لینے والی عمر رسیدہ خاتون

پڑھنے لکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ یہ بات 89سالہ معمر امریکی خاتون ڈانوین نے سچ ثابت کردی جنہوں نے امریکہ کی سدرن نیو ہیمپشائر یونیورسٹی سے کریٹیو رائٹنگ(Creative Writting) میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اور اپنا دیرینہ شوق پورا کیا۔ خاتون کے مطابق انہوں نے 16 سال کی عمر میں اسکول مکمل کیا لیکن گھریلو وسائل کی کمی کے باعث کالج کی تعلیم حاصل نہ کرسکی تھیں۔ بدقسمتی سے اپنی شادی کے بعد بھی اپنی تعلیم مکمل نہ کرسکیں، تاہم اب بچوں کی شادیوں سے فراغت کے بعد انہوں نے 84سال کی عمر میں چار سالہ ڈگری شروع کی جو اب مکمل ہوئی ہے۔

سعودی عرب کا شہر عجائبات میں شامل

سعودی عرب کے شمال میں واقع ثقافتی شہر العلا کو 2023ء میں دنیا کے عجائب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ عجائب کی فہرست مرتب کرنے والے ایوارڈ یافتہ سفرنامہ نگار آرون ملر کے مطابق جب 2022ء میں اس جگہ کو سرکاری طور پر سیاحوں کے لئے کھولا گیا تو عرب کی دو لاکھ پرانی تاریخ سامنے آئی۔ اس شہر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا زیادہ تر حصہ غیر دریافت شدہ ہے اور صرف پانچ فیصد حصہ کی کھدائی کی گئی ہے۔ آرون ملر کے ساتھ تحقیق میں فرانس، ارجنٹینا، برطانیہ، بھوٹان اور جنوبی افریقہ کے ماہرین بھی شامل تھے۔

پاکستان میں زرِمبادلہ کے ذخائر کم ترین سطح پر

پاکستان کے مرکزی بنک کے زرِمبادلہ کے ذخائر محض 5.6 بلین ڈالر باقی رہ گئے ہیں۔ یہ مالی صورتحال نہ صرف سنگین خطرہ کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ ڈیفالٹ ہونے کا خطرہ بھی بڑھتا دکھائی دے رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق پاکستان کے کمرشل بنکوں کے پاس 5.8 بلین ڈالر موجود ہیں،اس طرح مجموعی طور پر پاکستان کے پاس 11.4 بلین ڈالر باقی رہ گئے ہیں۔ تاجروں اور اقتصادی ماہرین کے مطابق کل ملا کر بھی یہ صرف تین ہفتوں کی درآمدات کی ادائیگی کے لئے کافی ہوں گے۔

فلسطینی قیدی چالیس سال بعد رہا

اسرائیل کی جیل سے ایک ایسے فلسطینی قیدی کو رہائی ملی ہے جو وہاں کے طویل ترین سزا کاٹنے والے قیدیوں میں شامل تھا۔ کریم یونس نامی فلسطینی قیدی کو 40 سال کی سزا پوری کرنے پر رہا کیا گیا ہے۔ کریم یونس کی عمر اس وقت 60 سال ہے۔ 1983ء میں اس کو 40 سال کی قید سنائی گئی تھی۔ اس پر ایک اسرائیلی فوجی کے اغوا اور قتل کا الزام تھا۔سزا کے وقت اس کی عمر 20 سال تھی۔ کریم یونس کو 5 جنوری کو اسرائیل کے شہر حیفہ کی وادی عارہ کی جیل سے رہائی ملی ہے۔ فلسطینی حکام کے مطابق کریم واحد فلسطینی ہے جس نے اسرائیل جیل میں طویل ترین دورانیے کی مسلسل قید کاٹی ہے۔

ایک ماہ میں کورونا سے 60 ہزار اموات

چینی حکام نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ چین میں ایک ماہ کے دوران کورونا کے باعث مختلف امراض میں مبتلا 60 ہزار افراد کی ہلاکت ہوئی ہے۔ ان میں زیادہ تعداد معمر افراد کی تھی۔ یاد رہے کہ چین میں نومبر اور دسمبر 2022ء کے دوران کورونا کی نئی قسمیں بی ایف 7 اور ایکس بی بی 1-5 پھیلنے کی رپورٹس بھی منظر عام پر آئی تھیں جس پر ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ وہاں ایک ماہ کے دوران 25 کروڑ افراد کورونا سے متاثر ہوسکتے ہیں۔

جرمنی کی آبادی میں ریکارڈ اضافہ

گزشتہ سال 2022ء کے اختتام پر جرمن کی آبادی 84.3 ملین افراد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ وفاقی شماریات کے ادارے کی طرف سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق یورپی یونین کے سب سے بڑے ملک جرمنی کی آبادی میں یہ اضافہ امیگریشن کے باعث ہوا ہے،رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال کے آخر میں نئے رہائشیوں کی سب سے بڑی تعداد ریکارڈ کی گئی تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 1.42 سے 1.45 ملین کے درمیان لوگ جرمنی میں واپس لَوٹے ہیں جو بیرون ملک منتقل ہوگئے تھے۔ رپورٹ میں 2021ء کے مقابلہ میں گزشتہ سال پیدائش کی شرح میں سات فیصد کمی جبکہ شرح اموات میں چار فیصد اضافہ ہوا۔

منور علی شاہد، منتظم رپورٹنگ

مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیرِ اہتمام

پہلا دو روزہ تبلیغ سیمینار

مجلس انصاراللہ جرمنی کا پہلا دو روزہ نیشنل تبلیغ سیمینار مسجد مبارک Wiesbaden میں 3و4 دسمبر 2022ء کو منعقد ہوا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس دو روزہ تبلیغ سیمینار میں کوئیز پروگرام اور سوال و جواب کی مجالس کے علاوہ علمائے کرام نے قرآن و حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کی اہمیت و ضرورت پر تقاریر کیں۔

سیمینار کا آغاز 3 دسمبر بروز ہفتہ صبح سوا گیارہ بجے مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کی زیرِ صدارت قرآنِ پاک کی تلاوت سے ہوا۔

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے اس سیمینار کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ زون اور علاقائی سطح پر تبلیغ سیمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں لیکن اب نیشنل سطح پر بھی ان کے انعقاد کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس میں سلسلہ کے جید علمائے کرام تبلیغ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

اس کے بعد قائد تبلیغ انصاراللہ جرمنی مکرم طیب شہزاد صاحب نے 2022ء میں قیادت تبلیغ کی مساعی کا خلاصہ پیش کیا اور زونل سطح پر منعقدہ پروگرام، مجالس میں فلائیرز کی تقسیم، تبلیغی میٹنگز کا ذکر کرتے ہوئے اعداد و شمار بتائے۔

سیمینار کا پہلا لیکچر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کا تھا۔ آپ نے دَورِ حاضر میں تبلیغ کی بڑھتی ہوئی اہمیت و ضرورت پر زور دیا اور انصاراللہ کو تبلیغی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔

لیکچر کے بعد مربی صاحب موصوف نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

وقفے کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ گھانا نے ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور الہامات کا ذکر کرتے ہوئے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

بعد ازاں مکرم حبیب الرحمان صاحب مربی سلسلہ کی زیرِ نگرانی ختم نبوت کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد ہوا۔ حاضرین سے ختم نبوت کے معنی پوچھے گئے اور اپنے گروپ لیڈر کی راہنمائی میں اس موضوع پر نوٹس تیار کئے گئے جو حاضرین کے سامنے پڑھے گئے۔ پھر مربی صاحب موصوف نے سلائیڈز کی مدد سے مختلف کتب اور تاریخی حوالوں سے ختم نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے موقف کو بیان کیا۔

آخر میں مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی نے جرمنی میں گزشتہ و حالیہ تبلیغی سرگرمیوں کے بارہ میں شرکاء کو آگاہ کیا۔

دوسرے دن کی ابتداء نماز تہجد و فجر کی ادائیگی سے ہوئی جو مکرم فرہاد غفار صاحب مربی سلسلہ ویزبادن نے پڑھائی۔ اس کے بعد سیر اور ناشتہ کیا گیا۔ 11 بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی کی زیرِ صدارت اجلاس شروع ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت و نظم کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ و مبلغ انچارج جرمنی نے ”خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں جرمنی میں تبلیغی سرگرمیاں“ کے موضوع پر تقریر کی۔

لیکچر کے بعد ایک کوئز پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم منصور احمد صاحب نے پہلے دن کے پروگرامز سے سوالات تیار کر کے موبائل فون پر ایک آن لائن پروگرام کے ذریعہ حصہ لینے والے 123 انصار سے پوچھے۔ اس کے بعد مربی صاحب موصوف کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

وقفہ کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ و مبلغ انچارج آسٹریا نے آن لائن شرکت کی اور ”دعا اور تبلیغ کا تعلق“ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس دن کا آخری لیکچر مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی کا ”داعیانِ خصوصی کی اہمیت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر تھا۔

سیمینار کے اختتام پر منتظم اعلیٰ مکرم ظفر احمد ناگی صاحب (نائب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی) نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے تعاون کرنے والے مربیانِ کرام و دیگر منتظمین کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس سیمینار میں 167 انصار اصالتاً جبکہ 383 نے آن لائن شرکت کی۔ سیمینار میں شرکت کرنے والے تمام انصار کو سندِ شرکت دی گئیں۔

حیرت انگیز ایمان و ایقان

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

مسجد احمدیہ مہدی آباد برکینا فاسو

11 جنوری 2023ء کو خانہ خدا میں عشاء کی عبادت کے لئے جمع افراد جماعت میں سے نو بہادر اور دلیر احمدیوں نے اپنی پہاڑوں جیسی استقامت اور حیرت انگیز ایمان اور یقین سے جان کی قربانیاں دے کر ہمیشہ کی زندگی پائی اور افریقہ بلکہ دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی ایک نئی تاریخ لکھی۔ اپنے خدا داد عشق، وفا اور اخلاص سے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی پر اپنے خون سے انمٹ گواہی دیئے جانے کا یہ حالیہ واقعہ قادیان سے 7800 کلومیٹر دور مغربی افریقہ کے ایک ملک برکینافاسو کے شہر ڈوری کے مقام مہدی آباد میں پیش آیا۔

غیر معمولی رنگ

احمدی ہونے کے جرم میں مخالفین کے ہاتھوں شہید ہونے والے ان زندہ و تابندہ شہداء کی مجموعی قربانی کا یہ رنگ غیر معمولی ہے کہ قاتلوں نے ان میں سے ہر ایک کو باری باری جان کے بدلے حضرت مسیح موعودؑ کے انکار کا موقع دیا۔ لیکن ان کا جواب یہ تھا کہ 'جان تو ایک دن جانی ہے، آج نہیں تو کل، اس کو بچانے کے لئے ہم اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتے'۔ یوں ان سب نے ایک جیسے یقین محکم اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ایمان کا علم بلند رکھتے ہوئے اپنے ایمان کو زندگی پر ترجیح دی۔ اس دھمکی کو پہلے شہید کے بعد سب نے خود پورا ہوتے دیکھا اور 44 سالہ آخری شہید کو تو دشمن نے ان کی کم عمری کا حوالہ بھی دیا۔ لیکن آفرین ہے ان کی شجاعت، بہادری اور یقین پر کہ کسی کے پائے اِستقلال میں ذرہ برابر بھی جنبش نہ آئی اور سب نے سچائی کی خاطر اپنی جانیں نذر کرنے کی راہ کو ہی اپنائے رکھا۔ ہر شہید کو کم و بیش تین گولیاں ماری گئیں اور ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔

پہلوں کے قائم مقام

یہ وہی راستہ ہے جسے 120 سال پہلے کابل میں حضرت سیّد عبداللطیف شہیدؓ نے اختیار کیا تھا۔ جب بادشاہِ وقت نے ان سے حضرت مسیح موعودؑ کا انکار کر دینے پر جان بخشی کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن انہوں نے حق کی خاطر سنگساری کے ذریعہ شہید ہو جانے کو ترجیح دی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا:

"جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے۔ امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھ بچا لیتا ہوں ... تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو گا اور میں حق کے لئے مروں گا"۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 59)

کشف کی تعبیر

اس واقعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کشف بھی اپنی پوری شان سے ایک بار پھر پورا ہوا جو آپ نے واقعہ شہادت حضرت سیّد عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے قریب دیکھا تھا اور جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا: ''میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 76)

سو یہ قائم مقام نہ صرف پیدا ہوئے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ میں انہوں نے قائم مقامی کا حق بھی ادا کر دیا۔

دیگر بہادر

ان جان دینے والوں کے علاوہ خانہ خدا میں ساٹھ ستر افراد موجود تھے جن کے سامنے ڈیڑھ گھنٹے تک دہشت گرد سوال و جواب، تیاری اور بالآخر ان کے پیاروں کو یکے بعد دیگرے قتل کی یہ کارروائی کرتے رہے۔ ان کی عورتوں اور بچوں نے یہ سب دیکھا لیکن کسی نے کوئی واویلا نہ کیا اور ثابت کر دیا کہ یہ سب احباب، خواتین اور بچے بھی کوئی کم بہادر نہ تھے۔

ایک اور رنگ

یہ شہداء دنیوی طور پر کمزور تھے اور ان میں سے کام کرنے والے زیادہ تر کاشتکار تھے جبکہ ایک جوتوں کا کاروبار کرتے تھے۔ ان غریب اور نسبتاً نئے آنے والوں کا احمدیت پر ڈٹے رہنا اور انکار نہ کرنے کے جرم میں شہادت قبول کر لینے کے اس جرّی اور بہادرانہ اظہار نے ان سب مخالفین کے منہ بند کر دئے ہیں جو ملک اور بیرون ملک یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ جماعت غریبوں کو لالچ دے کر احمدی کر لیتی ہے۔ یہ پہلو بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا ہے۔

ہمہ صفت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کو احمدیت کے نو چمکتے ستارے فرمایا ہے۔ ان کے ذکر میں جو صفات بیان فرمائیں ان سے ان سب کا مخلص اور باعمل احمدی ہونا ظاہر ہے۔ بیشتر 1999ء کے احمدی تھے اور اس طرح یہ بعد میں آئے لیکن پہلوں سے سبقت لے گئے۔ ان میں سے کئی 2008 میں غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورے کے موقع پر ہزار میل سفر اختیار کر کے وہاں پہنچے تھے۔ یہ سب عام لوگوں کے کام آتے، مالی قربانیوں میں حصہ لیتے، نمازوں کی پابندی کرتے، خانہ خدا سے جڑے رہتے، ایم ٹی اے سنتے، جماعت کے کاموں کے لئے وقت دیتے اور امام صاحب کے مددگار اور دستِ راست رہتے۔ ان میں سے ایک صاحب زعیم انصار اللہ بھی تھے۔ 1997ء میں 20 سال کی عمر میں احمدی ہونے والے عبدالرحمٰن صاحب نائب امام الصلوٰۃ کی ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے تھے۔

68 سالہ امام الحاج ابراہیم صاحب مکہ مدینہ میں تحصیل علم کئے ہوئے ایک عالم تھے۔ عربی خوب بولتے تھے۔ اپنی زبان میں مفسر قرآن تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے چیف امام تھے۔ اور ان کے سینکڑوں شاگرد تھے جو کئی کئی دن ان سے اکتسابِ علم کرنے حاضر ہوتے تھے۔ بہت تحقیق کے نتیجہ میں احمدی ہونے کے بعد کے ان کے شاگرد مختلف جگہوں پر معلّم اور امام ہیں۔ تبلیغ کا جنون تھا۔ اور اس میں کسی روک کو خاطر میں نہ لاتے۔ یہی درس دیتے کہ میڈیا کے ذریعہ تبلیغ کریں اور واٹس ایپ کو استعمال کریں۔ مالی قربانی میں بھی آگے رہتے۔ لندن جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کا شرف بھی پا چکے تھے۔

ممکنہ نتائج

یہ شہادتیں جہاں ان قربانیوں کا تسلسل ہیں جو افرادِ جماعت سوا سو سال سے سچ کی خاطر دیتے چلے آرہے ہیں وہیں یہ ان عظیم کامیابیوں کی نوید بھی ہیں جو ان کے نتیجہ میں کل جماعت کو ملنے والی ہیں۔ جیسا کہ

جرمن حکومت کے نمائندہ برائے مذہبی آزادی کی جانب سے جماعت احمدیہ پر مظالم کی مذمت

Frank Schwabe

بورکینا فاسو کے شہداء کا ذکر

ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ۔ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ۔ جماعت احمدیہ جرمنی

جرمنی دنیا بھر میں انسانی حقوق کا ایک بڑا علمبردار ہونے کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی پامالی کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے ایک خصوصی نمائندہ مقرر کیا گیا ہے جس کا مقصد ان مظالم پر نظر رکھنا اور عملی اقدامات کرنا ہے۔ دنیا میں مذہبی آزادی کی صورتحال پر اب تک اس موضوع پر دو ضخیم رپورٹس 2016ء اور 2020ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان دونوں رپورٹس میں جماعت احمدیہ پر دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح جرمن حکومت متعدد مواقع پر جماعت پر مظالم کے متعلق واضح بیانات اور متعلقہ ممالک کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلانے کا فریضہ بھی بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ پاکستان کے علاوہ انڈونیشیا، وسطی ایشیائی ممالک، عرب ممالک، افریقی ممالک وغیرہ میں جماعت پر پابندیوں اور احمدیوں پر مظالم کی متعدد مثالیں بھی ان رپورٹس میں بیان کی گئی ہیں۔

امسال 15 جنوری 2023ء کو عالمی یومِ مذاہب کی مناسبت سے جرمنی کی وفاقی حکومت کے نمائندہ برائے مذہبی آزادی، فرانک شوابے، نے پریس ریلیز جاری کی جس میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا خصوصی تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ چند مذہبی جماعتیں ایسی ہیں جو کہ دنیا میں ہر جگہ ہی اقلیت میں ہیں۔ ان میں احمدیہ مسلم جماعت بھی شامل ہے۔ جماعت کا ذکر کرتے ہوئے وہ مزید رقمطراز ہیں:

''احمدی بھی بطور مذہبی اقلیت امتیازی سلوک اور مظالم کا شکار ہیں۔ خاص طور پر پاکستان میں، جہاں اس جماعت کے قریبا 40 لاکھ افراد آباد ہیں، وہ ''اسلام کی ہتک'' کے جرم میں مقدمات اور گرفتاریوں کا بالخصوص نشانہ بنتے رہتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں مسمار کی جاتی اور قبرستانوں کی بے حرمتی ہوتی رہتی ہے۔ دیگر ممالک میں بھی احمدی امن میں نہیں رہ سکتے۔ چند روز قبل ہی بورکینا فاسو میں ایک مسجد میں نو احمدی مسلمانوں کو قتل کیا گیا ہے''۔

''میں بطور نمائندہ خصوصی آئندہ بھی اس امر کے لئے کوشاں رہوں گا کہ مذہبی جماعتوں سے امتیازی سلوک اور مظالم رائے عامہ کے سامنے لائے جائیں، ان کی دھمکیوں اور مظالم سے حفاظت مضبوط بنائی جائے اور مذہبی کام کرنے والوں اور کام کرنے والیوں کی صورتحال بہتر کی جائے''۔

یاد رہے کہ شوابے صاحب وفاقی جرمن پارلیمنٹ کی سب کمیٹی برائے انسانی حقوق کے ممبر ہیں۔ کمیٹی ممبران جماعتی صورتحال سے مسلسل اور بخوبی واقف ہیں۔ اسی طرح وفاقی پارلیمنٹ میں ممبران کا ایک گروپ بھی قائم ہے جو کہ جماعت پر مظالم کے خلاف آواز اٹھاتا اور مختلف حکومتوں کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں جان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ ان کا جان دینا ہی جماعت کی زندگی کا باعث ہے اور یہی پیچھے رہ جانے والوں کی زندگی اور ترقیات کا ذریعہ بھی۔

قربانیوں کا درس

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ اب پہلے سے بڑھ کر احمدیت یہاں بڑھے گی اور پنپے گی۔حکمتِ عملی کے ساتھ دعوت کے پروگرام بنانے چاہئیں۔اب حکمت اور منصوبہ بندی سے وہاں کام کرنا ہوگا۔ یہ قربانی کرنے والے تو اس آزمائش میں پورے اُترے۔ اب پیچھے رہنے والوں کے ایمان اور یقین میں آگے بڑھنے کا امتحان ہے۔ بورکینا فاسو کے لئے یہ درس شاید ہر اس جگہ کے لئے بھی ہے جہاں خدائی مشیّت کے تابع جماعت جانی قربانی دے رہی ہے۔اللہ کرے ہم اس پیغام کو سمجھیں اور اس کے مطابق قدم بڑھائیں۔اور اس خوش خبری کے حصول میں اپنا حصہ ڈالنے والے ہوں کہ: ”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا“۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

حضور کی دعائیں

اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو ان بشارتوں کا وارث بنائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو دی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و حوصلہ دے اور ان کے بزرگوں نے جس مقصد کے لئے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے ہیں اس کی اہمیت ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ... اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھائے۔اللہ ان قربانیوں کو وہ پھل پھول لگائے جن کے نتیجہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حقیقی تعلیم کو ہم جلد سے جلد دنیا میں پھیلتا دیکھنے والے ہوں۔جہالت دنیا سے ختم ہو۔اور خدا کی حقیقی بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے، آمین۔

بقیہ: حضورؓ سے ملنے والی شخصیات از صفحہ 38

ذیلی شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ 1957ء میں انہیں Bundesverdienstkreuz کا انعام ملا تھا۔

Josef von Fisenne

وزیر بحالیات و تعمیرات

جوزف فوم فیزین 27 مارچ 1902ء کو Aachen میں پیدا ہوئے ایک جرمن فارماسسٹ اہلکار اور CDU پارٹی میں سیاست دان تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد وہ ہمبرگ چیمبر آف فارماسسٹ کے صدر رہے۔ جنگ کے بعد کے سالوں میں انہوں نے یونیورسٹی آف ہمبرگ میں قانون اور فارمیسی کی تاریخ کے استاد کے طور پر بھی کام کیا اور جون 1950ء سے اکتوبر 1951ء تک وہ جرمن فارماسیوٹیکل سوسائٹی کے صدر رہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد وہ CDU کے رکن تھے اور 1954ء سے 1956ء تک ہمبرگ صوبہ میں پارٹی چیئرمین رہے۔ 29 مارچ 1956ء کو ایک غلط فیصلہ کرنے پر فیزین کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑا۔ 15 دسمبر 1954ء سے 31 دسمبر 1955ء تک وزیر تعمیرات رہے اور اس دوران انہیں حضورؓ کا ٹاؤن ہال ہمبرگ میں استقبال کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بقیہ: حضرت مصلح موعودؓ کے رؤیا و کشوف از صفحہ 17

باریک در باریک قوتوں اور طاقتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسب حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور عالمین کا لفظ محض زمین و آسمان پر دلالت نہیں کرتا بلکہ زمین و آسمان کے علاوہ مختلف اجناس کی مختلف کیفیتوں پر بھی دلالت کرتا ہے اور یہ مضمون پہلی کتب میں بالکل بیان نہیں ہوا مثلاً عالمین میں جہاں یہ مراد ہے کہ اس جہان کا بھی کوئی رب ہے اگلے جہان کا بھی رب ہے آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمینوں کا بھی رب ہے وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم نساء اور عالم رجال اور پھر عالم فکر اور عالم شعور اور عالم تصور اور عالم تقدیر اور عالم عقل ان سب کا بھی وہ رب ہے یعنی وہ صرف روٹی ہی مہیا نہیں کرتا، وہ صرف انہی چیزوں کو مہیا نہیں کرتا جو جسموں کو پالنے والی ہیں بلکہ وہ ارواح کے پالنے کا بھی سامان کرتا ہے اور پھر مختلف تقاضے جو انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے نشو و نما کے لیے اس نے قرآن کریم میں تعلیم دی ہے چنانچہ اس قسم کے مضمون پر تفصیلی لیکچر ان کے سامنے دے رہا ہوں اور خود مجھے نہایت لذت اور سرور حاصل ہو رہا ہے اور مَیں محسوس کرتا ہوں کہ ایک نیا مضمون اور نئی کیفیت میرے اندر پیدا ہو رہی ہے یہی لیکچر دیتے دیتے میری آنکھ کھل گئی۔

(الفضل 29 مارچ 1951ء صفحہ 3، بحوالہ رؤیا و کشوف سیّدنا محمودؓ صفحہ 471)

عشرہ تربیت فروری 2023ء

مؤرخہ 19 تا 28 فروری 2023ء جرمنی بھر میں عشرہ تربیت منایا جائے گا۔اس سلسلہ میں شعبہ تربیت جرمنی کی جانب سے سہ روزہ پروگرام تیار کر کے ملک بھر کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے جس میں نمازِ تہجد، نفلی روزے، فیملی ڈسکشن، تعارف کتب، مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور فیملی پروگرامز کے ساتھ ساتھ انفرادی جائزہ شامل کیا گیا ہے۔احبابِ جماعت سے اس عشرہ تربیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے، نمازوں کی باجماعت ادائیگی کرنے اور اپنے گھروں کے ماحول کو دینی لحاظ سے مزید بہتر بنانے کی درخواست ہے۔

تقرر صدر خدام الاحمدیہ جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 جنوری 2023ء کو مکرم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کا بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی تقرر فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بابرکت فرمائے، مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو خلافتِ احمدیہ کا حقیقی سلطانِ نصیر بن کر مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

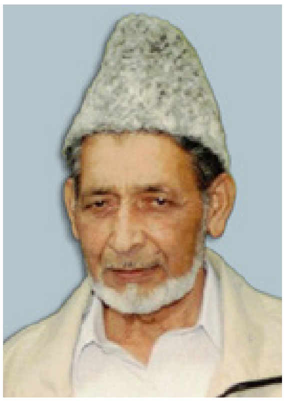

محمد اسحٰق سلیمان

جو بادہ کش تھے پرانے، وہ اُٹھتے جاتے ہیں

محترم محمد داؤد صاحب مرحوم (سابق سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی) کا ذکرِ خیر

سالہا سال تک جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پانے والے خاکسار کے ابّاجان محترم محمد داؤد صاحب سابق سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی مؤرخہ 5 جنوری 2023ء کی شام اپنا 95 سالہ سفرِ زندگی پورا کر کے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم 1928ء میں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت مرحوم کے تایا حضرت نبی بخش صاحبؓ کے ذریعہ آئی جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی ہونے کا شَرف حاصل ہوا۔ خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے بعد آپ کے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب نے بھی احمدیت قبول کر لی جبکہ والدہ مکرمہ معصومہ بی بی صاحبہ نے اپنی شادی کے وقت بیعت کی تھی۔

مرحوم کے والدین آپ کے بچپن میں ہی ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے، جہاں مرحوم نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمتِ دین کا آغاز کیا۔ اس دوران مرحوم کی ڈیوٹی شعبہ ملاقات میں لگی اور یوں آپ کو براہِ راست حضرت مصلح موعودؓ سے تربیت حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ربوہ میں بھی خدمتِ دین کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں 1957ء میں آپ لاہور منتقل ہو گئے جہاں آپ کو لاہور کے مختلف حلقوں جن میں مزنگ اور علامہ اقبال ٹاؤن شامل ہیں، لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور جنرل سیکرٹری کے علاوہ بھی مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔

مرحوم 1987ء میں جرمنی آئے تو یہاں بھی روزِ اوّل سے خدمتِ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ پہلے ڈیٹسن باخ کی جماعت میں امام الصلوٰۃ مقرر کئے گئے اور اس کے ساتھ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ بعد ازاں مختلف جماعتی شعبوں میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ شعبہ وقفِ نَو جرمنی کے اوّلین انچارج رہے، اس کے بعد آپ کو سات سال نیشنل سیکرٹری امورِ عامہ اور کچھ عرصہ نیشنل جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ کے دوران آپ مجلس انصار اللہ جرمنی کی عاملہ میں بطور نائب صدر صفِ اوّل رَہے۔ آپ نے خلفائے سلسلہ کے دَورہ جات جرمنی کے دوران شعبہ ملاقات میں سالہا سال تک ڈیوٹی ادا کرنے کی بھی توفیق پائی۔ اس طرح سے مرحوم کی خدمت دین کا مجموعی عرصہ قریباً 60 سال پر محیط ہے، الحمد للہ، ذالک فضل اللہ۔

آپ اِنتہائی فرض شناس خادم سلسلہ تھے اپنے فرائض پوری ذمہ داری سے انجام دیتے اور اس کے لئے آپ کو مختلف گاڑیاں بدل کر لمبا فاصلہ طے کر کے آنا پڑتا اور بسا اوقات موسم کی شدّت کے باعث یہ سفر اور بھی دُشوار ہو جاتا مگر آپ فرض کی راہ میں کسی مشکل کو حائل نہ ہونے دیتے۔ کئی مرتبہ آپ کو گروس گیراؤ کے ریلوے اسٹیشن سے ناصر باغ تک پیدل چل کر آنا پڑا۔

خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ مرحوم صَوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار اور دُعاگو بزرگ تھے۔ پیرانہ سالی کے باجود 85 سال کی عمر تک رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق پائی۔ قرآن کریم کے ساتھ بہت گہرا عشق تھا۔ مرحوم کا اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ مثالی تعلق تھا۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ چند سال قبل وفات پا گئی تھیں۔ انہیں بھی سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ کا خلافت کے ساتھ بھی بہت گہرا تعلق تھا۔ جب بھی کوئی دعا کے لئے کہتا تو فوراً کہتے "حضور کی خدمت میں دعا کا خط لکھو''۔ آخری بیماری میں بھی اس طرف زور دیتے تھے کہ میرے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کا خط لکھا جائے۔

مرحوم اگرچہ چند سال سے بہت کمزور ہو گئے تھے تاہم وفات سے چند ہفتے قبل مختلف عوارض کی وجہ سے آپ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں قریباً دو ہفتہ زیرِ علاج رہے پھر انہیں گھر بھجوا دیا گیا لیکن طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی بناء پر وفات سے چند دن قبل پھر گروس گیراؤ کے ہسپتال میں لے جائے گئے جہاں چند دن بعد 95 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ مؤرخہ 8 جنوری کو بیت السبوح میں بعد نماز مغرب محترم امیر صاحب جرمنی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور مؤرخہ 10 جنوری کو جنوبی قبرستان فرانکفرٹ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اولاد میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ نیز 10 پوتے پوتیاں اور 6 نواسے نواسیاں اور 8 پڑپوتے پڑپوتیاں ہیں جن میں سے 13 بچے وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مرحوم کے دونوں بیٹے مکرم محمد اسحاق سلیمان صاحب اور مکرم محمد یعقوب صاحب نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے رُکن رہ چکے ہیں۔ مکرم اسحاق صاحب اس وقت قاضی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم کے بڑے داماد مکرم نداء الظفر کاسپر صاحب چیک ریپبلک سے تعلق رکھنے والے پہلے احمدی ہیں ان کے بیٹے اور مرحوم کے نواسے نداء القدر صاحب واقفِ زندگی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مکرم محمد داؤد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ دے نیز آپ کے لواحقین کو صبر دے اور آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

مکرم عبدالکبریا بٹ صاحب

خاکسار کے خسر صاحب مکرم عبدالکبریا بٹ صاحب ابن مکرم صوفی عبدالکریم بٹ صاحب مورخہ 18 جنوری 2023ء کو بعمر 87 سال اپنے مولائے حقیقی سے جاملے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ 1936ء میں قادیان میں مکرم عبد الکریم مرحوم کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت ماسٹر اللہ دتہ صاحبؓ صحابی کے پوتے تھے۔ آپ کی اہلیہ کی وفات 2016ء میں ہوئی اس کے بعد سے اپنے بچوں کے پاس رہے۔ آپ پاکستان گوجرانوالہ میں رہائش پزیر رہے۔ 1974ء کے فسادات میں آپ کے گھر اور کاروبار کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ آپ 1986ء میں جرمنی تشریف لائے۔ 1994 تا 1995 آپ کو بطور صدر حلقہ نور مسجد کی خدمت کی توفیق بھی ملی۔ علاوہ ازیں آپ نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے لیکن بیمار رہنے کی وجہ سے 1997ء کے بعد زیادہ وقت گھر پر گزارا۔ علاوہ ازیں آپ کو 2018ء میں خاکسار کے ساتھ عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ لواحقین میں آپ کے بچوں میں 5 بیٹیاں، ایک بیٹا، ایک پوتا، دو پوتیاں، 10 نواسے اور 7 نواسیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ تدفین مورخہ 24 جنوری بروز منگل 11:15 پر زوڈ فریڈ ہوف فرینکفرٹ میں ہوئی۔

(انوارالدین سابق صدر جماعت احمدیہ گیزن)

مکرم ریاض احمد زاہد صاحب

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی اور مکرم برادرم آفتاب احمد صاحب جماعت مائنز کے برادر نسبتی مکرم ریاض احمد زاہد صاحب ابن صوفی عنایت اللہ صاحب مرحوم آف چک سکندر ضلع گجرات حال مقیم کیلیفورنیا امریکہ میں مؤرخہ 26 دسمبر 2022ء بعمر 60 سال وفات پاگئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ابتداء ہی سے سلسلہ کی خدمت پر معمور رہے، قائد مجلس چک سکندر، پھر قائد ضلع گجرات رہے۔ 1989 میں جب دشمن نے چک سکندر کے احمدی گھروں پر حملہ کیا تو اس کے نتیجہ میں ہمارے تین معصوم احمدی شہید ہوئے اس وقت آپ ہی قائد ضلع تھے اور آپ کے گھر کو دشمن نے خاص طور پر نشانہ بنا کر جلا کر راکھ کر دیا تھا، امریکہ منتقلی کے بعد بھی آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں خدمت پر مامور رہے۔

(داؤد احمد قمر۔ قائد تربیت مجلس انصاراللہ جرمنی

مکرم ملک محمد ارشد صاحب

خاکسار کے بہنوئی مکرم ملک محمد ارشد صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب مؤرخہ 27 دسمبر 2022ء کو بعمر 67 سال بقضائے الٰہی سیالکوٹ پاکستان میں وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نہایت ملنسار اور خدمت کرنے والے وجود تھے۔ آپ چندوں کی ادائیگی اور دیگر تحریکات میں نمایاں حصہ لیتے تھے حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں میں چاول سے بھرے ٹرک بھجوائے۔ ان کا چاول کا کاروبار تھا۔ ڈسکہ میں قائد مجلس بھی رہتے ہیں۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا پاکستان میں ہے اور باقی تمام بچے لندن، جرمنی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

(فلاح الدین خاں۔ Ginnheim فرانکفرٹ)

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ

ہماری پیاری والدہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ چودھری محمد اقبال خاں صاحب ساکن دھر کالیاں ضلع سیالکوٹ مؤرخہ 4 جنوری 2023ء کو وفات پاگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی، موصیہ اور سابق امیر جماعت ضلع بہاولنگر رانا محمد خان صاحب کی ماموں زاد بہن تھیں۔ والد صاحب نے بیعت کرنے کی سعادت پائی جبکہ ان کا سارا خاندان غیر احمدی ہے۔ خاندان میں جب بھی کوئی پروگرام ہوتا تو میری والدہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا لیکن کبھی کمزوری نہ دکھاتیں اور بڑی جرأت وحوصلہ سے احمدیت کا دفاع کرتیں۔ آپ بدرسومات کے سخت خلاف تھیں اور اپنے سسرال والوں کو بدرسومات سے بچنے کی تاکید کرتی رہتی تھیں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ آپ نے اپنی بھانجیوں کو ان کی والدہ کی وفات کے بعد ماں بن کر پالا اور کبھی کوئی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ غریبوں کی مالی امداد اور شادی میں مدد کرتیں۔ ایک مرتبہ تحریکِ جدید کے سیمینار میں اعلان ہوا تو آپ نے اپنا زیور پیش کر دیا۔ آپ کا چھوٹا بیٹا عامر اقبال حفاظتِ خاص جبکہ بیٹی بطور سیکرٹری تربیت خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ (رانا طاہر محمود سابق صدر جماعت Trebur)

مکرم ندیم احمد ظفر صاحب

مکرم ندیم احمد ظفر صاحب ابن مکرم رمضان احمد ظفر صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل) مؤرخہ 29 جنوری 2023ء کو بعمر 57 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ستمبر 1965ء میں پیدا ہوئے۔ چک نمبر 276 ر۔ب گوکھووال ضلع فیصل آباد پاکستان سے ہجرت کر کے 1992ء میں جرمنی آکر کاسل شہر میں رہائش پذیر رہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی جماعت میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ سوگواران میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دونوں بیٹے وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ مکرم وسیم احمد ظفر (ثانی) صاحب مربی سلسلہ ٹوگو اور مکرم حسیب احمد ظفر صاحب آف انگلینڈ کے بڑے بھائی تھے۔

مرحوم کی نمازِ جنازہ مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے یکم فروری کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں پڑھائی جبکہ تدفین اگلے روز فرانکفرٹ کے جنوبی قبرستان میں ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے

مکرم امام Bidiga Bouriema صاحب

مکرم Ag Ibrahim Souley صاحب

مکرم Ag Manie Alhassane صاحب

مکرم Ag Soudeye Ousmane صاحب

مکرم Ag Maliel Ousseni صاحب

مکرم Abdouramane Hamidou Ag صاحب

مکرم Ag Idrahi Moussa صاحب

مکرم Ag Maguel Asgali صاحب

مکرم Ag Abdramane Agouma صاحب

مؤرخہ 11 جنوری 2023ء کو برکینا فاسو کے گاؤں مہدی آباد کی احمدیہ مسجد میں جامِ شہادت نوش کرنے والے نو عشق و وفا کے پیکر

Monthly Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 24 ISSUE 02 FEBRUARY 2023
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de